

مزید کتب کیلئے
جوائن کریں

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اپریل ۲۰۱۸ء

مخالفین مولانا سعد کے نام کھلا خط



اس شمارے میں وہ روحانی فارمولہ ہیں جو ایک کروڑ خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کر سکتے

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۴
اپریل ۲۰۱۸
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
کمرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

ہم کیا تھے اور کیا سے کیا ہوگئے؟

موجودہ زمانہ آزمائشوں اور ابتلاؤں کا زمانہ ہے۔ پورے عالم میں اور بالخصوص ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمان اور دین اسلام زبردست سازشوں کی زد میں ہے۔ سازشیں اس قدر بھیانک اور خطرناک ہیں کہ بس الامان والحفظ۔ فلہٰذا موجودہ دور میں پوری امت کا اور خصوصاً علماء دین کا فرض ہے وہ اپنا ایک ایک قدم حزم واحتیاط کے ساتھ اٹھائیں اور اُن خطرناک قسم کی غفلتوں اور خدا فراموشیوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں کہ جن میں گمشدہ رہنے کے ہم تقریباً عادی بن چکے ہیں۔ اس دور میں جب کہ ہم نت نئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا شکار ہیں ہمیں ہر آن اور ہر پل چوکنا اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر صاحبِ ایمان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے اور یہ بات ہمیں ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ دین اسلام اللہ کی خاطر موقعہ بموقعہ قربانیاں دیئے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یہ زمانہ جو کئی اعتبار سے پرآشوب زمانہ ہے اس زمانہ میں تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً علماء کو اور قوم کے پیشوا حضرات کو اپنی ذاتی خواہش، اپنے ذاتی رجحانات اور اپنے من پسند نظریات اور اپنے مسلک ومشرب کو بھی دین اسلام کی آبرو کی خاطر بے دریغ قربان کردینا چاہئے۔ اگر ہم اپنی بے جا خواہشوں اور جائز وناجائز قسم کی سوچوں کی اندھیر گلیوں سے نکل کر اسلام کی خاطر ایثار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو ہمیں ایسے ایسے نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے جن کی تلافی تمام عمر بھی ممکن نہیں ہے اور صرف نقصانات ہی ہمارے حصے میں نہیں آئیں گے بلکہ ذلتیں اور رسوائیاں بھی ہمارا مقدر بن کر رہ جائیں گی۔

ذاتی رجحانات اور اقتدار پرستی کی وجہ سے یہ امت شروع ہی سے حق وباطل کی آڑ میں تقسیم در تقسیم کا شکار ہوتی رہی ہے اور دشمنانِ اسلام اس امت کو مختلف خانوں میں بانٹنے کی سازش کرتے رہے ہیں۔ خوارج اور روافض جیسے گروہ اسی سازش کا نتیجہ ہیں۔ کربلا کا افسوس ناک معرکہ بھی ذاتی اقتدار حاصل کرنے غرض سے پیش آیا تھا جس میں سینکڑوں صحابہ کی قیمتی جانیں ضائع ہوگئی تھیں اور اہل بیت کو بھی وہ صدمات برداشت کرنے پڑے تھے کہ قیامت تک آنسو بہاکر بھی جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ کربلا کے واقعہ کے بعد شیعہ اور سنیوں کے درمیان جو دراڑ پڑی تھی وہ ابھی تک نہیں پٹ سکی ہے اور قیامت تک نہیں پٹ سکے گی۔ اقتدار پرستی اور حب جاہ کا سلسلہ ہنوز برقرار ہے، اس لئے امت کے اندر تقسیم در تقسیم کا سلسلہ بھی برقرار ہی ہے۔ یہ اقتدار پسندی ہی کی کرم فرمائی تھی کہ دارالعلوم دیوبند جیسا عظیم الشان ادارہ دو حصوں میں بٹ گیا اور فضلاء دارالعلوم لاکھوں کی تعداد میں ہوکر بھی بکھر کر اور منتشر ہوکر رہ گئے اور ان کی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس غم میں روتے روتے ابھی ہماری آنکھیں خشک نہیں ہوئی تھیں کہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی تقسیم کا صدمہ بھی ہمیں برداشت کرنا پڑا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند بھی تقسیم ہوگئی اور ان کے رجحانات بھی تقسیم ہوگئے۔ جمعیۃ کے بعد وہ تبلیغی جماعت بھی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی جس کے بارے میں عوام کا یہ تاثر تھا کہ یہ لوگ زر کے طالب نہیں ہیں اور نہ جاہ پرستی کے غلام۔ یہ جماعت بھی دو خانوں میں بٹ کر رہ گئی اور اس جماعت کی تقسیم سے جو فتنے ابل رہے ہیں وہ بھی آنکھیں رکھنے والوں پر عیاں ہیں اور اب مسلم پرسنل لاء بورڈ تقسیم کے دہانے پر کھڑا ہوا ہے۔ خدا نہ کرے اس کی وحدت کے بھی پرخچے اڑ سکتے ہیں کیوں کہ باطل طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد باقی نہ رہے کیوں کہ یہ اتحاد ہی مسلمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور مسلمان متحد ہوکر اتنی بڑی طاقت بن جاتے ہیں کہ اس کو حق سے منحرف کرنا ارباب باطل کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔

اس طرح کی تمام تقسیمیں جو کھل کر ہمارے اداروں اور ہماری جماعتوں میں ہوتی رہی ہیں ان میں اہل باطل کا ہاتھ تو ہے ہی لیکن یہ تقسیمیں ہماری اپنی کوتاہیوں اور اغراض پسندی کا بھی مظہر ہیں۔ خود کو 'حضرت' کہلانے کی دُھن، خود کو 'میر کاررواں' بنانے کا ذوق، خود کو قوم کا پیشوا ثابت کرنے کا جنون ہمیں شرافت اور نجابت کی حدوں سے نکل جانے پر مجبور کرتا ہے اور ہم خوف خدا اور شرم دنیا سے بے نیاز ہوکر اس دنیا کی حد تک سرخ رو ہو بھی جاتے ہیں لیکن امت کا اتحاد پامال ہوجاتا ہے اور ہماری وحدت کی جڑیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں۔

مولانا سید سلمان ندوی کے بارے میں ہم یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں کیا ہوا؟ انہیں کون سی بیماری لاحق ہوئی؟ وہ ایسے ویسے کیوں ہوگئے؟ ان کی جرأت اور پامردی تو قابل مثال تھی۔ ان کا باطل کے سامنے جھکنا اور بک جانا تو ممکن نہیں تھا پھر کیا ہوا؟ کیا ان کی جرأتوں کو کس کی نظر لگ گئی؟ کیا وہ فرقہ پرستوں

سے ڈر گئے؟ کیا انہوں نے اپنے ضمیر کا سودا کرلیا؟ آخر کیا وجہ ہے جو وہ اس طرح کی باتیں کررہے ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔ ہم مولانا کو مخاطب کرکے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ حسنِ نیت کے ساتھ یہ سوچ رہے ہیں کہ اگر ہم بابری مسجد غیر مسلموں کو سونپ دیں تو ہم ان کا دل جیتنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور ہمارے ملک میں امن وامان کی بانسری بجنے لگے گی۔ اس طرح کی سوچ کسی شیخ چلی کے خواب کی طرح ہے۔ قابلِ احترام مولانا سلمان ندوی کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بابری مسجد فرقہ پرستوں کا ایک سیاسی مسئلہ ہے جسے انہوں نے مذہبی مسئلہ بناکر کھڑا کیا ہے، اس کے برعکس یہ مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ تھا جس کو ہم سیاسی مسئلہ سمجھ کر حل کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا ندوی صاحب کو یہ بات یاد دلانی پڑے گی کہ انگریز اس ملک سے جاتے جاتے ہندو مسلم تفریق کی بنیادیں ڈال کر گئے ہیں اور اس کی سب سے بڑی مثال پاکستان ہے جو انگریزوں کی سازش کی وجہ سے بنا ہے۔ یہ پاکستان اردو زبان، بابری مسجد، اسلامی قانون وغیرہ وہ سلگتے ہوئے مسائل ہیں جن کو وقتاً فوقتاً اس لئے بھڑکایا جاتا ہے تاکہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" کا فارمولہ ہمیشہ تازہ بتازہ رہے۔ ہمارے ملک کی سیاست انگریزوں کے اس فارمولے کے اردگرد گھومتی نظر آتی ہے اور جب یہ طے ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے سلسلے کو باقی رکھا جائے گا اور سیاست کی روٹیاں اسی توے پر سینکی جائیں گی تو پھر بابری مسجد ہندوؤں کے حوالے کردینے سے کیا فائدہ ہوگا اور یہ قربانی دیکھ کر مسلمانوں کو کیا ملے گا؟

کیا فرقہ پرستوں کو خوش کرنے کے لئے ہم اردو زبان سے بھی لاتعلق ہوجائیں؟ کیا ہم تاج محل کا انہدام بھی ہنسی خوشی برداشت کرلیں؟ کیا بنارس کی مسجد کو بھی تھالی میں رکھ کر فرقہ پرستوں کو پیش کردیں؟ کیا ہندوستان سے اپنی محبت ثابت کرنے کے لئے ہم اسلامی قانون میں تبدیلیاں کرنے کے لئے بھی راضی برضا ہوجائیں؟ مولانا سلمان صاحب! آپ یقین کریں کہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ہمارے ملک میں امن وامان قائم نہیں ہوسکتا کیوں کہ جس ملک کی سیاست انگریزوں کے فارمولے کو زندہ رکھنے کے لئے چل رہی ہو اس ملک میں ایک بابری مسجد کی قربانی سے اور اس طرح کی دوسری قربانیاں دینے سے بھی بات نہیں بنے گی۔ بابری مسجد کا مقدمہ عدالت میں ہے جہاں "ٹائٹل" پر بحث چل رہی ہے، عدالت کو فیصلہ یہ سنانا ہے کہ اس زمین کا مالک کون ہے؟ اگر انشاء اللہ عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوجائے تو پھر ہندوؤں کی آستھا کی خاطر اگر مسلمان متحد ہوکر بابری مسجد کی قربانی کی بات کریں تو شاید بفرضِ محال پوری دنیا میں کوئی اچھا میسج جائے اور یہ ثابت ہوسکے کہ مسلمان امن وامان کی خاطر اپنی جائیداد کی قربانی بھی دے سکتا ہے لیکن مقدمہ کے فیصلے سے پہلے بابری مسجد کو قربان کردینا محض عاقبت نااندیشی ہے۔ یہ بھونڈا دن میں دیکھا ہوا ایک ایسے نادان کا خواب ہے جس کو کبھی غیر سنہری تعبیر نہیں ہوسکتی۔

یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے قابلِ احترام مولانا کسی دباؤ میں ہوں اور اس دباؤ کی وجہ سے وہ اس طرح کی باتیں کرنے پر مجبور ہوں، جس طرح کی باتیں وہ ٹی وی پر نشر کررہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہے تو پھر ہم کفِ افسوس ملنے اور ان کے حق میں دعا کرنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے۔

تبلیغی جماعت میں تقسیم کا جو سلسلہ چل رہا ہے وہ بھی کچھ کم افسوسناک نہیں ہے۔ مولانا سعد صاحب تمام علماء، تمام مفسرین اور تمام اکابرین کی سوچ سے بالاتر ہوکر قرآن کریم کی آیات کے بارے میں جو کچھ فرمارہے ہیں اور جس ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کررہے ہیں وہ بھی کم افسوسناک نہیں ہے، وہ تو کسی دباؤ میں معلوم نہیں ہوتے اور ان کی موجودہ روش صرف تبلیغی جماعت کے حق میں مضر نہیں ہے بلکہ اس روش سے پوری امت کو اور دینِ اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

بات صرف ہندوستان میں فرقہ پرستوں کی اجارہ داری کی نہیں ہے یہ تو ایک معمولی سی بات ہے، اس سے پہلے بھی جو حکومتیں آتی جاتی رہیں انہوں نے مسلمانوں کو فریب دینے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ کانگریس کے دورِ اقتدار میں بھی جب کہ وہ سیکولرزم کی علمبردار سمجھی جاتی تھی مسلمانوں کا بہت خون خرابہ ہوا اور مسلمانوں کو وہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جو ناقابلِ بیان ہیں، مسلمانوں کے کتنے ہی زخم جو کانگریس کے دور میں لگے ابھی تک ہرے بھرے ہیں اور یہ زخم قیامت تک مندمل نہیں ہوسکتے۔

پورے عالم میں اسلام اور یہودیت کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ہر جگہ مسلمانوں کو اور دینِ اسلام کو نشانہ بنانے کی جدوجہد جاری ہے، مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کیا جارہا ہے اور اس دینِ اسلام کو دقیانوسی اور کٹر مذہب ثابت کرنے کی کوششیں زوروں پر ہیں جس سے زیادہ اچھا اور معتدل مذہب دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے حالات میں کسی بھی عالمِ دین، کسی بھی پیشوائے قوم اور کسی بھی جماعت کے حضرت اور سربراہ کا گمراہ کن باتیں کرنا اور امت کو ضلالت کے اندھے کنویں میں دھکیل کر باطل طاقتوں اور یہودیت کو کمک پہنچانا اس دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے۔ کچھ لوگ ڈرکر، کچھ لوگ زر کی خاطر، کچھ حبِ جاہ کی خاطر، کچھ لوگ محض دیوانے پن کی بناء پر گمراہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ محض اپنی بات کی اُنچ اور اپنے غلط نظریہ کی جگالی کرنے سے راندۂ درگاہ ہوجاتے ہیں، اللہ ہم سب کو ان وطیروں اور ان شرارتوں سے محفوظ رکھے جو دینِ اسلام کے لئے "سوہانِ روح" ثابت ہوتی ہیں اور جن سے مسلم قوم کا بیڑہ غرق ہوجاتا ہے۔

قسط نمبر:۱۳

اسم اعظم

حسن الہاشمی

ایک قوی ترین قول کے مطابق مندرجہ ذیل چار آیات اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کا ورد کرنے سے بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، اکثر اکابرین نے ان آیتوں کا ورد کرکے آسانی آفتوں سے نجات بھی حاصل کی ہے اور اپنے رتبہ کو بھی قابل رشک بنایا ہے۔

ان میں سے ایک آیت سورۂ انبیاء کی ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ○ یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت کی تھی جب آپ کو مچھلی نے نگل لیا تھا، آپ کو پوری طرح تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور آپ سخت قسم کی گھٹن میں تھے۔ آپ نے اس آیت کا ورد شروع کیا اور حق تعالیٰ نے اس آیت کی برکت سے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا کی۔ ہمارے بزرگوں نے بارہا اس آیت کا تجربہ کیا ہے اور تجربہ ہمیشہ کامیاب رہا ہے، آج بھی اگر کوئی شخص اس آیت کا ورد کرے، اندازاً ایک تسبیح پڑھنے کا معمول رکھے تو وہ ناگہانی مصیبتوں سے محفوظ رہے گا، خاص موقعوں پر اس کا اندازہ گیارہ ہزار مرتبہ سورت تک پڑھنا بزرگوں کے معمولات میں رہا ہے۔ اکثر اکابرین مصائب کے وقت سوا لاکھ بار پڑھ کر مصائب سے نجات پاتے تھے، سوا لاکھ مرتبہ کا ختم گیارہ افراد بھی مل کر کر سکتے ہیں انشاء اللہ کبھی مقصد میں ناکامی نہیں ہوگی۔

دوسری آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔ ''حَسْبُنَـا اللّٰـهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' غزوہ بدر کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی آیت کا ورد کرتے ہوئے اپنے اصحاب سے یہ فرما رہے تھے کہ میں اب پہاڑوں سے ٹکرا سکتا ہوں کیوں کہ میں ایک ایسا ورد کررہا ہوں جو ہمیں کامیابی اور سربلندی عطا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ ۳۱۳ مسلمانوں کو ساڑھے چار ہزار کفار و مشرکین پر کتنی شاندار فتح نصیب ہوئی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی قیدی کسی ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھے ''مَا شَآءَ اللّٰـهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' چند دنوں یہ عمل کرنے پر انشاء اللہ قید سے رہائی نصیب ہوگی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تمام ضرورتیں اور خواہشیں پوری ہوں، دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو اور قدم قدم پر سرخروئی، سربلندی میسر آئے اور مال و دولت کے ساتھ ساتھ عزتیں اور عظمتیں عطا ہوں۔ تیسری آیت سورۂ انبیاء کی ہے۔ ''اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ○ ''حضرت ایوب علیہ السلام جب آزمائش میں مبتلا تھے، شدید بیمار تھے، آپ کے جسم پر زخموں کی تعداد اتنی تھی کہ انہیں شمار کرنا محال تھا، تب آپ نے یہ دعا کی اور اس دعا کی برکت سے آپ کو بیماری سے نجات ملی اور آپ اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں سرخرو ہوئے، کسی بھی بیماری کے لاحق ہونے پر اگر مریض اس دعا کا ورد کرے تو اس کو بیماری سے نجات مل جائے، اگر مریض پڑھنے پر قادر نہ ہو تو اس کے تیماردار اس آیت کو پڑھ کر اس پر دم کریں اور پانی پر دم کرکے اس کو پلائیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بطور خاص مرگی کا دورہ پڑنے پر یا کسی بھی طرح کے فیٹ آجانے پر یا کسی بھی طرح کی بیماری لاحق ہونے پر اگر اس طرح پڑھ کر مریض سے پڑھ کر دم کریں گے تو مریض کے مرض میں افاقہ ہوگا اور چند دن میں شفا نصیب ہوگی۔

رَبِّ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الشَّيۡطٰنُ بِنُصۡبٍ وَّعَذَابٍ ○ رَبِّ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ○ رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ○

چوتھی آیت سورۂ مومن کی ہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ○ کسی بھی پریشانی کے وقت اس آیت کا پڑھنا بھی صحابہؓ اور اولیاء کا طریقہ رہا ہے، آج بھی اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اس پر کوئی ناحق مقدمہ چل رہا ہو وہ حد سے زیادہ مقروض ہو گیا ہو، وہ کسی ظالم حاکم و افسر کے ظلم کا شکار ہو وہ قید میں ہو، یا دشمنوں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے نجات چاہتا ہو تو اس آیت کو تین سو مرتبہ صبح شام پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ ۲۱ دن میں ہر طرح کے مسائل و مصائب سے چھٹکارا ملے گا۔ لاریب مذکورہ چاروں آیات اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کا ورد کرنے کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے بزرگوں کے طریقوں کو زندہ رکھ کر خود زندگی حاصل کرتے ہیں اور اپنے رب کے کلام کا ورد کرکے اپنے رب کی نظروں میں محبوب اور برگزیدہ بن جاتے ہیں۔ ☆☆

مختلف پھول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''خریداری کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو۔''

(بخاری و مسلم)

فائدہ: انسان کی نیت خریدنے کی نہ ہو، پھر بھی قیمت بڑھا کر بولی لگائے تو ظاہر بات ہے کہ اس سے دوسرا خریدار دھوکا کھا جائے گا اور اسے اصل قیمت سے کہیں زیادہ قیمت پر وہ چیز خریدنی پڑے گی، گویا یہ بھی دھوکا دہی کی ایک صورت ہے۔

اقوال زرّیں

☆ ابر کے سائے اور غرض مند کی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں، اعتماد روح کی مانند ہے، ایک بار چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔

☆ اپنی غلطی چاہے ذلت کی ہو، نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو قبول کرو۔

☆ جب نیکی تمہیں مسرور کرے اور برائی افسردہ کرے تو تم مومن ہو (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ پیغمبروں کی میراث علم ہے اور فرعون و قارون کی میراث مال ہے۔

☆ لوگوں سے ملو تو اخلاق کی بنیاد پر اور کٹو تو اعمال کی بنا پر۔

☆ وہ بنیاد جو کبھی نہ ہو'' عدل'' ہے اور وہ تلخی جس کا آخر شیرینی ہو، صبر ہے۔'' وہ شیرینی جس کا آخر تلخ ہو شہوت ہے وہ بلا جس سے دلوں کو بھاگنا چاہئے عشق ہے۔

حضرت شفیق بلخیؒ سے ایک شخص نے وصیت چاہی فرمایا اگر'' یار چاہتا ہے تو تجھے خدائے برتر کافی ہے، اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں، اگر کام چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے، اگر وعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے جو کچھ کہا گیا اگر تجھے پسند نہیں تو جہنم کافی ہے۔''

☆ بولنا عظیم ہے خاموشی اس سے عظیم تر۔

اچھی باتیں

☆ تکلیف دکھ سے نہیں دُکھ دینے والے سے ہوتی ہے۔

☆ خوابوں کے اندر زندہ مت رہو لیکن اپنے اندر خوابوں کو زندہ رکھو۔

☆ ہم کسی کو اپنی مرضی سے چاہ تو سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی ہمیں چاہے۔

☆ محبت اس سے نہیں کی جاتی جو خوبصورت ہو، خوبصورت وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو۔

مہکتی کلیاں

☆**سچائی:** انسانیت کا حسن ہے۔

☆**جھوٹ:** دم گھٹنے والا دھواں ہے۔

☆**حسن:** نگاہ کی جستجو ہے۔

☆**محبت:** مشکلات کی سیڑھی ہے۔

☆ **ہنسی:** راہ حیات کا راگ ہے۔

☆ **ساحل:** سمندر کا لب ہے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆**ندی:** پہاڑ کا آنسو ہے۔

☆ **نیک ہمسایہ:** برے وقت کا بہترین دوست ہے۔

☆**زندگی:** زہر سے زیادہ کڑوی ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

☆بچوں کی اصلاح مکتب میں اور عورت کی اصلاح گھر میں۔

خطرناک غلطیاں

☆اس خیال میں مست رہنا کہ ہمیشہ خوبصورت اور تندرست رہوں گا۔

☆ اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دوچار مرتبہ کرکے چھوڑ دوں گا۔

☆اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

☆ہرایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

☆جو کام اپنے آپ سے نہ ہو سکے، اس کو سب کے لئے ناممکن خیال کرنا۔

☆لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لینا اور ان سے ہمدردی کی امید رکھنا۔

☆اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل منداور لائق تصور کرنا۔

☆آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔

یہ بھی پڑھئے

☆محبت جب وفا میں ڈھلتی ہے تو امر ہو جاتی ہے۔

☆ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنیوالی آنکھ بہت کم ہوتی ہے۔

☆تعلق، جذبے، محبت سب اتنی ہی شدت سے جواب چاہتے ہیں جتنی شدت سے وہ کسی کے لئے پیدا ہوتے ہیں، اگر انہیں انکی طلب کے مطابق جواب نہ دیا جائے تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

☆ پتہ نہیں کیوں انسان اپنا غم سہہ لیتا ہے خود پر گزری برداشت کر لیتا ہے، مگر جب کسی عزیز ہستی کو اس دکھ کو بھٹی میں جلتا ہوا پاتا ہے تو ضبط نہیں کر سکتا۔

☆نفرت ایسی چیز ہے، جو محبت کے چہرے پر جھریاں ڈال دیتی ہے۔

☆اگر لگن میں خلوص اور کچھ پالینے کی تمنا ہو تو پھر ہار نہیں کرتے۔

☆ محبت ایک ایسی زنجیر ہے جس میں انسان کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جائے تو بھی آزاد نہیں ہوتا۔

☆محبت روح کا گلاب ہے اگر یہ مرجھا جائے تو زندگی میں کشش باقی نہیں رہتی۔

☆ جو ٹل جائے وہ مقدر نہیں، اندیشہ ہے، جو بدل جائے وہ صرف امکان ہے مقدر نہیں، جو نہ بدلے وہ مقدر ہے، جو اٹل ہو وہی امر الٰہی ہے وہی نصیب ہے، ہمارا نصیب۔

یقین جانئے

☆ ظالم کے ظلم سے نہیں صابر کے صبر سے ڈرو۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کیوں کہ راستے کا معمولی پتھر بھی منہ کے بل گرا سکتا ہے۔

☆ جس کو اپنا خیال نہیں وہ کسی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

☆ دوست کی مجبوری کو اس کی بے رخی مت سمجھو۔

☆اخلاق اچھا ہونا اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔

☆ نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

☆ گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو مسخر کر لیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے لیکن جہاں علم کی روشنی ہو، وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آ سکتا۔

☆ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنے بے عزتی کرنے کی اجازت دیدے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

روشن روشن باتیں

☆ ذوق وشوق سے عاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

☆ بزرگی علم وعقل اور تقویٰ کے سبب سے ہوتی ہے۔

☆ تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ ساری عمر کے اطاعت وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆ عاجزی، تواضع اور ادب سابقہ خطاؤں کو بھی معاف کرا دیتا ہے۔

☆ اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادت کا پہلو ہے اور خدمت کا پہلو نہیں تو وہ سراسر غرور کی پوٹلی بن جاتا ہے۔

☆ خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر ظلم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

☆ قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے، اس پر معرفت کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔

☆ ہر اچھا عمل تقویٰ ہے۔

قیمتی باتیں

☆ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق، عمر اور رتبے میں ترقی ہو تو آپ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کریں۔

☆ ہمیں دو کان اور ایک زبان دیئے گئے ہیں تاکہ ہم سنیں زیادہ اور بولیں کم، گویا عقل مند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

☆ جو لوگ خوبصورت نہیں ہوتے وہ اپنی میٹھی زبان سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

☆ غصہ انسان کے منہ کے تالے کھول دیتا اور عقل اور آنکھوں کے دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

☆ اگر سارے جہاں کا غم تیرے دل پر چھا جائے تو اداس نہ ہو یہ یقین رکھ کہ یہ وقت گزر جائے گا۔

☆ اگر تم اپنے ماں باپ کا دل نہ دکھاؤ گے اور ان کا حکم مانو گے تو پتھر اور لوہا بھی تمہارے ہاتھوں میں موم ہو جائے گا یعنی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت وجود کو بھی جلا کر رکھ دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

☆ تمہارا غم یا تمہاری خوشی جتنی عظیم ہوگی تمہاری روح اسی قدر نکھرے گی۔

☆ مرنے سے پہلے جسم حقیقت ہے اور مرنے کے بعد روح حقیقت ہے۔

باتیں مطلب کیں

☆ اتنا کھاؤ جتنا ہضم ہو سکے۔

☆ اگر تم ماں باپ کی باتوں پر توجہ دو گے تو تمہارے آگے لوہے اور پتھر کی سلیں بھی موم ہو جائیں گی۔

☆ جہاں غصہ ہے سمجھ لو وہاں تباہی ضرور ہے۔

☆ ایک چھوٹی سی نیکی بہت بڑے ارادے سے بہتر ہے۔

☆ زندگی کو بہترین اصولوں کے مطابق گزارو ورنہ تنکوں کی طرح بکھر جاؤ گے۔

☆ دوسروں کی برائیاں ڈھونڈنے کی بجائے اپنی برائیاں دور کرو۔

☆ جب تو گناہ کرے تو خدا کا رزق نہ کھا کیوں کہ یہ کتنی بڑی نمک حرامی ہے کہ انسان جس کا رزق کھائے اس کی نافرمانی کرے۔

پیاری پیاری باتیں

☆کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دل میں اللہ تعالیٰ بستا ہے۔
☆ہمیشہ دکھ سکھ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔
☆اپنے سے بڑوں کا احترم کرو۔
☆مصیبت کے وقت کسی کے کام آنا بھی ایک نیکی ہے۔
☆سچی محبت کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کرو۔
☆ماں باپ کا ادب کرنے والا دنیا میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

کترنیں

☆جس شخص نے وقت ضائع کیا، اس نے سب کچھ ضائع کیا۔
☆خوش اخلاقی سب سے بڑی دولت ہے۔
☆کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو، ممکن ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔
☆جو اپنے وعدے کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔
☆عقل کی حد ہوسکتی ہے لیکن بے عقلی کی نہیں۔
☆اپنے آپ کو دانا نہ سمجھو بلکہ اس بات کا اندازہ لگاؤ کے تم کیا کیا نادانیاں کرتے ہو۔
☆ظالم صرف وہی نہیں جو ظلم کرے بلکہ وہ بھی ظالم ہے جو باوجود قدرت رکھنے کے ظالم کو ظلم کرنے سے نہیں روکتا۔
☆عظیم ہے وہ دل جس میں دوسروں کے درد کا احساس ہو۔
☆مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔
☆اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھو۔

انمول موتی

☆جہالت روح کی فاقہ کشی ہے۔
☆ان کی خاموشی سے ڈرو جن کا آپ نے دل دکھایا ہے کیوں کہ اگر انہوں نے کچھ کہا نہیں یا کیا نہیں تو بدلے میں اللہ ضرور کرے گا۔
☆ کچھ زندہ لوگ ہمارے اندر اپنے کردار کی وجہ سے قبل از وقت مر جاتے ہیں۔
☆ لفظ اور رویئے ریت پر بنے نقش نہیں ہوتے کہ وقت کی لہریں ان کے نقوش مٹادیں، بلکہ یہ دل پر کندہ ہوکر اپنے آثار تادیر قائم رکھتے ہیں۔
☆کسی بے قصور انسان کو ذلیل کرتے ہوئے آپ اسے اس کی اوقات یاد نہیں دلا رہے ہوتے، بلکہ اپنی اوقات دکھا رہے ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

سر اٹھانے لگ گئے ہیں پھر یزیدی ہر جگہ
اب خلافت کا کھلا اعلان ہونا چاہئے

☆

سمجھ کر دوستی کریں نظر دھوکہ نہ کھا جائے
چمکتا جو نظر آتا ہے وہ سونا نہیں ہوتا

☆

ہم اتنے زیادہ برے بھی نہیں
اس میں بھی سمجھنے کی زحمت کرو

☆

کسی کو دودھ کی نہریں میسر
ہمیں پینے کو پانی بھی نہیں ہے

☆

کوئی کھاتہ کوئی کتاب نہ رکھ
دوستی ہے تو پھر حساب نہ رکھ

☆

خوشی سے سب پہ لٹاتے ہیں پیار کی دولت
غریب لوگ بھی کتنے امیر ہوتے ہیں

☆

اب دوست بھی پت جھڑ کے درختوں کی طرح ہیں
ان سے کوئی ٹھنڈک کوئی سایہ نہیں چلتا

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ہار جیت

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر میدان میں ہار جیت ہوتی ہے لیکن اخلاق میں کبھی ہار اور تکبر میں کبھی جیت نہیں ہوتی۔

قسط نمبر: ۱۷

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ایک گنہ گار کی مناجات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا ایک آدمی تھا جو بڑا ہی گنہگار تھا، بڑا ہی خطا کرتا تھا، اس نے کبھی نیکی نہیں کی تھی، جوانی والے کاموں میں لگا رہتا، دن رات نفسانی خواہشات کو پوری کرنے میں لگا رہتا، دن رات شیطان بن کر کام کرتا رہتا، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہی نہیں تھا، اتنا مست تھا اپنی خواہشات میں حتی کہ اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی نازل فرمائی کہ اے میرے پیارے موسیٰ فلاں بندے کو جا کر میرا پیغام دیدو کہ تمہیں میں نے بندگی کے لئے بھیجا تھا مگر تم نے دنیا میں جا کر نافرمانی کی تم نے گناہ کئے اور اتنے گناہ کئے کہ نیکی کے قریب بھی نہ گئے گناہوں نے تمہارا احاطہ کرلیا اب میں تم سے ناراض ہوں اس لئے میں تمہیں نہیں بخشوں گا اور قیامت کے دن میں تمہیں جہنم کا عذاب دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ پیغام سنا اس بندے کے پاس گئے اور اس کو جا کر کہا کہ تو نے اتنے گناہ کئے اتنے گناہ کئے اللہ تعالیٰ تجھ سے ناراض ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے بندے میں تجھ سے غضب ناک ہوں تو نے قدم قدم پر میرے حکم کو توڑا میرے پیغمبر کی سنتوں کو چھوڑا لہٰذا میں تجھ سے خفا ہو گیا اب میں تجھے نہیں بخشوں گا اور تجھے جہنم میں ڈالوں گا۔ اس بندے نے یہ بات سنی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کے اندر عجیب کیفیت پیدا کردی اس کے دل میں بجلی کا جھٹکا سا لگا اور سوچنے لگا کہ میں اتنا گنہگار ہوں کہ پروردگار مجھ سے ناراض ہوگئے، غضبناک ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ پیغام بھیج دیا میں تجھ سے خفا ہوں، تجھ سے راضی نہیں ہوں گا اور تجھے جہنم کی آگ میں ڈالوں گا، جب یہ پیغام ملا وہ شہر سے باہر جنگل میں نکل گیا، ویرانے کے اندر جا کر اپنے پروردگار سے مناجات کرنے لگا، کہنے لگا۔

اللہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میں نے بڑے گناہ کئے۔ کوئی وقت نہیں چھوڑا، دن میں بھی کئے، رات میں بھی کئے، محفل میں کئے، تنہائی میں کئے۔

اللہ میں نے گناہوں میں کسر نہیں چھوڑی، میں نے سر پر بڑے بڑے بوجھ لادلئے مگر میرے پروردگار اگر میرے پاس گناہوں کے بوجھ ہیں تو تیرے پاس بھی تو عفو درگزر رنے کے خزانہ ہیں، اللہ کیا میرے گناہ اتنے ہوگئے کہ تیرے عفو درگزر کے خزانوں سے بھی زیادہ ہیں۔

مولیٰ اگر تو کسی کو پیچھے دھکیلے گا پھر اسے کون اپنے سینہ سے لگائے گا۔

اللہ اگر تو کسی کو مایوس کرے گا تو اس کو امید دلانے والا کون ہوگا۔

اے بکسوں کے دستگیر میں تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں تو مجھے مایوس نہ فرما، تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ ہے۔

اور میرے گناہ تیری رحمت سے تھوڑے ہیں۔

اور بالآخر اس نے کہا اے پروردگار اگر میرے گناہ اتنے زیادہ کہ بخشش کے قابل نہیں تو پھر میری ایک فریاد سن لے، اے میرے اللہ تیری جتنی مخلوق ہے ان سب کے گناہ میرے سر پر ڈال دینا، مجھے قیامت کے دن عذاب دے دینا مگر اپنے باقی بندوں کو معاف کر دینا اس کے یہ الفاظ پسند آگئے، فوراً موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل ہوئی۔

اے میرے پیارے پیغمبر علیہ السلام بتا دیجئے کہ تم نے جو میری رحمت کا اتنا سہارا لیا کہ میں حنان ہوں منان ہوں، رحیم ہوں کریم ہوں، میں نے تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا، تو جو رب کریم اتنا مہربان ہو تو ہم کیوں نہ ان محفلوں میں بیٹھ کر اس رب کی رحمت سے حصہ پائیں، اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور آئندہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی زندگی گزارنے کا ارادہ کریں۔ پروردگار ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دیں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر: ایک

حسن الہاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے، بہت کم ملتے ہیں۔ قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

کسی بھی تاریخ پیدائش میں ۲ صفر کا ہونا، تاریخ پیدائش کو آخری حد تک مجروح کردیتا ہے اور انسان کو قدم قدم پر مزاحمتوں کا اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسی صورت میں انسان کو اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے اور صحیح طور پر ترقی کرنے کے لئے ہر قدم کو احتیاط سے اٹھانا پڑتا ہے، ایسے لوگ جلد بازی کی وجہ سے اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش میں ۲ صفر ہوں تو ان کی زندگی کا ابتدائی دور بڑی مشکلات میں گزرتا ہے، لیکن آخری دور میں انہیں کچھ راحت نصیب ہوجاتی ہے لیکن آخری دور میں بھی راحت حاصل کرنے کے لئے انہیں کافی احتیاط کے ساتھ اپنے قدم اٹھانے پڑتے ہیں کیوں کہ ان کی ذرا سی غلطی بھی انہیں بڑے بڑے خسارہ سے دوچار کرتی ہے، اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں صفر ۳ ہوجائیں تو ایسے شخص کو اپنی زندگی میں ایسے نقصانات کا سامنا کئی بار کرنا پڑ سکتا ہے، جن کی تلافی ممکن نہ ہو۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ یا ۵ ہو تو پھر ایک سے زیادہ صفر بہت نقصان پہنچاتے ہیں اور زندگی کو بار بار ہچکولے کھانے پڑتے ہیں لیکن اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا ۹ ہو تو ایک سے زیادہ صفر اس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ ان لوگوں کو ایک سے زیاد صفر سے کچھ فائدہ ہی ہوجاتا ہے۔

ایک عدد کسی تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد اگر ۲ مرتبہ آجائے تو یہ خوش نصیبی کی بات ہوتی ہے۔ ایک عدد کی ۳ یا چار مرتبہ کی تکرار انسان کے مرتبہ کو بہت بلند کردیتی ہے اور ایسا انسان بین الاقوامی شہرت کا انسان بن جاتا ہے، بشرطیکہ تاریخ پیدائش میں ۳، ۶، ۸ یا ۹ کے اعداد صفر کے ساتھ شامل ہوں لیکن جن حضرات کی تاریخ پیدائش میں ایک، ایک سے زیادہ بار آتا ہے، ان کی ازدواجی زندگی پرسکون نہیں گزرتی، ایسے لوگ سکون سے محروم رہتے ہیں اور انہیں اضطراب اور بے چینی کے غم برداشت کرنے پڑتے ہیں، لیکن اگر کسی بھی تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہو البتہ صفر مفقود ہو تو پھر ازدواجی زندگی بہت خوشگوار گزرتی ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے متوالے بنے رہتے ہیں، اگر میاں بیوی کی تاریخ پیدائش میں ۱، ۸، ۹ کی تکرار ہو لیکن دونوں کی تاریخ پیدائش میں صفر موجود نہ ہو تو ان کی ازدواجی زندگی قابل رشک گزرتی ہے اور یہ تمام عمر ایک دوسرے کے شیدائی بنے رہتے ہیں۔

تاریخ پیدائش میں اگر ایک کی تکرار ہو، صفر موجود نہ ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا ۲ بنتا ہو تو انسان ماہر علم نجوم، دست شناسی بن سکتا ہے اور بین الاقوامی شہرت حاصل کرسکتا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہو اور تاریخ پیدائش میں عدد ۵ دو مرتبہ شامل ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہو تو پھر صاحب تاریخ جج بن سکتا ہے یا کسی بڑے تعلیمی اداروں کا اسکالر بھی بن سکتا ہے، یہ لوگ ہمیشہ معاملات کے روشن پہلو کو دیکھتے ہیں اور دوسروں کے سامنے ہمیشہ مثبت پہلو رکھتے ہیں اور یہ لوگ شاذ و نادر ہی سے کسی سے عداوت رکھتے ہیں، ان کا مزاج بے مثال ہوتا ہے اور ان کی مقبولیت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆

اسمائے الٰہی کے خواص

یا اللہ (٦٦) اے خدا	اسم اعظم ہے عشق الٰہی میسر آئے اور روشن ضمیری کے لئے ہر روز ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔ عصر کے وقت اور آخر تہائی رات میں اس کو ٦٦ مرتبہ پڑھ کر دعا کرنے سے حاجت روا ہوگی۔
یا رحمن (۲۹۸) اے بڑے مہربان	ہر نماز فرض کے بعد پڑھنے سے خداوند علم کی مہربانی شامل حال ہونے اور کاروبار میں بہتری کا باعث ہے۔ آنکھوں کی سرخی دور کرنے کے لئے ۴۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پئیں۔
یا قدوس (۱۷۰) اے پاک ذات	ہر جمعہ کو اس کی تسبیح کرنے والا باطنی برائیوں سے دور ہوگا۔ برائے حمل ہر روز ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر پلائے۔ ناسور زخم شرم گاہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ نماز صبح ومغرب ۱۱ مرتبہ پڑھے۔
یا سلام (۱۳۱) اے سلامتی دینے والے	ہر آفت سے سلامتی کے لئے ہر بیماری سے شفا کے لئے، تحفظ ام الصبیان کے لئے، بیہوش مریض کو ہوش میں لانے کے لئے سرہانے بیٹھ کر ۳۰۰ مرتبہ پڑھے۔ مریض کو پانی پر، دوا پر دم کر کے پلائے۔ مجرب ہے۔
یا رحیم (۲۵۸) اے رحم کرنے والے	ہر واجب نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے رحمت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ مہربانی خلقت، دشمن کو ملائم کرنے کے لئے ۵۰۰ مرتبہ، خاتمہ بالخیر ایمان کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔
یا علیم (۱۵۰) اے صاحب علم	کند ذہن بچے کے حافظہ کو روشن کرنے کے لئے، علم میں اضافہ کے لئے ۴۰ دن تک ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے مجرب ہے، جمعہ کی شب بعد نماز عشاء ۱۰۰۰ ہزار مرتبہ پڑھ کر سوال کر کے بغیر بات کئے سو جائے اسی رات کو سوال کا جواب مل جائے۔
یا لطیف (۱۲۹) اے مخفی رازوں کو کھولنے والے مہربان	کنواری لڑکی کے لئے جس کے لئے پیغام نہ آتے ہوں بعد نماز دو رکعت حاجت ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے سے ان شاء اللہ ایک ماہ میں مراد پوری ہو جائیگی۔ بے روزگاری، مفلسی اور بیماری سے حفاظت کے لئے ۳۰۰ مرتبہ ۲۱ دن پڑھیں۔
یا علیُّ (۱۱۰) اے بلند مرتبہ والے	علم معرفت، روحانیت کی بلندی ہمت وقوت کے لئے ۱۲۵۰۰ مرتبہ اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ذکر کرے تو دین ودنیا کے درجہ پر فائز ہو۔ روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ پڑھنے سے محتاج تونگر ہوگا۔ مسافر بخیریت گھر واپس آئے گا۔
یا حفیظ (۹۹۸) اے حفظ وامان میں رکھنے والے	گناہ سے بچنے کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے دورانِ سفر تباہی جہاز ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لئے ۷ مرتبہ لکھ کر امام ضامن باندھے۔ مال واسباب کے گم ہونے سے بچنے کے لئے۔ حفیظ ایک مرتبہ لکھے اور نیچے حرف الگ الگ کر کے لکھ دے یا حفیظ ی اح ف ی ظ ہر طرح محفوظ رہے گا۔
یا جلیل (۷۳) اے جلیل بزرگ	دوسروں کے دلوں پر جلالت اپنی مفلسی پر قانع رہنے اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچنے کے لئے روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ حالت مقدمہ میں جھوٹے گواہوں کو توڑنے کے لئے ۱۰۰۰ بار پڑھے۔

اسم	فوائد
یَا وَاسِعُ (۱۳۷) اے فراخی وسعت دینے والے	کشائش رزق کے لئے بعد نماز عشاء ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔ دین و دنیا میں مالا مال ہونے کے لئے روزانہ ۱۲۵۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔ ان شاءاللہ تاحیات محتاج نہ ہوگا۔
یَا وَدُوْدُ (۲۰) اے بڑی دوستی والے	شوہر اور بیوی میں اختلاف، بدمزاجی دور کرنے کے لئے دو رکعت نماز حاجت کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ شیرینی پر دم کر کے مطلوب کو کھلائے۔ دوستی، محبت، ملنساری کی عادت ڈالنے کے لئے پڑھنا مفید ہے۔
یَا فَتَّاحُ (۴۸۹) رحمتوں کے دروازے کھولنے والے	صفائی قلب کے لئے نماز صبح کے بعد ۷۰ مرتبہ اور رہائی قید از دشمن درود اول و آخر ۱۰۔ ۱۰۰ مرتبہ ۷ دن تک بچے کا ماتھا پکڑ کر پڑھے اور دم کرے۔ توجہ اللہ کی طرف رکھے انشاءاللہ فرمانبردار ہوگا۔
یَا شَهِیْدُ (۳۱۹) اے ہر جگہ موجود ہونے والے	بری خصلت سے بچنے کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے نافرمان اولاد کے لئے ۲۱ مرتبہ ۷ دن تک بچے کا ماتھا پکڑ کر پڑھے اور دم کرے۔ توجہ اللہ کی طرف رکھے انشاءاللہ فرمانبردار ہوگا۔
اَلْبَرُّ (۲۰۲) اے نیک کام والے	بدکرداری سے بچنے کے لئے ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے یا دوسرا دم کر کے پلائے۔ کسی بھی سواری سے حفاظت سے اترنے کے لئے ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ پڑھ کر بیٹھے اور اترے۔ نظر بد سے بچنے کے لئے ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور گلے میں ڈالے۔
یَا تَوَّابُ (۴۰۹) اے توبہ قبول کرنے والے	خلوص دل سے دو رکعت نماز توبہ کی نیت کر کے ۱۰۷ مرتبہ ۳ دن تک پڑھے اور گناہوں پر نادم ہو پروردگار علام توبہ قبول فرمادے گا۔ سال بھر سکون سے زندہ رہنے کے لئے ۲۵۰۰۰ کا ختم پڑھے اول و آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ درود ضرور پڑھے۔
یَا مُنْعِمُ (۲۰۰) اے نعمتوں کے دینے والے	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کے لئے اور مفلسی سے محفوظ رہنے کے لئے کسی نماز فرض کے بعد روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ برائے پیدائش اولاد سیب کی سات قاشوں پر لکھ کر ۷ دن عورت عورت کو کھلایا جائے ضرور استقرار حمل ہوگا۔ مجرب ہے۔
یَا وَاحِدُ (۱۹) اے تنہا اور یکتا	اس کا ورد کرنے والا خدائے یکتا کو ہر حال میں تنہا اپنا دوست سمجھے گا اس کا ذکر کرتا رہے تو اس کے ہاں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو سیرت و صورت میں یکتا ہوگا۔
یَا وَاجِدُ (۱۴) اے ہر شے سے بے پرواہ	نماز میں وسوسے سے بچنے کے لئے ہر کھانا کھاتے وقت ہر نوالے کے ساتھ پڑھ کر نگلے۔ غیب سے مالدار بننے کے اسباب پیدا ہونے کے لئے اندھیرے میں تنہا ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے، تونگر و غنی ہونے کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا مفید ہے۔
یَا نُوْرُ (۲۵۶) اے ہر راہ کو دینے والے	طہارت و پاکیزگی، گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ تعداد کے مطابق پڑھیں آسیب و موذی جانور سے بچنے کے لئے ۱۱۲۱ مرتبہ پڑھے
یَا نَافِعُ (۲۰۱) اے نفع دینے والے	جو شخص جہاز، کشتی یا کسی بھی سواری یا میں سوار ہونے کے بعد یَا نَافِعُ کثرت سے پڑھے گا ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ نیا سودا خریدتے وقت منافع حال کرنے کے لئے ۴۱ مرتبہ پڑھے۔
یَا رَءُوْفُ (۲۸۶) اے مہربانی فرمانے والے	غصہ زیادہ آتا ہو، رحمت و شفقت پیدا کرنے کے لئے ۲۱ دن ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ شادی کے دن جب دولہن شوہر کے سامنے پہلی مرتبہ پڑھے تو شوہر مہربان رہے گا۔
یَا صَانِعُ (۲۶۱) اے ہر بدی سے بچانے والے	برائے دفعیہ نظر بچوں کے لئے ۱۱ مرتبہ دم کر کے ۳ مرتبہ لکھ کر گلے میں ڈالے۔ ٹڈیوں سے حفاظت کے لئے کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں لکھ کر دفن کرے۔
یَا غَنِیُّ (۱۰۶۰) ہر شے سے بے پرواہ	تجارت میں منافع اور نقصان سے بچاؤ کے لئے دوکان یا دفتر کھولتے وقت ۷۰ مرتبہ پڑھے کبھی نقصان نہ ہوگا۔ شب جمعہ ۹۰۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اور ایسا ہی کرے تو اللہ تعالیٰ تونگر ہو جائے۔

سورۃ قریش پڑھنے کے فوائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ○ اٖیْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ○ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ○ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

ترجمہ: قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب لوگوں کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکر میں اس گھر کے مالک کی طرف عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کھلایا اور خوف میں امن بخشا (لفظی ترجمہ)

آئیں از رو علم جفر معلوم کرتے ہیں اس سورہ کے پڑھنے کے کیا فائدے ہیں، سورہ قریش کی مفرد حرف میں یعنی الگ الگ کر کے لکھیں بعد میں سوال کے حروف کو اسی طرح الگ الگ لکھیں۔ ملاحظہ کیجئے، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کریں تا کہ مستفید ہوں۔ مثلاً اس ورت ق ر ی ش ل ی ا ی ل اف ق ر ی ش ا ی ل اف ھ م ر ح ل ت ہ ال ش ت اء وال ص ی ف ف ل ی ع ب د وا ر ب ھ ا ز ا ال ب ی ت ال ز ی اط ع م ھ م م ن ج و ع وام ن ھ م م ن خ و ف ب ر ھ ن ی ک ی ک ی اف واء ھ ی ن۔ اب از رو علم جفر کے قوائد کے مطابق ہر ساتواں حرف لیتے جائیں۔ آخر میں کچھ حروف جو سات سے کم ہوں چھوڑ دیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہم مرتبہ حروف درج ذیل ہیں

۱	۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۲	۲۰	۲۰۰	۳	۳۰	۳۰۰	۴	۴۰	۴۰۰	۵	۵۰	۵۰۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ	ن	ث
۶	۶۰	۶۰۰	۷	۷۰	۷۰۰	۸	۸۰	۸۰۰	۹	۹۰	۹۰۰				
و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ				

منتخب حروف: رل اح ت ی وزام ع م ھ ای ک ل ام ت خ م ل ام ب واخ کمال ختم الم (پریشانی) بخدا یعنی اس کے پڑھنے والے کی تمام پریشانیاں خدا کے حکم سے ختم ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا خوب جواب آیا ہے۔

جدول ابجد قمری جس سے سوال ہوتا ہے جو کہ ۲۸ حروف ہیں۔

(اب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن ۱۴ حروف)　　(س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ ۱۴ حروف ہیں)

ہر اوپر نیچے والے حروف ایک دوسرے کے نظیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً ا کا س یا س کا ا ب کا ع یا ع کا ب وغیرہ وغیرہ۔ سوال کا جواب نظیرہ سے ملتا ہے۔ یا ہم مرتبہ حروف سے۔ علم جفر میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس سورۂ مبارکہ کا دوسرا عمل پیش کرتا ہوں جو موجودہ دور کا سب سے بڑا زبردست عمل ہے۔ جب کوئی شخص بسلسلہ کاروبار دور دراز کا سفر اختیار کرتا ہے اور اس پرآشوب دور میں جہاں انسان کا قدم بہ قدم جان و مال کا خطرہ ہو اور یہ بھی یقین نہ ہو کہ وہ اپنے کام یا مقصد میں کامیابی سے لوٹے گا یا نہیں۔ یا کسی کام کی غرض سے کسی بہت بڑے افسر کے پاس جانا ہوتا کہ وہ افسر یا حاکم کے سامنے پیش آئے تو اس سورۂ مبارکہ کو گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اول وآخر درود شریف پڑھنے کے بعد پڑھے جب افسر یا حاکم کے سامنے پیش ہو تو پھونک مارے انشاء اللہ وہ افسر یا حاکم مہربانی سے پیش آئے گا اور اگر نماز فجر کے بعد اس کو روزانہ ۱۱ رمرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تو کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور اگر سارا دن چلتے پھرتے کام کاج کے دوران اپنے ورد میں رکھے تو کیا کہنے۔

اس سورۂ مبارکہ کا تیسرا عمل تحریر کر رہا ہوں جو کہ نہایت مجرب میرا آزمودہ و کامیاب، زبردست عمل ہے، جس سے کئی گھرانے اجڑنے سے بچ گئے دوبارہ آباد ہوگئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے میاں بیوی میں ناچاقی پیدا ہوجاتی ہے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے یا تو بیوی میکے جاکر بیٹھ جاتی ہے یا خاوند مار کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اصلاح نہ ہونے کی صورت میں نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے ایسی صورت میں اگر خداوند نے بیوی کو مار کر گھر سے نکال دیا ہو تو بیوی کو چاہئے بوقت عصر باوضو ہوکر کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر ننگے پاؤ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوجائے۔ ا رمرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد ۳ رمرتبہ درود پاک پڑھے پھر ایک تسبیح نہایت عجز وانکساری کے ساتھ یہی سورۂ مبارکہ پڑھے اللہ سے اپنا اجڑا گھر دوبارہ آباد ہو کے کی دعا کرے۔ اپنے خاوند کے چہرے کا تصور رکھ کر پھونک مارے چند دن یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ خاوند خود آکر لے جائے گا۔ اگر بیوی خود روٹھ کر میکے جاکر بیٹھ گئی ہو ہزار کوشش کے باوجود نہ آتی ہو تو خاوند اسی لرح عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی قدم چومے گی۔

☆☆☆ ☆☆☆

☆☆☆ ☆☆☆

حضرت بابا فرید الدین

حضرت بابا فرید کے تمام مرید جماعت خانے کے فرش پر سو تے مگر حضرت نظام الدین اولیاؒ کے لئے چارپائی کا انتظام کیا گیا جب رات آئی تو حضرت نظام الدین اولیاؒ اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح زمین پر لیٹ گئے۔ عشاء کے بعد خانقاہ کا ایک خادم ادھر آیا ''نظام الدین تم چارپائی پر کیوں نہیں لیٹتے۔؟''

''یہاں کیسے کیسے حافظ قرآن اور بزرگ زمین پر سو رہے ہیں مجھے اس خیال سے ہی شرم آتی ہے کہ میں ان محترم ہستیوں کی موجودگی میں چارپائی پر آرام کروں۔'' حضرت نظام الدین اولیاؒ نے فرمایا۔

خادم واپس چلا گیا اور سارا واقعہ مولانا بدالدین اسحاق'' کے گوش گزار کردیا جو حضرت باباب فریدؒ کے خلیفہ بھی تھے اور داماد بھی۔

خادم کی بات سن کر مولانا بدالدین اسحاقؒ جماعت خانے میں تشریف لائے اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے کہا۔ ''تم یہاں اپنی منطق پیش کرنے آئے ہو یا ہدایت پانے؟'' مولاناؒ کے لہجے سے کسی قدر تلخی جھلک رہی تھی۔ ''تم اپنی من مانی کروگے یا حکم شیخ پر عمل پیرا ہوگے؟''

''مرشد کا فرمان ہی اب میری زندگی ہے۔'' حضرت نظام الدین اولیاؒ نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں عرض کیا۔

''تو پھر اٹھو اور حضرت شیخ کے حکم کے مطابق چاپائی پر آرام کرو۔'' ''مولانا بدالدین اسحاقؒ نے فرمایا۔

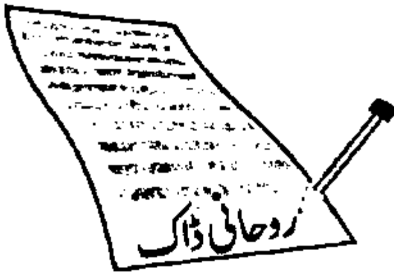
حضرت نظام الدین اولیاؒ پلنگ پر دراز ہوگئے۔ اگرچہ آپ کے دل میں اب بھی وہی جذبات موجزن تھے کہ میں برگزیدہ ہستیوں کی موجودگی میں آرام دہ بستر پر کس طرح لیٹ سکتا ہوں لیکن حکم شیخ نے آپ کو ایسا کرنے پر مجبور کردیا تھا۔ رات بھر اس ذہنی کشمکش نے سونے نہیں دیا۔ پھر فجر کی اذان ہوئی تو آپ پر یہ راز فاش ہوا کہ طریقت میں حکم شیخ ہی سب کچھ ہے۔ یہاں عقل اور منطق کا گزر نہیں۔ اس خیال کے آتے ہی حضرت نظام الدینؒ اولیا کو سکون قلب حاصل ہو گیا۔

☆☆☆ ☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

رشتوں سے مایوسی

سوال از: جنید عالم

آپ کی خدمت میں ایک پریشانی لے کر حاضر ہوا ہوں، امید ہے کہ آپ بہترین حل مرحمت فرمائیں گے، یاددہانی کے لئے بتادوں کہ اس سے پہلے بھی میں خط ارسال کرچکا ہوں لیکن جواب سے محروم ہوں، امید ہے کہ اس بار ناامید نہیں کریں گے آپ۔

میری ہمشیرہ کا دو سال قبل نکاح ہوا تھا جو کہ اب مطلقہ ہے، اس کے دوبارہ نکاح کے لئے امی ابو کافی پریشان ہیں، چونکہ میں آپ کے رسالے کا قاری ہوں اور روحانی عملیات پر بھروسہ بھی کرتا ہوں، میں نے آپ کے رسالے سے اور خاص طور پر آپ کی مشہور و معروف کتاب ''کشکول عملیات'' سے سورۂ احزاب کا عمل بھی کیا، ایک چلّہ پڑھائی کی پھر دوسرا چلّہ اس امید کے ساتھ کہ شاید کچھ کمی رہ گئی ہو پہلے چلّے میں کیا اور پھر تیسرا لیکن کوئی نتیجہ نہ برآمد ہوا، میری ہمشیرہ بھی سورۂ احزاب اور سورۂ یوسف کا مسلسل ورد کرتی رہی، لیکن کوئی سبیل نہ بنی رشتے کی، خدارا یقین جانئے میرے یقین کو جو میں روحانی عملیات پر رکھتا تھا، بڑی سخت چوٹ لگی، اس وقت فی الحال میں نے بھی اور میری ہمشیرہ نے بھی تمام وظائف بند کردیئے ہیں، بصرف دعائیں میں مانگ رہے ہیں اللہ سے۔

برائے مہربانی کوئی وظیفہ عنایت فرمائیں جس سے ایک دو ماہ میں اللہ غیب سے نیک اور صالح خاوند میری ہمشیرہ کو عطا فرمادے۔ اللہ بہت بڑا ہے وہ ضرور ہماری فریاد کو قبول فرمائے گا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتلادوں، تب کوئی وظیفہ کروں، برائے مہربانی اور خدا کے واسطے کوئی مجرب وظیفہ مرحمت فرمائیں اور اگر مناسب سمجھیں تو تشخیص بھی کرلیں کہ کیا چیز راستے میں رکاوٹ کا سبب بنی۔ امید ہے کہ آپ اس خط کا جواب مارچ ۲۰۱۸ء کے شمارے میں مرحمت فرمائیں گے، میں شدت کے ساتھ آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔

جواب

عام طور پر بدھ کے دن سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب پڑھنے سے رشتے آنے شروع ہوجاتے ہیں اور تجربہ میں یہ بھی آیا ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت سے اچھے رشتے آتے ہیں، پھر لڑکی کے والدین جہاں مناسب سمجھتے ہیں وہاں رشتہ طے کردیتے ہیں لیکن کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طرح کے یا ان جیسے دیگر وظائف کی پابندی کرنے کے باوجود پیغام موصول نہیں ہوتے اور لڑکیوں کی شادی طے نہیں ہوپاتی۔ اس میں بھی اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے یا پھر دوسری چیزیں رشتوں میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں، آسیبی اثرات بھی حارج ہوتے ہیں اور کرنی کرتوت کی وجہ سے بھی شادیاں نہیں ہوپاتیں، وجوہات کچھ بھی ہوں کسی بھی صاحب ایمان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور امید کا دامن برے سے برے حالات میں بھی نہیں چھوڑنا چاہئے، مایوسی کفر ہے اور کفر کی راہیں اختیار کرنا کسی بھی صاحب ایمان کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ کشکول عملیات جیسی کتابوں میں ہم نے اپنے اکابرین کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ نقل کیا ہے جو قابل قدر اثاثہ ہے اس کے کسی بھی جزو پر کسی بھی طرح کا شک کرنا یا اس اثاثہ پر ناقدری یا بے اطمینانی کا اظہار کرنا یقیناً غلط ہے

اور حقائق پر ایمان نہ لانے کے مترادف ہے ہمارا ہزاروں بار کا تجربہ یہ ہے کہ ان عملیات کو تجربہ میں لانے پر کامیابی ملی ہے اور اللہ کے فضل سے نتائج مرضی کے مطابق برآمد ہوئے ہیں۔ اس زندگی میں بے شک بارہا یا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے انسان کی دعا قبول نہیں ہوتی اور وظائف اپنا اثر نہیں دکھاتے، ایسے حالات میں بھی بندے کو اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہیں ہونا چاہئے اور دعا اور سلسلہ وظائف کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مذکورہ سورتوں کی تلاوت ایک بار پھر کریں، بدھ کے عصر کے بعد سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب کی تلاوت چند ماہ تک آپ کی بہن پابندی کے ساتھ کرے اور ناغہ کے دنوں میں ''یامغنی'' تین سو مرتبہ بدھ اور جمعہ کو عصر کے بعد ہی پڑھ لیا کرے انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔ اس کے ساتھ ان دونوں سورتوں کے نقش لکھ کر اپنی بہن کے گلے میں ڈال دیں، ان نقوش کے نیچے یہ عبارت لکھیں، برائے شادی فلاں بنت فلاں، نقش ہری پینسل سے لکھیں اور موم جامہ دونوں نقش کا ایک ہی جگہ کرے ان پر ہرا کپڑا چڑھا کر بہن کے گلے میں ڈال دیں، سورۂ یوسف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

سورۂ احزاب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

ان دونوں نقش کو اس چال سے لکھیں، یہ چال آتشی چال کہلاتی ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

کبھی بھی نقش کو جب اس کی صحیح چال سے لکھیں گے تب ہی وہ کارگر ہوگا، ورنہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ ہم دل کی گہرائیوں سے یہ دعا کریں گے کہ پروردگار آپ کی بہن کے لئے اچھے اور قابل قدر رشتے مہیا کرے اور آپ کی بہن کا مقدر ازدواجی معاملہ میں چاند اور ستاروں کی طرح تابناک رہے اور اس دوسری شادی میں وہ دکھ نہ جھیلنے پڑیں جو دکھ اس نے پہلی شادی میں جھیلے ہیں۔ اللہ ہم سب کا معین و مددگار ہے اور اللہ ہی پر ہمیں ہر حال میں یقین رکھنا چاہئے۔ بدترین حالات میں بھی اس سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

بات دل کی

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ مندرجہ ذیل روحانی مسائل میں رہبری فرمادیں۔

قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے اور سورۂ یٰسین کا دل سَلامٌ قَولاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیم ہے۔ کیا سَلامٌ قَولاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیم کا دل یَاسَلامُ ہے۔

جواب

بزرگوں سے یہی سنا ہے کہ قرآن حکیم کا قلب سورۂ یٰسین ہے اور اسی لئے سورۂ یٰسین کی بے شمار فضیلتیں اور افادیتیں بیان کی گئی ہیں۔ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنے سے مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ جان کنی کے وقت مریض کے قریب بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرتے تھے، اس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ مرنے والے کی روح آسانی سے نکل جاتی تھی اور اس کو کوئی خاص تکلیف کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ اکابرین کی یہ سنت ابھی تک باقی ہے اور لوگ جان کنی کے وقت سورۂ یٰسین آج بھی پڑھتے ہیں اور اس کا فائدہ بھی

سامنے آتا ہے۔ہم نے بزرگوں سے یہ بھی سنا ہے کہ آیت شریفہ سَلامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم سورۂ یٰسین کا دل ہے، یہ آیت سورۂ یٰسین کا دل ہو یا نہ ہو لیکن اس آیت کی اہمیت وفضیلت مسلم ہے۔ اکثر حضرات سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے وقت اس آیت کو تین مرتبہ پڑھتے ہیں، اہل جنت کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے سلام اس آیت کے ذریعہ پیش کیا جائے گا اور اہل جنت کو یہ نعمت جمعہ کے جمعہ حاصل ہوگی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ اس آیت کو صبح شام پڑھنے کا معمول بنالے تو جادو اور جنات اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص سحر یا آسیب کا شکار ہوگیا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ دوسو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے اور روز کے روز پانی پر دم کرکے دونوں ٹائم صبح شام پیتا بھی رہے۔ اس آیت کی برکت سے اس کو سحر اور آسیب سے نجات مل جانے گی بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر اسم الٰہی کا ایک موکل ہوتا ہے اور اسماء الٰہی کے تمام موکلین کا بادشاہ یاسلام کا موکل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ "سَلامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" کا دل "یاسلام ہو۔" یہ بات صحیح ہے یا غلط اس سے قطع نظر اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ "یاسلام" کو تمام اسماء الٰہی میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور حق تعالیٰ کے لئے یہ فرمایا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ۔

اس عزیمت میں یہی فرمایا گیا ہے کہ سلامتی پروردگار عالم کی ذات کا نام اور پروردگار عالم کی ذات گرامی ہی سلامتی کا مجموعہ ہے اس لئے اسم "یاسلام" کو یک گونہ فوقیت تمام اسماء حسنیٰ پر حاصل ہے۔

سفلی عمل کی کاٹ

سوال از: (ایضاً)

سفلی علوی عمل کے ذریعہ لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، جادو، ٹونا، سفلی اور روحانی عمل کی کاٹ کیا ہے، اس سے کیسے بچا جاسکتا ہے۔ بچاؤ کا روحانی عمل مع طریقہ کے شائع کریں کرم ہوگا۔

جواب

یہ بات غلط پھیلی ہوئی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل ہی سے ممکن ہے، یہ بات جو باقاعدہ غلط قسم کے عاملین نے پھیلادی ہے یہ سوفیصد غلط بات ہے اور غلط سوچ ہے، گندگی گندگی سے کیسے دور ہوسکتی ہے، اندھیرے کو ختم کرنے کے لئے اندھیرے کا استعمال کہاں کی دانشمندی ہے، جہالت کو جہالت سے نہیں کاٹا جاسکتا اور نفرت کو نفرت کے ذریعہ ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔ سفلی عمل ایک طرح کی گندگی ہے اور اس گندگی کو ختم کرنے کے لئے علوی عمل ہی کی ضرورت پڑتی ہے، علوی عمل ہی سے سفلی عمل ختم ہوسکتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ سفلی عمل کے ذریعہ منفی کام کئے جاتے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ منفی کام ہی اثر پذیر ہوتے ہیں، مثلاً کسی کی زبان بند کرنا، کسی کا چلتا چلاتا کاروبار روک دینا، کسی عورت کی کوکھ بند کردینا، کسی گھر کی تباہی کے لئے کچھ پڑھ کر اس کے گھر میں ڈال دینا وغیرہ، سفلی عمل کے ذریعہ جس میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہے اسی طرح کے کام ہوا کرتے ہیں اور یہ سب کام ناجائز ہیں اور ان کاموں کی وجہ عاملین کی آخرت میں یقیناً گرفت ہونی ہے اور سزا ملنی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سفلی عمل کے ذریعہ کسی کی دوکان کو چلادے، کسی کاروبار میں اضافہ کردے اور دو نفرت کرنے والے دلوں میں محبت پیدا کردے تو یہ قطعاً ممکن نہیں ہوگا کیوں کہ مثبت کاموں میں شیطان انسانوں کی مدد نہیں کرتا۔ شیطان صرف نقصان پہنچانے والے کاموں میں عاملین کی مدد کرتا ہے اور برے اور غلط کاموں کی وجہ سے عاملین سے خوش ہوتا ہے اور ان کو کمک پہنچاتا ہے۔ علوی عمل میں اللہ کے فرشتے اور موکلین عاملین کی مدد کرتے ہیں، وہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے اعمال میں عاملین کی دستگیری کرتے ہیں اور عاملین کی طرف سے اللہ کے لئے بارگاہ میں سفارشیں کرتے ہیں، کسی پر جادو ہو یا جنات کے اثرات ہوں یا کوئی شخص کرنی کرتوت کا شکار ہو تو اس کا علاج قرآن حکیم کی آیتوں ہی سے ممکن ہے نہ کہ سفلی عمل سے۔ یوں سمجھئے سفلی عمل صرف برباد کرنے کے لئے ہوتے ہیں کسی کو آباد کرنے کے لئے نہیں ہوتے۔

سورۂ یٰسین کی مذکورہ آیت جادو اتارنے میں تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اسی کو گلے میں ڈالیں اور اسی آیت کو پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیں اور اسی آیت کو پڑھ کر مریض پر دم کریں، انشاءاللہ جادو سے نجات ملے گی۔

جولوگ اس آیت کی زکوٰۃ تین ہزار ایک سوپچیس مرتبہ روزانہ پڑھ کر اس کی زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں ان سے پوچھئے کہ اس آیت کے کرشمات کیا ہیں اور یہ آیت اللہ کے بندوں کی مشکلات سے نجات دلانے میں کس طرح تیر کی طرح کام کرتی ہے۔ ایمان ویقین شرط ہے اور ایمان ویقین کے ساتھ قرآن حکیم کی آیات سے ہزاروں بلکہ لاکھوں فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں۔

آیت کریمہ کا ختم

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ آیت کریمہ کا ختم شریف کس ترکیب سے پڑھا جاتا ہے دن میں پڑھا جاتا ہے یا رات میں پڑھا جاتا ہے کتنے لوگ مل کر پڑھتے ہیں، پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے، ایک بیٹھک میں پڑھا جاتا ہے یا تین دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جاتی ہے، مسجد میں پڑھا جاتا ہے یا گھر میں، جواب عطا فرمادیں۔

جواب

مقدمات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یا مصائب ومشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیت کریمہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اس آیت کو ایک ہی مجلس میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے کا معمول ہے، پڑھنے والوں کی تعداد کتنی بھی ہوسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پڑھنے والے لوگوں کی تعداد گیارہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ ایک شخص تقریباً گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ سکے اور اگر کوئی ایک شخص اس آیت کا ختم کرنا چاہے تو اس کو زیادہ سے زیادہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے لیکن ختم کا فائدہ اسی وقت ہے جب ختم ایک ہی نشست میں ہو، دو چار نشستوں میں نہ ہو۔

یہ بات واضح رہے کہ آیت کریمہ جلالی آیت ہے اس لئے کسی فرد واحد کا گیارہ ہزار سے زیادہ پڑھنا ٹھیک نہیں ہے، بہت سے لوگ سوا لاکھ بیجوں پر پڑھتے ہیں، اس طرح پڑھنے سے آیت کریمہ کا ختم صحیح تعداد کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے۔ اگر پڑھنے والوں کی تعداد گیارہ سے بھی زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں، آسانی کے ساتھ ختم پورا کرنے کے لئے تعداد ۲۱ تک بھی کی جاسکتی ہے۔ اس صورت میں ایک شخص تقریباً ۵ ہزار مرتبہ پڑھ سکے گا اور تیز پڑھنے والے زیادہ تعداد میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

آیت کریمہ کا ختم گھر میں بھی کیا جاسکتا ہے اور مسجد میں بھی لیکن آیت کریمہ کا ختم باوضو ہونا چاہئے اور نہایت سنجیدگی اور خاموشی کے ساتھ ہونا چاہئے، یہ آیت جلالی ہے، اس کا ادب واحترام حد سے زیادہ کرنا چاہئے، دوران ختم آپس میں باتیں کرنا یا موبائل وغیرہ کی طرف دھیان دینا ایک طرح کی بے ادبی ہے اس طرح کی بے ادبی سے پرہیز کرنا چاہئے، یہ بات بھی یاد رہے کہ نہایت مجبوری میں اس طرح ختم کریں، اس کو عادت یا رسم نہ بنائیں ورنہ فائدے کے بجائے نقصان سامنے آئے گا اور آیت کریمہ کی توہین ہوگی۔

حالات کی ستم ظریفیاں

(سوال از: (نام مخفی)

بعد سلام کے یہ خط میں بہت امید سے لکھ رہا ہوں زندگی میں اتنے اتار چڑھاؤ آئے کہ میں لکھ بھی نہیں سکتا ہوں، شادی کے بعد دو لڑکے ہوئے دونوں ایک ایک سال کے ہوکر ختم ہوگئے، دنیا کا ہر علاج کرایا، اسکے بعد ۹ سال کی بیٹی کا انتقال ہوا، اسکول سے گھر آئی، منجھلا روزہ تھا سب افطار کے لئے بیٹھے تھے وہ ہاتھ دھونے گئی اور پلٹ کر دوبار بولی کہ امی سانس نہیں آرہا ہے اور ختم ہوگئی اس کے بعد کاروبار بھی ختم ہوگیا، ماں باپ بیمار پڑ گئے اور آخر میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کا علاج بھی نہیں ہوسکا اور ان کا انتقال ہوگیا۔ میرے اوپر کیا گزر رہی ہے میں ہی جانتا ہوں، میری پوری زندگی پریشانیوں میں کٹی جب بھی کاروبار اچھا چلا تبھی کچھ رکاوٹیں آئیں اور کاروبار بند ہوگیا، پوری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا، ساری زندگی پریشانیوں میں کٹ گئی۔ اب پھر کچھ دنوں سے کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا، بیٹی کی شادی بھی بہت اچھے سے اللہ پاک نے کرادی، بہت سے لوگ اس بات سے جل گئے، بیٹی کی شادی کے بعد کاروبار ایک دم ختم ہوگیا، اب کی بار کچھ لوگوں نے چال چل کر میرا کام ختم کرادیا جو کہ مجھے مال بھی بنا کر دیتے تھے۔ انہوں نے ڈائریکٹ کام کرنے کی سوچی، پورا ڈیڑھ سال ہوگیا ہے کاروبار بند ہوئے، گھر میں کھانے تک کو نہیں ہے، میں نہیں کھاؤں برداشت کرسکتا ہوں مگر بچیوں کو بھوکا نہیں دے سکوں گا یہ برداشت نہیں ہوتا ہے، میں ایک بدنصیب باپ ہوں۔ اب جینے کو دل نہیں کرتا، میں نے سب کارخانے والوں کو

اپنی حالت بتائی کہ مجھے مال دو میرا کام چلوادو مگر ان میں رحم نام کی چیز نہیں، ان کا کچھ میرے اوپر باقی رہ گیا تھا میں نے سمجھایا کہ کام چل گیا تو وہ پیسہ بھی اتار دوں گا، میں ایک ایماندار سب کا دینا چاہتا ہوں، ساری زندگی ایمانداری سے گزاری، ہر کسی کی عزت کرتا ہوں، کبھی کسی کو کچھ نہیں بولا، کبھی کسی برائی نہیں کرتا ہوں مگر اب عزت پر بن آئی ہے۔

ایک ابراہیم نام کا کارخانہ والا ہے وہ لڑنے کو تیار ہے، ایسی زندگی جینے کو دل نہیں کرتا، بس اپنے بیوی اور بچوں کی خاطر جینا چاہتا ہوں جو بھی کوشش کام چلانے کی کرتا ہوں، یہی لوگ رکاوٹیں بھی ڈالتے ہیں ہر کام میں رکاوٹیں ہیں، اتنا بڑا کاروبار ایک دم ختم ہوگیا، اللہ پاک سے یہی دعا مانگتا ہوں کہ تو مجھے روزی دیدے اور عزت بنائے رکھنا، میرے کاروبار پر کسی نے بندش تو نہیں کرادی، کوئی آدمی ساتھ نہیں دے رہا ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے ساری دنیا میری دشمن ہوگئی ہے، گھر میں کھانے کو نہیں کام بالکل بند ہوگیا ہے، ایسے میں آدمی کیسے جئے، ساری زندگی پریشانیوں میں کٹ گئی اور اب جو پریشانی آئی ہے یہ وقت تو کٹ ہی نہیں رہا ہے، آپ کو بہت امید سے خط لکھ رہا ہوں کہ آپ میری مدد کریں گے، مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ یہ حالات سدھر جائیں، قرضے عزت کے ساتھ اتر جائیں اور کوئی پریشان نہ کرے، میری زندگی میں اتنی پریشانیاں کیوں ہیں۔ میرا کاروبار کیوں ٹوٹ جاتا ہے، پیسہ ایک دم ختم ہوجاتا ہے، میں ان پریشانیوں سے ٹوٹ چکا ہوں، جب گھر کا خرچ بھی نہیں چلاسکتا تو میری زندگی کس کام کی۔

آپ سے گزارش ہے کہ میرے بارے میں دیکھئے جو آپ پڑھنے کو بتائیں گے دل سے پڑھوں گا اگر کوئی بندش ہے تو وہ بھی دیکھئے۔ آپ کا احسان ہوگا میری زندگی کے اوپر، میرا کاروبار چل جائے، عزت بنی رہی اور میں سب کا پیسہ اتار دوں، اپنے گھر کا خرچ عزت سے چلاسکوں، یہ زندگی عزت اور سکون کے ساتھ گزر جائے۔ میرے نام کا عدد کیا ہے، میرے نام کا اسمائے حسنیٰ کیا ہے، کیا مجھے کوئی پتھر، انگوٹھی میں پہنا جائے، اگر پہننا چاہئے تو کونسا پہننا چاہئے۔ آج میرے حالات ایسے ہیں کہ میں انتظار نہیں کرسکتا، کیسے بھی فوراً جواب دیجئے میں بے صبری سے انتظار کروں گا، آپ کا احسان ہوگا میرے اوپر، آپ سے ہاتھ جوڑ کر گزارش کررہا ہوں۔

جواب

جس طرح اس دنیا کے مختلف علاقوں میں موسم ایک جیسا نہیں رہتا کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی ہے، کبھی برسات ہے، کبھی خشک موسم ہے، اسی طرح انسانوں کی تقدیر کا موسم بھی ایک جیسا نہیں رہتا، کبھی دکھ کا زمانہ آتا ہے کبھی سکھ کا، کبھی یسر کا دور آتا ہے کبھی عسر کا، کبھی آسانیوں کے لمحات میسر آتے ہیں اور کبھی مشکلات کی گھڑیاں انسان کا پیچھا کرتی ہیں، ایسا بھی ایک دور آتا ہے کہ جب انسان مٹی کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور ایسا بھی ایک وقت ہوتا ہے کہ جب انسان سونے کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ جب انسان کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے یا وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو انسان بار بار غلطیاں کرتا ہے لیکن غلطیاں کرنے کے باوجود اس کو فائدہ ہوتا ہے اور اس کے کاروبار میں ترقی ہوتی ہے اور جب انسان کا ستارہ گردش میں ہوتا ہے یا وہ رجعت میں ہوتا ہے تو پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ احتیاط سے اپنے قدم اٹھاتا ہے، بہت سوچ سمجھ کر بیوپار کرتا ہے لیکن اسے نقصان ہوتا ہے اور ہزار کوششوں کے باوجود اس کا کاروبار ڈوبتا چلا جاتا ہے، عام طور پر لوگ اللہ کی بنائی ہوئی تقدیروں پر یقین نہیں کرتے، انہیں عروج ملتا ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوششوں اور جدوجہد کی وجہ سے ترقی ہورہی ہے اور جب کاروبار کی کشتی ہچکولے کھاتی ہے یا ڈوبنے لگتی ہے تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرادیا ہے اور کسی بدخواہ نے ہماری بندش کرادی ہے۔ اس طرح کی سوچیں انسان کو ٹینشن میں مبتلا رکھتی ہیں اور انسان جب دوسروں سے خواہ مخواہ بدظنی میں مبتلا رہتا ہے تو پھر وہ صحیح راستوں پر اپنی جدوجہد جاری نہیں رکھ پاتا وہ بدگمانیوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ بازاری قسم کے عاملین اس سوچ وفکر کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ چنگاریوں کو شعلہ بنانے کے لئے الٹی سیدھی باتوں کا تیل چنگاریوں پر ڈالتے ہیں اور لوگوں کی سوچ وفکر میں ایک آگ بھڑک اٹھتی جو کبھی بجھنے نہیں پاتی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ جادو، بندش اور کرنی کرتوت کی کوئی حقیقت نہیں، بے شک یہ تمام حرکتیں اس دنیا میں ہورہی ہیں، لوگوں پر جادو بھی کئے جارہے ہیں ایک دوسرے کے کاروبار کو بند کرنے کی بذریعہ سفلی عمل جدوجہد بھی ہورہی ہے اور غلط قسم کے سفلی عاملین کی طرف سے کرنی کرتوت کا ایک گندہ کاروبار جگہ جگہ چل رہا ہے اور اللہ کے بندے یقیناً

اس کی لپیٹ میں آکر بہت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ہمارے کہنے کا منشا یہ ہے کہ ان تمام باتوں کی ایک حقیقت ہے لیکن ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا، اس دنیا میں ڈوبنے کی دوسری وجوہات بھی ہوتی ہیں، ان وجوہات کو بالکل ہی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ جنات کی کارستانیوں کی وجہ سے بھی تباہیاں آتی ہیں، اپنی بے شمار غلطیوں اور حماقتوں کی وجہ سے بھی کاروبار کا ستیاناس ہوتا ہے اور ستاروں کی گردشوں کی وجہ سے بھی چلتے چلاتے کاروبار رک جاتے ہیں اور ترقیاں دم توڑ دیتی ہیں۔ ہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کی نظر بد اور ہائے ہائے بھی ترقیوں میں بریک لگا دیتی ہے اور چلتی ہوئی گاڑیاں کسی حادثہ کا شکار ہو جاتی ہیں یا ان کے پہیوں میں پنچر ہو جاتے ہیں، انسان کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ زندگی کے حالات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے، دھوپ سائے اندھیرا اجالا، دکھ سکھ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے، دور اندیش لوگ گرمی کے دور میں آنے والی سردیوں کے کپڑے تیار کر لیتے ہیں اسی طرح سمجھ دار لوگ جوانی کے دور میں بڑھاپے کی سہولتیں اپنے دامن میں سمیٹ کر رکھتے ہیں اور صاحب عقل لوگ اچھے دور میں برے دور کی کچھ نہ کچھ تیاری رکھتے ہیں، جو لوگ ترقی کے دور میں یہ نہیں سوچتے کہ برا وقت بھی آسکتا ہے، اس دور کے لئے کچھ پس انداز نہیں کرتے، ایسے لوگ تنگی کے دور میں بہت دکھ اٹھاتے ہیں اور بہت ہاتھ پیر ملتے ہیں۔

عزیزم ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ گردش میں ہیں اور نظر بد کا بھی شکار ہیں، کچھ لوگوں کی ہائے ہائے نے بھی آپ کو نقصان پہنچایا ہے، اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ آپ پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھیں اور ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنالیں، نماز فجر کے بعد دو سو مرتبہ "یارزاق" اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ "یاواسع" پڑھا کریں، اپنی گرتی ہوئی حالت کی شکایت اپنے رب سے کریں اور لوگوں سے بدگمانی کر کے اللہ کی ناراضگی مول نہ لیں۔ اگر لوگوں نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے تو اس کا بدلہ ان سے اللہ ہی لے گا اور اگر لوگوں نے آپ کا برا نہیں کیا تو ان سے بدگمانی رکھ کر آپ خواہ مخواہ گناہگار بنیں گے اور اللہ کی رحمتوں سے دور ہو جائیں گے۔

کاروبار اور روزگار کے سلسلہ میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور خود اپنے حق میں دعا بھی کرتے رہیں، کوئی بھی بندہ جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں خود اپنا دامن پھیلاتا ہے تو پروردگار کو بہت خوشی ہوتی ہے اور وہ بندے کے حسن ظن اور گمان سے زیادہ عطا کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور بے شک وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے، سچ تو یہ ہے کہ ہم سے مانگنے کا بھی ڈھنگ نہیں آتا اور ہم دعائیں مانگنے کے سلیقے سے بھی محروم ہیں ورنہ در کریم سے بندوں کو کیا نہیں ملتا۔

ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کی پابندی کے ساتھ مذکورہ وظائف کا اہتمام کریں اور عشاء کے بعد جب رات نصف کے قریب ہو جائے تو گھر کے صحن یا گھر کی چھت پر ننگے سر ننگے پاؤں کھڑے ہو کر "یامسبب الاسباب" پانچ مرتبہ پڑھا کریں، انشاءاللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ بدنصیبی کی کالی گھٹائیں چھٹ جائیں گی اور مطلع بالکل صاف ہو جائے گا، اندھیرے بھی چھٹ جائیں گے اور اجالے آپ کی زندگی میں پھر بکھر جائیں گے اور خوشیاں آپ کے گھر کے دروازے پر پھر دستک دیں گی اور آپ کو پھر اللہ کے فضل و کرم سے وہ سب عطا ہوگا جو آپ سے چھین لیا گیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو تمام مسائل، تمام مصائب اور تمام کلفتوں سے نجات دے اور آپ کی تمام ضرورتیں اور تمام مرادیں پوری فرمائے آمین ثم آمین۔

طالب علمانہ سوالات

سوال از: شمیم بیگم ـــــــــــــ ممبئی

خدا آپ کو ہزاروں سال کی زندگی کے ساتھ صحت کاملہ عطا کرے آمین۔ آپ کی رہنمائی میں تحفۃ العاملین کا مطالعہ جاری ہے، اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۹۱ پر رجال الغیب کی عزیمت کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ بہ مطابق آپ کے جس طرف رجال الغیب ہوں ان کی طرف رخ کر کے عزیمت پڑھے پھر رجال الغیب کی طرف پشت کر کے عمل شروع کرے۔

میری الجھن یہ ہے کہ کیا ایک، تین، سات، گیارہ دن کے اعمال بھی اس طرح کرنے ہیں کہ رجال الغیب کی طرف پشت کی جائے، اگر عمل جاری ہے اور مؤکل وغیرہ کی حاضری ہو تو رخ اسی طرف رکھے؟ تو

پھر عمل مؤکل کی حاضری کے وقت مؤکل سے بات کیسے کریں کیوں کہ رخ تو فرض کریں کہ مشرق کی طرف ہے، پشت مغرب کی طرف تو پھر مؤکل سے کیسے بات کریں، کیا مؤکل بھی مشرق کی سمت سے حاضر ہوں گے یا پھر کیسے؟

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء میں باب المؤکلات صفحہ نمبر ۹ پر آپ نے لکھا ہے کہ رجال الغیب کی طرف سمتوں کا خیال کرتے ہوئے ہر روز اور ہر رات اپنا رخ بدلتے رہیں، کیا ایک دن کا عمل بھی رجال الغیب کی سمت کا دھیان رکھتے ہوئے کریں؟ مؤکلات نمبر میں ہر عمل کرنے کے بارے میں لکھا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے عمل کرے تو پھر رجال الغیب کا مسئلہ کیسے حل ہوگا؟

آپ کے مطابق مرد وخواتین مؤکلات کی حاضری کا عمل کر سکتے ہیں اگر طلسماتی دنیا کے ۲۰۰۳ء کے صفحہ نمبر ۱۳۴ پر سورۂ کوثر کی حاضری برائے مؤکل اگر کرنی ہو تو اس میں تحریر ہے کہ مینڈک کی چربی کا چراغ روشن کرے، مجھے تعجب ہوا کہ مینڈک کی چربی ملتی ہے اگر ملتی ہے تو کہاں سے حاصل کریں۔ صفحہ نمبر ۱۱۰ طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء پر آپ نے لکھا کہ خواتین وحضرات جلد از جلد مؤکل کی حاضری چاہتے ہیں تو بعد نماز تہجد یا فجر دعائے حزب البحر پڑھے، مہربانی فرما کر دعائے حزب البحر اگر روانہ کریں یا اشاعت کریں تو ہر فرد وعورت کو فائدہ ملے۔

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ نمبر ۱۱۰ پر سورۂ اخلاص کا عمل تحریر ہے، اس میں پورا عمل کھڑے ہو کر پڑھنا ہے یا صرف عزیمت ہی کو کھڑے ہو کر پڑھنا ہے کیوں کہ ایک جگہ آپ نے اسی عزیمت کو لکھا ہے جہاں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھنا ہے یہ تحریر نہیں ہے، کیا کوئی با مؤکل عمل ذوجسدین، منقلب مہینہ میں کر سکتے ہیں؟ آپ نے ربیع الاول مہینہ کو نحس ومنقلب مہینہ کی فہرست میں شمار کیا ہے اس مہینہ میں آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو کیا یہ مہینہ نحس ومنقلب ہوا؟ مانا کہ کوئی با مؤکل عمل کا چلّہ سعد وثابت مہینہ میں شروع کیا اور اس عمل میں کامیابی نہیں ملی تو کیا باقی دو چلّے ذوجسدین منقلب یا نحس ومنقلب میں بہ ترتیب کر سکتے ہیں؟ یا پھر ثابت وسعد مہینہ کا انتظار کر کے دوسرا اور تیسرا چلّہ پورا کرے۔

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ ۵۳ پر آگے جتنے سورۂ کافرون، سورۂ فلق، سورۂ ناس، جن میں سات مرتبہ عمل تسخیر پڑھنا ہے لیکن عمل کی مدت درج نہیں ہے کہ عمل کتنے دن کرنا ہے۔ سورۂ کافرون کے مؤکل کی حاضری (تسخیر) میں آپ نے لکھا ہے کہ شروع دن میں عجیب وغریب واقعات شروع ہو جاتے ہیں، مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ہر سورت کا عمل کتنے دن کرنا ہے بعض جگہ احرام باندھ کر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، مرد حضرات ایسا لباس بغیر سلا پہن کر عمل کر سکتے ہیں تو خواتین کے لئے کیا اجازت ہے۔ طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ نمبر ۴۳ پر سورۂ اخلاص کا عمل درج کیا گیا ہے جس میں مؤکل کو کس طرح حاضر کرے یہ درج نہیں ہے۔ اس ماہنامہ میں آپ نے کئی جگہ لکھا ہے کہ دریا چاہ، چشمے کا پانی استعمال کرے، شہروں میں تو صرف نلوں کا پانی ہی استعمال ہوتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرے؟ کئی جگہ بغیر سلا ہوا کپڑا استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، عورتوں کے لئے کیا حکم ہے؟

مندرجہ ذیل سورت کے مؤکل کی حاضری کے لئے اجازت چاہتی ہوں۔ ۲۰۰۳ء کے طلسماتی دنیا صفحہ نمبر ۴۶ عمل سورۂ یٰسین ۴۱ یوم کا عمل (۲) صفحہ ۴۲ حاضری بچہ مؤکل (۳) تسخیرات مؤکلین صفحہ ۵۳ سے ۵۴ کوئی بھی ایک عمل، ان اعمال میں عمل کتنے دن پڑھنا ہے تحریر نہیں کیا گیا (۴) عمل نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۲۶ تین دن کا عمل ہے (۵) صفحہ ۲۹ پر عمل نمبر ۱۸، (۶) صفحہ ۳۰ پر عمل نمبر ۲۰، صفحہ نمبر ۳۲ پر عمل نمبر ۲۶، ۲۷، صفحہ نمبر ۵۹ کلمہ طیبہ کی دعوت برائے حاضری مؤکل۔ مذکورہ اعمال میں سے کسی بھی ایک عمل میں حاضری کے بعد۔ میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور خدا کی بارگاہ میں آپ کے لئے اور آپ کی آل واولاد اور خاندان کے بزرگوں کے لئے دعا کروں گی اور کرتی بھی ہوں، خدا نے آپ کو میرے استاد کے لئے چن لیا ہے، خاص بات یہ ہے کہ یٰسین شریف کے ابتدائی چلّے میں آپ نے کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں لکھا تھا مگر آپ میرے استاد ہیں، آپ سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی، چلّہ کے تین مہینے اچھے گزرے، اس کے بعد عمدہ اور دل خوش کرنے والے خواب آنا بند ہو گئے جس کی وجہ سے میری ہی غلطی ہے، میری ناسمجھی سے ایسا ہوا جو بھی ہوا اس میں ارادتاً کچھ نہیں ہوا، غیر ارادی طور پر ہوا، میں نے قلب قرآن کا چلّہ بھی کیا جس میں کوئی بشارت، کرامت ظاہر نہیں ہوئی جب کہ آپ نے لکھا ہے کہ کوئی بشارت یا کرامت ظاہر ہو تو کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں، قلب قرآن کے چلّہ کے بعد کسی بھی عمل کو کرتی ہوں تو عمل میں

ناکامی ملتی ہے، آپ میرے استاذ ہیں، بتائیے ایسا کیوں ہورہا ہے جب کہ عمل کے دوران میں مکمل پرہیز جلالی، جمالی، ترک حیوانات کا خیال کرتی ہوں، دھیان رکھتی ہوں یہاں تک کہ بازار کی کوئی چیز، پانی بھی نہیں پیتی کالی چائے پیتی ہوں۔

میں نصیب میں ہی کیوں محرومیاں ہیں جہاں بھی کام کے لے بات کرتی ہوں ناکامی ملتی ہے، میری غلطی کا کفارہ کیا ہے کیسے کفارہ کروں جس سے مؤکلات خوش ہوں اور عمل میں کامیابی ملے، میری غربت کا یہ حال ہے کہ اگر ٹیوشن نہ کروں تو گھر میں چولہا بند ہوجائے، فاقہ کرنے پڑیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ستمبر ۲۰۱۷ء صفحہ نمبر ۳۵ پر جو عمل ہے اسے شروع کیا ایک رات مکمل عمل کیا، دوسری رات سے ایسی تکلیف ہوئی کہ عمل درمیان میں چھوڑنا پڑا کیا وہی عمل دوبارہ کرسکتی ہوں؟ یہ عمل سورۂ نمل کا ہے کیا اس عمل میں مجھے کامیابی ملے گی؟ میں یہ عمل کسی لالچ کی وجہ سے نہیں کرنا چاہتی بلکہ اپنی غربت مفلسی کو دھیان میں رکھتے ہوئے کرنا چاہتی ہوں اور آپ سے اجازت چاہتی ہوں، کیا اس عمل میں بھی مجھے رجال الغیب کا دھیان رکھنا ہے؟ مولانا مجھے اپنی غلطی کا کفارہ کیسے کرنا چاہئے جب کہ میں صلوٰۃ التوبہ پڑھتی ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایصال ثواب کی نیت سے نماز پڑھتی ہوں، میرے لئے اور کونسا کفارہ کرنا ہے بتایئے جس سے مؤکل کی حاضری ہو اور میں دوسروں کی مدد کرسکوں۔

مولانا میرے پاس زندگی جینے کے لئے زیادہ وقت نہیں ہے، جتنا بھی وقت ہے میں اچھے اعمال کرنا چاہتی ہوں جس سے سب کو فائدہ ملے، میرے لئے مؤکل کا کوئی ایسا عمل بتائیں جس میں مجھے کامیابی ملے، آپ کا احسان قیامت میں بھی چکایا نہیں جاسکتا، آپ کے ادارے سے کچھ رقم گھر خرچ کے لئے ملے تو احسان ہوگا، مولانا میں رزق کے لئے ہر عمل کو کرتی ہوں جو مجھے کرنا چاہئے بہت مجبوری میں، میں نے دست سوال کیا، مجھے کوئی تو ایسا راستہ بتایئے جس سے میرے حالات سدھریں، میں عملیات کرتے کرتے تھک گئی ہوں کوئی ایک بھی عمل کامیاب نہیں ہورہا ہے، کچھ عملیات میں لکھا ہوا ہے کہ کمرہ مکمل ساز وسامان سے خالی ہونا چاہئے، ممبئی میں چھوٹے چھوٹے گھروں میں ایسا ممکن نہیں ہے، دریا کے کنارے، سمندر کے کنارے عمل کرے تو عورتوں کو رات کے بارہ بجے سمندر کے کنارے بیٹھا دیکھ کر لوگ بدچلن عورت کہیں گے، کردار پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے، پولیس بھی پوچھ تاچھ کرتی ہے، بتایئے کروں تو کیا کروں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ۲۰۱۷ء جنوری فروری صفحہ ۴۵ پر آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت کا عمل ہے، پہلا عمل سمجھ میں آیا، دوسرا عمل یوں لکھا ہے کہ ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور سات مرتبہ عمل دعوت مگر کتنے دن پڑھنا ہے، درج نہیں ہے کیا طریقہ ہے بتایئے۔ مولانا بہت مجبوری کی حالت میں اپنی غربت اور مفلسی کو دور کرنے کے لئے سورۂ نمل کی آیت کا عمل پڑھنے کی اجازت چاہتی ہوں، کیا اس عمل میں بھی رجال الغیب کی طرف پشت کرکے عمل کرنا یا پھر کعبہ کی طرف رخ کرکے عمل کرنا ہے؟

آپ کے بتائے گئے ابتدائی ریاضتوں کو مکمل کرنے کے قریب ہوں، نقش کی زکوٰۃ چاروں عناصر سے مثلث کی مکمل ہوگئی اور مربع کی عناصر میں صرف آتشی چال کرنے کی مشق جاری ہے، پہلے جو مثلث کی چال چاروں عناصر سے مکمل تو ہوگئی مگر بادی چال سے جو نقش بنائے گئے ہیں ان کو کسی درخت پر باندھنے کی ہدایت ہے، باندھتے وقت کسی شخص کے دیکھنے پر میری محلے میں بدنامی ہوگی، آپ سے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتی ہوں کہ میں مربع کی چاروں عناصر سے صرف آتشی چال کی زکوٰۃ دینا چاہتی ہوں اور وہی مشق جاری ہے، کئی بار ٹیوشن کی وجہ سے صبح ہی سے گھر سے نکلنا پڑتا ہے اور زوال کا وقت نکل جاتا ہے اور شام کو ۶، ۷ بجے گھر واپسی ہوتی ہے، ایسی حالت میں مشق رک جاتی ہے اور ایک اور آگے شمار کرنا پڑتا ہے اس لئے صرف آتشی چال کی زکوٰۃ دے رہی ہوں، برائے مہربانی آپ کی طرف اس بات کی توجہ دلانا چاہتی ہوں، معذرت چاہتی ہوں، ایک، ایک عنصر کی زکوٰۃ ادا کررہی ہوں سب ساتھ میں نہیں، اگلے دو مہینہ ذوجسدین منقلب اور نحس ومنقلب ہے اس سے پہلے میرے مسائل کو نزدیکی شمارے میں جگہ مل جائے تو ثابت وسعد مہینہ میں عمل کی شروعات کروں جس کے لئے پہلے ہی سے تیاری کروں۔

شاگردی کا کتابچہ بھیجنے کی کوشش کریئے ان ہی دنوں میں مل جائے تو آپ کی شکر گزار رہوں گی، پچھلے خط میں شناختی کارڈ کے ساتھ ۴ عدد فوٹو بھی روانہ کئے ہیں، جوابی لفافہ بھی ساتھ میں ہے۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ اب آہستہ آہستہ آپ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے روحانی عملیات کی گہرائیوں میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ اصول کی بناپر ایک دن آپ روحانی عملیات کی لائن میں یقینی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں گی اور آپ کو گوہر مقصود حاصل ہوجائے گا۔ ہم نے تحفۃ العاملین میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ کوئی بھی باموکل عمل کرتے وقت رجال الغیب کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے، تاریخ وار اس بات کی نشاندہی کردی گئی ہے کہ عامل اپنی نشست اس انداز میں رکھے کہ رجال الغیب کی طرف عامل کی پشت ہو، مثلاً اگر کسی تاریخ میں رجال الغیب شمال کی طرف ہوں تو عامل کا رخ جنوب کی طرف ہونا چاہئے، اسی طرح اگر رجال الغیب مشرق کی طرف ہوں تو عامل کا رخ مغرب کی طرف ہونا چاہئے۔ اگر عامل کوئی باموکل عمل صرف ایک دن کے لئے کرے گا تب بھی اس کو رجال الغیب کا سامنا کرنے سے گریز کرنا ہے کیوں کہ ماہرین عملیات کا دعویٰ ہے کہ جس باموکل عمل میں رجال الغیب کا آمنا سامنا ہوجائے اس عمل کی ناکامی یقینی ہے اور ایسی صورت میں رجعت کا بھی امکان ہے اس لئے عامل کو چاہئے کہ دوران عمل اُن تاریخوں کا چارٹ اپنے سامنے رکھے جس میں تاریخوں کے اعتبار سے رجال الغیب کی سمتوں کی تعین کی گئی ہو۔

مینڈک کی چربی کسی بھی تیل نکالنے والے سے نکلوائی جاسکتی ہے، اس کام کے لئے بڑے مینڈکوں کو کام میں لینا چاہئے۔

دعاء حزب البحر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّی وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْم. نَسْئَلُکَ الْعِصْمَةَ فِی الْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالْعَلَامَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُیُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِیْدًا. وَاِنْ یَّقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ مَّا وَعَدَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا.

فَثَبِّتْنَا تین بار پڑھیں، اس کے بعد وَانْصُرْنَا کو بھی تین بار پڑھیں، اس کے بعد پھر آگے کی عزیمت پڑھیں۔

جو یہ ہے۔

وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَیِّدِنَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِسَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِسَیِّدِنَا دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ الرِّیَاحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَالْجِنَّ لِسَیِّدِنَا سُلَیْمٰنَ عَلَیْهِ السَّلَام وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ. وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ کٓهٰیٰعٓصٓ. اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ. وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ. وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحٰفِظِیْنَ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ. وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رِیْحًا طَیِّبَةً کَمَا هِیَ فِیْ عِلْمِکَ وَانْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْکَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَکُنْ صَاحِبَنَا فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَةً فِیْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰی مَکَانَتِهِمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَکَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ. یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ.

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ ○ طٰسٓمٓ ○ حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ ○ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْئُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

یہ بات یاد رکھیں کہ حزب البحر ایک عظیم الشان اور جلالی عزیمت ہے اور اس کی مستقل ایک تاریخ ہے، ہمارے بے شمار اکابرین نے وقتاً فوقتاً اس سے استفادہ کیا ہے اور اس عزیمت کے ذریعہ اپنے مسائل حل کئے ہیں۔ حزب البحر کا عمل جب بھی کریں باوضو کریں اور اگر مکمل تنہائی میں کریں تو افضل ہے۔ دوران عمل کمرہ میں خاموشی ہونی چاہئے یہی اس کا ادب اور احترام ہے۔

ہجری مہینوں میں ثابت اور منفی وغیرہ کی تفصیل یہ ہے۔

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین

یہ تفصیل ہماری اپنی بنائی ہوئی نہیں ہے یہ ماہرین علم نجوم کی تیار کردہ ہے جو تجربات کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ ذوجسدین ہے اس کو منفی نہیں مانا گیا اور منحوس مہینہ تو کسی کو بھی نہیں مانا گیا ہے۔ ماہرین نے ان کی الگ الگ حیثیت یوں بیان کی ہے۔ تاکہ عاملین کو اپنے عمل میں کامیابی ملے اور ان کی محنت رائیگاں نہ جائے، جن مہینوں کو منفی مانا گیا ہے، ان مہینوں میں عام طور پر عمل ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں۔ ذوجسدین مہینوں میں دونوں پہلو ہوتے ہیں اس لئے ان مہینوں میں بھی عمل کئے جاسکتے ہیں لیکن ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ باموکل والے اعمال میں ثابت مہینوں کو ترجیح دینی چاہئے، لاریب ربیع الاول کے مہینہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی لیکن آپ اس پر بھی غور کریں کہ اسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی ہوا۔ اس لئے اس مہینہ کو ذوجسدین مانا گیا۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ ہجری مہینوں کی یہ تشریح محض روحانی عملیات کے لئے ہے وہ بھی بالخصوص وہ عملیات جو موکل تابع کرنے سے تعلق رکھتے ہیں یا تسخیر ومحبت کے لئے کئے جاتے ہیں، باقی دین ودنیا کے دوسرے امور میں ان مہینوں میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے، جیسے کچھ لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں لیکن شرعاً کوئی مہینہ منحوس نہیں ہے اور جو لوگ محرم یا صفر میں بیاہ شادی وغیرہ کو ناجائز سمجھتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔

آپ کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ کوئی بھی عمل اٹھانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ مہینہ کونسا ہے، بے سوچے سمجھے عمل نہ کریں تو بہتر ہے، آپ ہمیشہ باموکل عمل کے لئے ثابت مہینے کو فوقیت دیں، اگر طویل انتظار کرنا ممکن نہ ہو تو ہر عمل ذوجسدین مہینہ میں کیا جاسکتا ہے لیکن منقلب مہینہ میں عمل کرنے کی کبھی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی کا بھی اندیشہ رہے گا اور رجعت کا بھی۔

آپ نے سورۂ اخلاص والے عمل کو غور سے نہیں پڑھا۔ موکلات نمبر میں صفحہ نمبر ۱۱۰ پر جہاں عمل سورۂ اخلاص باموکل لکھا ہوا ہے وہاں بہ الفاظ صریح یہ ہدایت کی گئی ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر تین بار چاروں قل پڑھ کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر دم کریں اور اسی انگلی کے اشارے سے چاروں طرف حصار کریں، پھر بیٹھ کر سورۂ اخلاص ۱۶۷ مرتبہ پڑھیں، گویا کہ سورۂ اخلاص بیٹھ کر پڑھنی ہے کھڑے ہوکر نہیں اور کس طرح پڑھنی ہے یہ طریقہ بھی موکلات نمبر میں لکھا گیا ہے۔ اس عمل کو کرنے سے پہلے غور وفکر کے ساتھ پڑھ لیں اور وہاں جو نقش دیا گیا ہے

اس کو صحیح طریقہ سے بنالیں۔

مؤکلات نمبر صفحہ ۵۳ سے ۵۷ تک قرآن حکیم کی سورتوں کے جو نقوش اور جو عمل مؤکل تابع کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں ان کے پڑھنے کے لئے کم سے کم سات دن یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ دن کا اہتمام کریں اور اگر پھر بھی کامیابی نہ ملے تو مزید سات دن پھر عمل کریں، اس طرح یہ کل ۲۱ دن ہوں گے، انشاء اللہ ۲۱ دن میں کامیابی یقیناً مل جائے گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی خاص عمل میں احرام کی شرط صرف مردوں کے لئے ہوتی ہے، عورتوں کے لئے نہیں عورتوں کو ایسے عمل میں سفید چادر اوڑھنی چاہئے اور اس چادر کو اس طرح اوڑھنا چاہئے کہ سر کے بال اس میں چھپ جائیں۔ عورتوں کے لئے سلا ہوا کپڑا بھی ممنوع نہیں ہے۔ جن عملیات میں مردوں کو سلا ہوا کپڑا نہ پہننے کی ہدایت کی جاتی ہے عورتیں ان عملیات میں بھی سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں لیکن انہیں کوئی چادر اپنے بدن پر ڈال کر عمل کرنا چاہئے، ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

مؤکلات نمبر میں آپ نے جن اعمال کی اجازت طلب کی ہے ہم ان اعمال کی آپ کو اجازت دیتے ہیں لیکن آپ ان اعمال سے گریز کریں جن میں ترک حیوانات کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور ان اعمال سے بھی گریز کریں جن میں ۴۰ دن کی قید ہو، آپ صرف ان اعمال کو فوقیت دیں جو کم سے کم تین دن یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ دن میں مکمل ہو جاتے ہوں۔ عمل کا انتخاب کرتے وقت ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ عمل کی عزیمت مشکل نہ ہو، اس کی تعداد زیادہ نہ ہو، اس کو پڑھنے کے لئے ۲۱ دن تک محدود ہو، اسی میں آپ کی عافیت ہے اور اسی میں کامیابی کے امکانات ہیں۔ جو عمل ۲۱ روز سے زیادہ کے ہوتے ہیں ان میں پرہیز کا اہتمام کرنا بالخصوص عورتوں کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ با مؤکل والے عملوں میں پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کئے جاتے ہیں خواہ عمل کے ساتھ پرہیز لکھا ہو یا نہ لکھا ہو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے اگر کسی جگہ نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہو اور وہاں وضو کا ذکر نہ ہو تو وضو تو کرنا ہی پڑے گا کیوں کہ کوئی نماز وضو کے بغیر جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بھی مثبت عمل کے آگے پیچھے درود شریف پڑھنا لکھا ہو یا نہ لکھا ہو تو درود شریف تو پڑھنا ہی چاہئے کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا بھی قبول نہیں ہوتی عمل کیسے کامیاب ہوگا۔

اسی طرح کسی صاحب کتاب نے پرہیز کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو مؤکل والے تمام عملیات میں پرہیز کرنا ہی چاہئے اور رجال الغیب کا بھی اہتمام کرنا چاہئے خواہ اس کا ذکر ہو یا نہ ہو۔

طلسماتی دنیا ۲۰۱۰ء کے جس عمل کا آپ نے ذکر کیا ہے اور اس عمل میں آپ کو کامیاب نہیں ملی ہے تو اس عمل کو آپ دوبارہ کریں اور پرہیز وغیرہ کا اہتمام رکھیں، ممکن ہے کہ آپ کو اس بار کامیابی مل جائے۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کی محنت اور لگن کو رائیگاں نہ ہونے دے اور آپ کو بھرپور کامیابیوں سے سرفراز کرے۔

جو عمل دریا وغیرہ کے کنارے پر یا کسی مزار پر پڑھے جاتے ہیں وہ صرف مردوں کے لئے ہوتے ہیں عورتوں کے لئے یہ عمل جائز نہیں ہیں۔ آیت الکرسی کے جس عمل کا آپ ذکر کر رہی ہیں وہ سات دن تک پڑھنا ہے انشاء اللہ سات دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور کامیابی ملے گی۔

نقوش کی زکوٰۃ چاروں عناصر ہی سے دینی چاہئے تب ہی ادا ہوگی جو نقش درخت پر بندھوائے جاتے ہیں یا جو نقش دریا میں بہائے جاتے ہیں انہیں اکٹھا کر کے آپ کسی اور سے بھی دریا میں ڈلوا سکتی ہیں یا درخت پر بندھوا سکتی ہیں لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے لکھنے آپ ہی کو پڑیں گے اور ان کو روز کے روز ٹھکانہ سے لگانا ضروری نہیں ہے، بلکہ انہیں سات دن میں، دس دن میں یا سب کے سب اکٹھے بھی آپ ٹھکانہ لگا سکتی ہیں۔ زمین میں آپ نقش خود دبا دیں اور آگ میں خود ہی جلا دیں، صرف ایک نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے سے بات نہیں بنے گی۔

بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے کسی خط کا جواب بروقت دینا ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا، پھر طویل خطوں کو پڑھنے کے لئے فرصت کے لمحات درکار ہوتے ہیں اس لئے آپ کا یہ لمبا چوڑا خط پڑھنے میں پھر اس کا جواب دینے میں جو بھی تاخیر ہوئی ہے اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں اور یہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ آئندہ ہم پر رحم کھاتے ہوئے اتنے طویل خط لکھنے کی زحمت نہ کریں۔ ہماری زندگی میں اللہ کے فضل

[illegible] سے بھی نعمتیں موجود ہیں لیکن جسے کہتے ہیں فرصت اس سے ہم محروم ہیں اس لئے طویل خطوں کو پڑھنا پھر ان کا جواب دینا ہمارے لئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اپنی کسی غلطی کی تلافی کرنے کے لئے بہت پریشان ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ کسی طرح بھی آپ کی غلطی معاف ہوجائے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ جو بھی بھول چوک آپ سے سرزد ہوگئی ہو اس کی معافی کے لئے اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کیجئے، سچ مچ کی ندامت اور چند آنسو اور آئندہ پھر کبھی نہ کرنے کا عہد کسی بھی غلطی کو معاف کرانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارا رب بے شک غفور رحیم اور بے شک وہ اپنے بندوں کی بڑی بڑی خطاؤں کو معاف کردیتا ہے، بس شرط یہی ہے کہ ہم دل کی گہرائیوں سے اپنی خطاؤں کو خطائیں سمجھیں، ان کی تاویل نہ کریں اور اللہ کو اپنا رب تسلیم کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہوئے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کریں، آپ اسی طرح اپنی بڑی بڑی خطائیں اپنے رب سے معاف کراسکتی ہیں، بے شک وہی مستعان ہے اور لاریب وہی غفور رحیم ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کی رسم

سوال از: ندیم احمد ——— ناگپور

مجھے روحانی عملیات سے دلچسپی ہے اور میری خواہش ہے کہ میں اس علم کو کسی طرح حاصل کروں لیکن ایک دن ہماری مسجد کے امام صاحب کہہ رہے تھے کہ تعویذ گنڈے شرک ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے گلے میں تعویذ نہیں لٹکائے گا وہ بے حساب جنت میں جائے گا، جب سے میں ان کی زبانی یہ سنا ہے کہ مجھے تشویش ہوگئی ہے۔ میں اکثر طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں، بڑی امید کے ساتھ میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ میرے خط کا جواب دیں گے اور میری رہنمائی کریں گے۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس زمانہ میں ایک رسم بن کر رہ گئی ہے، جس طرح ہماری قوم دوسرے رسم ورواج میں مبتلا ہے اسی طرح اس قوم کے بعض لوگ اس رسم میں بھی ملوث ہیں اور اس وقت تک ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی جب تک وہ روحانی عملیات پر کچھ تبرے بازی نہیں کرلیتے، خدا ہی جانے کہ آپ کی مسجد کے امام صاحب کتنے پڑھے ہوئے ہیں اور اگر حسن اتفاق سے وہ کسی مدرسہ کے فارغ ہیں تو پھر اللہ ہی جانے کہ ان میں عقل سلیم کس مقدار میں ہے، کیوں کہ اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ ہے کہ وہ علم تو کچھ نہ کچھ اپنے دامن میں رکھتے ہیں لیکن عقل سلیم سے تقریباً محروم ہوتے ہیں اور جو فاضلین مدرسہ عقل وخرد سے محروم ہوں ان سے اچھی امیدیں وابستہ رکھنا فضول ہے۔

ہمارے بڑوں نے فرمایا تھا کہ ایک تولہ علم کا صحیح استعمال کرنے کے لئے ایک من عقل چاہئے، علم ہو اور عقل نہ ہو تو ہر انسان صرف چرب زبانی ہی کرسکتا ہے اور آج کے دور میں تو صورت حال یہ ہے کہ چند احادیث پڑھ کر اور تبلیغی جماعت میں کچھ وقت آگ لگا کر لوگ خود کو توحید وسنت کا ٹھیکیدار سمجھنے لگتے تھے، خود ہزار قسم کے گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، خطاؤں کی کیچڑ میں گلے گلے تک دھنسے ہوتے ہیں لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے توحید وسنت کی حقیقت کو اس دنیا میں صرف انہوں نے ہی سمجھا ہے، اس طرح کے چھٹ بھیّوں نے دین اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور دین کی آڑ میں گمراہی پھیلانے کی دل کھول کر رسومات ادا کی ہیں۔

آپ یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات سے ہمارے بزرگوں نے خود بھی استفادہ کیا ہے اور اللہ کے بندوں کو بھی اس علم سے فائدہ پہنچایا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، عارف کامل حضرت مولانا مولانا زکریا صاحب سہارنپوری، قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہم جیسے اساطین امت نے تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست مدد کی ہے، اگر تعویذ گنڈے شرک ہوتے تو ہم اپنے بزرگوں سے اس بات کی امید نہیں کرسکتے تھے کہ وہ ایک بھی تعویذ لکھنے کی غلطی کرتے، جو تعویذ اللہ کے کلام پر مشتمل ہو اس کو شرک بتانا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جن کا علم برائے بیت ہو اور جن کی عقل زنگ آلود ہو یا من مانے صحراؤں میں پاگلوں کی طرح بھٹک رہی ہو۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا.

☆☆☆☆☆

قسط نمبر ۲۱

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

تنے کو اس کے موافق غذا ملتی ہے، پھل شروع میں چونکہ کمزور ونازک ہوتا ہے، ایک دوسرے سے ملا ہوا ہوتا ہے اس لئے قدرت اس پر ایک مضبوط غلاف چڑھا دیتی ہے جو ہر ایسی شئے سے پھل کی حفاظت کرتا ہے جو پھل کو خراب کرے یا اس کے رنگ کو بدل دے، جب پھل قوت پکڑ لیتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ دھوپ اور ہَوا برداشت کر سکے تو یہ غلاف یا خول دھیرے دھیرے پھٹنا شروع ہوتا ہے اور پھل سے آہستہ آہستہ جدا ہوتا جاتا ہے، گویا پھل جس قدر دھوپ اور ہَوا لینے کے قابل ہوتا جاتا ہے اسی قدر غلاف اس کو کھولتا جاتا ہے، یہاں تک کہ پھل میں برداشت کی پوری قوت آ جاتی ہے اور غلاف اس کو بالکل کھلا چھوڑ دیتا ہے اور اب پھل گرمی سردی کا کوئی مضر اثر نہیں لیتا، پورا پک جاتا ہے، لذت دار اور مزے دار بن جاتا ہے، خواہ اس کو فی الوقت کھائیں یا رکھیں یا اس کو اور اغراض میں استعمال کریں جن کے لئے وہ مخصوص ہے اور بنا ہے۔

یہ حفاظت کی تدابیر قدرت کی طرف سے تمام درختوں میں برتی جاتی ہیں، ہر عقل مند ان سے زبردست نصیحت حاصل کرتا ہے۔

انار کی پیدائش پر غور کیجئے اور اس کی قدرت ملاحظہ کیجئے، پہلے آپ اس میں ایک مخروطی شکل کا گودا دیکھیں گے جو ایک گاؤ دم ٹیلہ کی طرح نیچے سے موٹا اور اوپر پتلا ہوگا یا اس عمارت کے مانند جس کا زیریں حصہ چوڑا ہو اور بالائی حصہ پتلا تا کہ عمارت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور انار کی اس مخروطی شکل میں دانے برابر نہایت قرینہ اور صفائی سے چنے ہوں گے کہ اگر ہم چاہیں کہ ہاتھوں سے ایسا چن لیں تو غیر ممکن ہو، پھر آپ دیکھیں گے کہ سب دانے ایک دوسرے سے ملے نہ ہوں گے بلکہ ان کی ذیلی تقسیم ہوگی، دانوں کے علیحدہ علیحدہ حصے ہوں گے، ہر حصہ دوسرے سے ایک باریک بناوٹ کی جھلی کے ذریعہ جدا ہوگا، اس جھلی کی بناوٹ اور نزاکت بس عجیب ہی ہوگی، اس درمیانی جھلی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دانوں کے حصے آپس میں مل کر اور ٹکرا کر پکنے سے پہلے خراب نہ ہو جائیں پھر آپ ملاحظہ کریں گے کہ ان تمام حصوں پر ایک بڑی جھلی اور لپٹی ہوگی جو اندر والی جھلی سے قدرے موٹی ہوگی۔

دانوں کے اس قسم کے چناؤ میں یہ مصلحت پیش نظر ہے کہ اگر دانے بغیر فاصلے کے اسی طرح ملے جلے اندر بھرے پڑے ہوتے اور بیچ بیچ میں جھلیاں نہ ہوتیں تو ان کو حسب منشا غذا کی مدد نہ ملتی، ان جھلیوں نے بیچ میں آ کر غذائیت میں بڑی مدد دی، ذرا دانے کی جڑ پر غور کیجئے کہ وہ کیسی ایک باریک ڈنڈی کے ذریعہ جھلی میں گڑا ہوا ہے، یہ ڈنڈی دانہ تک غذا پہنچاتی ہے اور ہر دانہ کو اس کی مقدار غذا کا حصہ دیتی ہے۔ یہ ڈنڈی ایسی باریک نازک ہوتی ہے کہ کھانے والے اس کو محسوس بھی نہیں کرتے اور یہ اس کے کھانے میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہیں کرتی۔

پھر ملاحظہ کیجئے کہ دانوں کی ڈنڈیاں سخت کڑوی اور بکٹی اور دانے نہایت شیریں اور میٹھے ہیں۔

درمیانی جھلیوں سے مقصد ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ دانوں کو اِدھر اُدھر ہلنے اور حرکت کرنے سے بچاتی ہیں اور یوں ان کو خطرہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اسی طرح بڑی جھلی بھی پورے انار کی حفاظت کرتی ہے اور اس کو آفتوں سے بچاتی ہے اور خود مزے میں نہایت بکٹی اور کڑوی ہوتی ہے۔

انار میں لوگوں کے لئے بے شمار فائدے ہیں، یہ انسانوں کے لئے غذا بھی بنتے ہیں اور دوا بھی، ان کو ایسے موسم کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے جب کہ ان کی پیداوار نہیں ہوتی ہے۔

نیز انار کی ٹہنی کو دیکھ کر عبرت حاصل کیجئے کہ قدرت نے اس کو کیسا مضبوط پیدا کیا ہے کہ وہ انار کو لٹکائے رکھتی ہے اور جب تک انار خوب پک نہ جائے اس کو نہیں گراتی، انار کی خصوصی صفت یہ ہے کہ یہ صرف

انسان کی غذا بنتا ہے، دوسرے حیوانات اس کو نہیں کھاتے۔

اب ذرا ان پھلوں پر نظر ڈالئے جن کی زمین پر پھیلی ہوئی بیلیں ہوتی ہیں، مثلاً خربوزہ، تربوز اور کدو یا کھیرے ککڑی وغیرہ ان کی پیدائش میں بھی عجیب حکمتیں ہیں، ان پھلوں کی ٹہنی بہت پتلی، کمزور اور نازک ہوتی ہے اور اپنی پرورش کے لئے پانی بہت چاہتی ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بیل کو زمین پر پھیلا دیا، اگر اور درختوں کی طرح ان کی بیل بھی زمین پر سیدھی کھڑی ہوتی ہے تو ان پھلوں کا بوجھ وہ نہ سہار سکتی اور پکنے سے پہلے ہی یہ پھل ڈالیوں سے گر جایا کرتے، اس لئے قدرت نے ان کی بیلوں کو زمین کی سطح پر پھیلا دیا اور ان کو زمین پر لٹائے رکھا کہ یہ زمین پر پڑے پڑے اپنی اپنی غذا حاصل کرتے رہیں اور پرورش پاتے رہیں۔

ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھئے کہ خالق عالم نے ان پھلوں کو خاص خاص مناسب موسموں میں پیدا فرمایا، حاجت کے وقت یہ موسمی حالت میں بڑے مفید ثابت ہوتے ہیں، یہ پھل اگر کہیں سردی کے موسم میں پیدا ہوتے تو لوگ ان کو چھوتے تک نہیں اور اگر کوئی کھاتا تو یہ زیادہ تر نقصان ہی پہنچاتے، کھجور کے درخت کی ایک اور حکمت ذہن نشین کیجئے، اللہ تعالیٰ نے اس میں مادہ پیدا کی جو نر شگوفہ کی حاجت مند تھی تو اس کے ساتھ ساتھ قدرت نے نر بھی پیدا فرمایا اور ان دونوں کے جوڑ اور میل سے درخت کھجور کی تکمیل فرمائی اور اس کی نوع کو باقی رکھا۔

یہی حکمتیں طرح طرح کی جڑی بوٹیوں میں مضمر ہیں، کیوں کہ یہ بھی عجیب نفعوں کی ہوتی ہیں اور قسم قسم کے اثرات پیدا کرتی ہیں، ایک بدن میں پہنچ کر فضلات بدن کو بدن کی گہرائیوں سے کھینچ لاتی ہے۔ دوسری بدن سے سودا کو نکالتی ہے، تیسری بلغم کو خارج کرتی ہے، ایک صفرا خارج کرنے کے لئے مخصوص ہے تو ایک ریح بدن سے نکالنے کا اثر اپنے اندر رکھتی ہے، کوئی قابض ہے تو کوئی دست آور، کوئی قے لاتی ہے تو کوئی متلی دور کرتی ہے، کوئی ایسی ہے کہ خاص مریضوں اور کمزوریوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

غرض یہ قدرت کا کارخانہ کیا ہے؟ ایک عالم حیرت ہے اللہ تعالیٰ اس عالم کے نظام کو نہایت بہتر اور مناسب طریقہ پر چلا رہا ہے۔

فسبحان اللہ من دبر ملکہ واحسن التدبیر.

ف: نباتات کی دنیا سب ہی سے نرالی ہے، قدرت نے اس زمین میں بھانت بھانت کے درخت و پودے پیدا کئے، طرح طرح کے بیل بوٹے کھلائے، ہر ایک کو جدا جدا رنگ روپ دیا، الگ الگ بو واثر دیا، کسی سے غلہ نکالا اور اس کو انسانی زندگی کا سہارا بنایا، کسی سے پھل نکالے اور انسان کی لذت کا سامان مہیا کیا، کسی سے دوائیں پیدا کیں اور طرح طرح کی انسانی بیماریوں کا مداوا کیا اور انسان کو قسم قسم کے مرضوں سے چھٹکارا بخشا۔

غرض نباتات کی بے شمار قسمیں ہیں اور ان میں اَن گنت حکمتیں ہیں، کوئی کیا سمجھے کہ وہ کیا کیا ہیں؟ اور ان میں کیا کیا گن ہیں، پھلوں کا عالم جدا تعجب خیز ہے، ان کی صفات میں مقابلہ ہے اور ان کی ہر خوبی میں جوڑے ہیں، رنگ میں دیکھئے تو ایک سفید ہے تو ایک کالا ہے، ایک سرخ ہے تو دوسرا زرد، ایک ایسا ہے تو ایک ایسا، مزے میں ایک میٹھا ہے تو ایک کھٹا میٹھا یا کھٹا، ایک کسیلا ہے تو ایک کڑوا، قد وقامت میں ایک بڑا ہے تو ایک چھوٹا، ایک زمین پر سیدھا کھڑا ہے تو دوسرا سطح زمین پر لیٹا ہوا ہے، ایک میں بڑی خوشبو اور مہک ہے تو دوسرے میں کچھ نہیں، کیفیت واثر میں ایک گرم ہے تو ایک سرد، ایک تر ہے تو دوسرا خشک۔

غرض عجیب رنگا رنگی ہے، ہر ایک میں جدا جدا خوبی ہے، دراصل یہ قدرت خداوندی کی زبردست کاریگری ہے، چنانچہ خود فرمایا:

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ.

(پارہ نمبر ۱۳: آیت نمبر ۳، سورت الرعد)

"یعنی اس میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے پیدا کئے۔"

پھر غور کیجئے یہ سنگین اختلافات اور مادہ پیدائش پانی ایک مقام پرورش زمین ایک دیگر اسباب اصلاح دھوپ و ہوا وغیرہ سب ایک پھر یہ دوری کہاں سے آئی؟ یہ جدا جدا خوشبو کیسے رونما ہوئی؟

بس درحقیقت یہ اسی ذات کی کارفرمائی ہے جس کی عالم پر بلا شرکت غیرے فرمانروائی ہے، کلام پاک میں ارشاد ہے۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ.

"اور اس زمین میں پاس پاس مختلف قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں جن میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ

ایک تنا سے اوپر جا کر دو تنے ہوجاتے ہیں اور بعض میں دو تنے نہیں ہوتے، سب کو ایک طرح کا پانی دیا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے نباتات کے پھل پھول کے اختلاف سے اس طرف اشارہ نکالا ہے کہ انسان بھی زمین کی اسی مختلف پیداوار کے مانند ہے، یوں تو سب انسان ایک آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور قرآن پاک جو آب رحمت بن کر آسمان سے اترا ہے سب کے لئے ہے اور سب کو برابر راہ ہدایت بتاتا ہے مگر پھر بھی انسانوں میں اختلاف کس قدر زبردست ہے۔

ہر ایک قسم قسم کا مزاج وخو رکھتا ہے، طرح طرح کی عادت وخصلت لئے ہوئے ہے، ایک خوش عقیدہ، خوش عمل، خوش مزاج اور خوش خو ہے، ایک بدعقیدہ، بدعمل، بدمزاج وبدخو ہے، ایک اطاعت شعار ہے تو دوسرا سرکش ومتمرد ہے، ایک سلامت روی میں شہرۂ آفاق ہے تو دوسرا کجروی میں یکتائے روزگار ہے۔

پھولوں کی دنیا بھی عجیب انوکھی ہے، کوئی پھول بلکہ کوئی پنکھڑی اور پتی ایسی نہیں جو حکمت ومصلحت سے خالی ہے، اسی سلسلہ میں ایک عجیب حقیقت کا انکشاف کیجئے اور قدرت خداوندی کی داد دیجئے، بعض پھول خوب صورت، خوش رنگ اور خوشبودار ہیں، بعض خوشبوئی، خوش رنگی اور رعنائی سے خالی ہیں۔

راز یہ ہے کہ ان میں نر بھی ہے اور مادہ بھی مگر ان میں پھولوں کی پرورش جدا جدا ہے اور اسباب پرورش بھی الگ الگ، بدرنگ پھولوں کے درختوں کی پرورش صرف ہوا سے ہوتی ہے، ہوا جب چلتی ہے اور درختوں پر سے گزرتی ہے تو نر کا مادہ لے کر مادہ پر بکھیرتی چلی جاتی ہے، یہ چونکہ بلاتمیز سب پر چلتی ہے اس لئے ہر ایک سے مادہ اٹھالاتی ہے، اچھے یا برے پھول والے درخت سے اسے بحث نہیں، خوش رنگی اور بدرنگی سے اسے سروکار نہیں، ایک جگہ سے ایک شئے اٹھالانا اور اس کو دوسری جگہ بکھیر دینا اس کا کام ہے۔

اب خوش رنگ پھولوں کے درختوں کی کہانی سنئے!

ان کی پرورش صرف ہوا کے لائے ہوئے مادہ سے نہیں ہوتی بلکہ بہت سے پردار کیڑوں کا ان کی پرورش میں زبردست ہاتھ ہوتا ہے، یہ اچھے پھولوں کے عاشق ہوتے ہیں اور انہی کے درختوں پر بیٹھتے ہیں، بروں سے ان کو سروکار نہیں، مثلاً شہد کی مکھی کہ خوش رنگ پھولوں کی گویا ٹھیکیدار ہے۔

جگہ جگہ شہد چنتی پھرتی ہے، اچھے برے پھولوں کی تمیز اور پرکھ رکھتی ہے، برے سے بچتی ہے، اچھے کی طرف لپکتی ہے اور ان میں جو نر ہیں ان کا مادہ لے کر مادہ میں ڈالتی ہے اور یوں پیداوار کا سلسلہ چلاتی رہتی ہے۔ چنانچہ خوش رنگ پھولوں کے درختوں کی پرورش اسی مادہ سے ہوتی ہے، ہوا کا لایا ہوا مادہ ان کے لئے کافی نہیں، ملاحظہ کیجئے قدرت کا کیا حیرتناک اور پرحکمت نظام ہے۔

قسط نمبر:۱۸

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

ترقی ملازمت کے لئے

اکثر لوگوں کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی ملازمت میں انہیں ترقی ہو، ان کی تنخواہ میں اضافہ ہو اور ان کی حیثیت میں بھی بڑھوتری ہو، یعنی ان کا عہدہ اور منصب بھی بڑھ جائے۔ اس سلسلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں یا ہری پنسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کریں، انشاء اللہ ترقی ہوگی اور تنخواہ میں حسبِ منشاء اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

وجعلنا لکم فیہا معایش — ولقد مکنٰکم فی الارض

٦٩١٨٨	٦٩١٩١	٦٩١٩٤	٦٩١٨٠
٦٩١٩٣	٦٩١٨١	٦٩١٨٧	٦٩١٩٢
٦٩١٨٢	٦٩١٩٦	٦٩١٨٩	٦٩١٨٦
٦٩١٩٠	٦٩١٨٥	٦٩١٨٣	٦٩١٩٥

بیرون ملک کی ملازمت کے لئے

اگر کوئی شخص برائے ملازمت اپنے ملک سے باہر جانے کا خواہش مند ہو لیکن باہر جانے کی خواہش پوری نہ ہو رہی ہو، قسم قسم کی رکاوٹوں کی وجہ سے بیرونِ ملک کا سفر ممکن نہ ہو رہا ہو تو عروج ماہ میں جمعرات کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھیں یا ہری پنسل سے لکھیں، پھر موم جامہ کرنے کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ بہت جلد راہ ہموار ہوگی اور بیرون ملک جانے کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ نقش ہے ہے۔

۷۸۶

وانا الیٰ ربنا لمنقلبون — سبحان الذی سخر لنا ھذا

۹	٦١	۳	۳۱
۲	۳۲	۸	٦۲
۳۳	۵	۵۹	۷
٦۰	٦	۳۴	۴

[illegible]

انصاف کا حصول

کسی بھی معاملے میں کوئی جھگڑا ہو یا کوئی مقدمہ درپیش ہو، اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۰۸۸	۲۳۰۹۱	۲۳۰۹۵	۲۳۰۸۱
۲۳۰۹۴	۲۳۰۸۲	۲۳۰۸۷	۲۳۰۹۲
۲۳۰۸۳	۲۳۰۹۷	۲۳۰۸۹	۲۳۰۸۶
۲۳۰۹۰	۲۳۰۸۵	۲۳۰۸۴	۲۳۰۹۶

یامقسط یامقسط یامقسط یامقسط (دائیں جانب)
یامقسط یامقسط یامقسط یامقسط (بائیں جانب)

نام طالب نام والدہ

کاروبار میں کامیابی کے لئے

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کاروبار چلتا چلتا رک جاتا ہے یا کاروبار میں کامیابی تو ملتی ہے لیکن پوری طرح نہیں ملتی، یا یہ ہوتا ہے کہ کاروبار ٹھیک چلتا ہے لیکن پیمنٹ پھنس جاتے ہیں اور جب رقمیں کسی جگہ رک جاتی ہیں تو دوسروں کی ادائیگی کرنے میں خلل پڑتا ہے جس سے اپنی بنی بنائی ساکھ متاثر ہوتی ہے یا دوسروں کی نظر بد یا لوگوں کی ہائے ہائے کی بنا پر کاروبار کی ترقی متاثر ہو جاتی ہے، ایسی تمام صورتوں کے لئے اس نقش کو جمعرات کے دن لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، نقش کو ہری پنسل سے لکھیں اور موم جامہ کے بعد ہرے ہی کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۸۰	۳۰۸۴	۳۰۸۷	۳۰۷۳
۳۰۸۶	۳۰۷۴	۳۰۷۹	۳۰۸۵
۳۰۷۵	۳۰۸۹	۳۰۸۲	۳۰۷۸
۳۰۸۳	۳۰۷۷	۳۰۷۶	۳۰۸۸

ن والقلم وما یسطرون (دائیں جانب)
المص کھیعص حمعسق (بائیں جانب)

طسم الر المٓ ق

سیاست اور الیکشن میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو سیاست میں عزت، کامیابی حاصل ہو یا اگر وہ الیکشن لڑے تو اس کو جیت اور فتح نصیب ہو تو اس نقش کو

شرف شمس کے اوقات میں ساعتِ شمس میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور سات دن تک لگا تار سورۂ شمس پڑھ کر اس نقش پر دم کرتا رہے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی اور عروج و ترقی ملے گی اور فتح مندی کے راستے ہموار ہوں گے۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

الیک و الی الذین من قبلک

ال	ق	ھا	ر
٧	١٩٩	٣٢	٩٩
١٩٨	٤	١٠٢	٣٣
١٠١	٣٤	١٩٧	٥

حمعسق کذالک یوحی

لعسق [illegible]

نام طالب۔ نام والدہ

دنیا میں عزت ورفعت پانے کے لئے

اپنے ہم عصروں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لئے یا لوگوں میں مقبولیت اور محبوبیت پانے کے لئے اس نقش کو نوچندی جمعہ کی پہلی ساعت میں ہری پنسل سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ عزت بھی ملے گی اور مقبولیت بھی۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

وھو السمیع العلیم
حمعسق حمایتنا فسیکفیکھم اللہ

٢٣٤	٢٢٧	٢٣٢
٢٢٩	٢٣١	٢٣٣
٢٣٠	٢٣٥	٢٢٨

بسم اللہ بابنا تبارک حیطانا
یس سقفنا کھیعص کفایتنا

نام طالب۔ نام والدہ

بیرونِ ملک کے لئے ویزا

اگر بیرونِ ملک کے سفر کے لئے ویزا نہ مل رہا ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، اگر فیملی کو ویزا نہ مل رہا ہو تو اس نقش کو ان کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ ویزا مل جائے گا۔

۷۸۶

ص والقرآن ذی الذکر — بل الذین کفروا فی عزۃ و شقاق

۱۳	۲۴	۲۵	۱۰
۱۹	۱۶	۱۵	۲۲
۲۴	۲۱	۲۰	۱۷
۲۶	۱۱	۱۲	۲۳

نام مع والدہ

لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بنانے کے لئے

اگر یہ خواہش ہو کہ لوگوں کے دلوں میں اپنی قدر ومنزلت پیدا ہو اور پھر قدر ومنزلت برقرار رہے تو گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس نقش کو ہری پنسل سے لکھیں اور سنہرے کپڑے میں موم جامہ کرنے کے بعد پیک کریں اور اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور گیارہ دن تک گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کرتے رہیں، پھر کرشمۂ قدرت دیکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

باجمیل تجملت بالعمال الجمال — سی جمال جمالک باجمل

۶۶۷۳	۶۶۷۶	۶۶۷۹	۶۶۶۵
۶۶۷۸	۶۶۶۶	۶۶۷۲	۶۶۷۷
۶۶۶۶۷	۶۶۸۱	۶۶۷۴	۶۶۷۱
۶۶۷۵	۶۶۷۰	۶۶۶۸	۶۶۸۰

نام مع والدہ

ساس اور بہو میں تکرار کے لئے

اگر کسی گھر میں ساس اور بہو میں تکرار ہو اور گھر کا ماحول خراب سے خراب تر ہو رہا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اُس کے گلے میں ڈالیں جس پر زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر بیوی ظالم ہو تو نقش ساس کے گلے میں ڈالیں اور اس کو طالب سمجھیں اور اگر ساس ظالم ہو تو نقش بہو کے گلے میں ڈالیں اور اس کو طالب سمجھیں یا دائیں نقش کے نیچے مطلوب کا نام پہلے لکھا جائے گا اور طالب کا بعد میں، نقش کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔
یہ نقش سنیچر کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور چاند کی ۱۶ تاریخ سے ۲۸ تاریخ کے درمیان لکھیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۷۵	۶۵۷۸	۶۵۸۱	۶۵۶۸
۶۵۸۰	۶۵۶۹	۶۵۷۴	۶۵۷۹
۶۵۷۰	۶۵۸۳	۶۵۷۶	۶۵۷۳
۶۵۷۷	۶۵۷۲	۶۵۷۱	۶۵۸۲

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

نام مطلوب مع والدہ

نام طالب مع والدہ

اگر شوہر ظالم ہو

اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو تو بیوی اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور اس نقش کو عروج ماہ میں کسی بھی دن ساعت سعد میں ہری پنسل سے لکھے، لیکن نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

یحبونہم کحب اللہ والذین

آمنوا اشد حبا للہ

نام شوہر مع والدہ

نام بیوی مع والدہ

اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے

اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے اور بیوی اپنے مائکہ میں چلی گئی ہو اور یہ چاہتی ہو کہ شوہر اس کو واپس بلالے تو اس نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و القیت علیک محبة منی و لتصنع علی عینی

یااللہ	یارحیم	یاباعث	یامجیب
یاباعث	یامجیب	یااللہ	یارحیم
یاسلام	یاوہاب	یاواسع	یاجامع
یاواسع	یاجامع	یاسلام	یاوہاب

و القیت علیک محبة منی و لتصنع علی عینی

نام شوہر مع والدہ

نام بیوی مع والدہ

اگر بیوی نافرمان ہو

اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی اس کی اطاعت کرے اور سرکشی سے باز آجائے تو یہ نقش ساعتِ سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ بیوی میں سدھار پیدا ہوگا اور شوہر کی مطیع ہو جائے گی۔ نقش باندھنے کے بعد اگر شوہر یاودود سو بار روزانہ پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود یاودود یاودود

۲۸۴۸۱۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۲۶	۲۸۴۸۲۳
۲۸۴۸۲۷	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۵

یاودود یاودود یاودود

نام بیوی مع والدہ

نام شوہر مع والدہ

نافرمان اولاد کے لئے

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو ماں یا باپ دونوں میں کوئی ایک اس نقش کو لکھ کر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو زوالِ ماہ میں کالی پنسل سے لکھیں زوالِ ماہ چاند کی ۱۶ تاریخ سے شروع ہو کر ۲۸ تاریخ تک رہتا ہے۔ نقش کے نیچے نافرمان بچوں کے نام مع والدہ لکھ دیں۔ اگر یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر نافرمان بچوں کو پلا دیا کریں تو اچھا ہے، نقش جمعرات کو پلائیں اور پلانے کے سلسلہ کو جمعرات تک برقرار رکھیں۔

انشاء اللہ اولاد نافرمانی سے باز آئے گی۔

۷۸۶

انی اعیذھا بک و ذریتھا

۱۶۷۲	۱۶۸۶	۱۶۸۳	۱۶۷۹
۱۶۸۴	۱۶۷۸	۱۶۷۳	۱۶۸۵
۱۶۷۷	۱۶۸۱	۱۶۸۸	۱۶۷۴
۱۶۸۷	۱۶۷۵	۱۶۷۶	۱۶۸۲

حسن و انبتھا نباتا حسنا

من الشیطن الرجیم فتقبلھا ربھا بقبول

بچوں کے نام مع والدہ

کسی کی بھی محبت حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کی بھی محبت حاصل کرنے کی خواہش ہو تو ساعتِ سعید میں اس نقش کو ہری پنسل سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ صبح شام یالطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں محسوس کریں گے کہ آپ کا مطلوب آپ کی طرف راغب ہو رہا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یالطیف یالطیف یالطیف یالطیف

۶۹	۸۳	۸۰	۷۶
۸۱	۷۵	۷۰	۸۲
۷۴	۷۸	۸۵	۷۱
۸۴	۷۲	۷۳	۷۹

یالطیف یالطیف یالطیف یالطیف

نام مطلوب مع والدہ

نام طالب مع والدہ

سسرال میں عزت کرنے کے لئے

مرد یا عورت جو بھی اپنی سسرال میں عزت پانے کا خواہش مند ہو وہ اس نقش کو نوچندی جمعرات کی پہلی ساعت میں جو مشتری کی ساعت ہوتی ہے اس نقش کو گلاب و زعفران یا ہری پنسل سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور آیتِ شریفہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ روزانہ نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ انشاء اللہ قابلِ رشک عزت حاصل ہوگی۔

۷۸۶

واللہ المستعان علی ماتصفون

۱۵۳۱	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۳۰	۱۵۳۵
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۹
۱۵۳۳	۱۵۲۸	۱۵۲۶	۱۵۳۸

واللہ المستعان علی ماتصفون

نام۔والدہ کانام

جان کی حفاظت کے لئے

حادثوں اور دیگر آفتوں سے اپنی جان کی حفاظت کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فی الارض اولئک ھم الخسرون بہ ان یوصل ویفسدون

ظ	ف	حا	ال
۸	۳۲	۷۹۹	۸۱
۳۳	۱۱	۷۸	۷۹۸
۷۹	۷۹۷	۳۴	۱۰

الذین ینقضون عہد اللہ بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ

نام۔والدہ کانام

گھریلو جھگڑے

اگر کسی گھر کے رہنے والے آپس میں برسرپیکار رہتے ہوں اور گھر کے افراد میں نہ بنتی ہو جس کی وجہ سے گھر کا ماحول ہمیشہ خراب رہتا ہو تو اس طناطنی سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکائیں، انشاء اللہ باہمی اختلاف اور ہر وقت کے جھگڑوں سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بادوود بادوود بادوود بادوود

۲۷۲	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۲۷۱	۱۲
۳	۱۶	۹	۲۷۰
۱۰	۲۶۹	۴	۱۵

بادوود بادوود بادوود بادوود

والدین کے نام تمام اہل خانہ کے نام

مقدمہ میں کامیابی

اگر ناحق کسی پر کوئی مقدمہ چل رہا ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں اور اس نقش کو ہری پنسل سے لکھ کر ہرے ہی کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مقدمہ انسان کو خود ہی لڑنا پڑتا ہے، مقدمہ اگر وکیل کے بھروسے پر چھوڑ دیں گے تو مقدمہ میں ہارنے کا اندیشہ رہے گا، اس تعویذ کو گلے میں ڈالیں اور چوکنا ہو کر مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں، انشاء اللہ کامیابی ضروری ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

نصر من اللہ و فتح قریب

۱۰۲	۱۰۵	۱۰۸	۹۴
۱۰۷	۹۵	۱۰۱	۱۰۶
۹۶	۱۱۰	۱۰۳	۱۰۰
۱۰۴	۹۹	۹۷	۱۰۹

نصر من اللہ و فتح قریب

دشمن کو شکست دینے کے لئے

کسی بھی دشمن کو شکست دینے اور اس کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اس نقش کو زوال ماہ کے کسی بھی منگل میں لکھیں اور مریخ کی ساعت میں لکھیں۔ یہ نقش کالی روشنائی سے لکھا جائے گا۔ اگر کیکر کے درخت کی کوئی ٹہنی لے کر اس کا قلم بنا کر اس سے لکھیں تو حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوں گے۔ نقش لکھتے وقت کیکر کی پتیاں منہ میں رکھیں اور کالی چادر اوڑھ کر اس نقش کو قبلہ کی طرف پشت کر کے لکھیں لیکن ناحق کسی کو ستا کر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقہار یاقہار یاقہار یاقہار

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

یاقہار یاقہار یاقہار یاقہار

نام دشمن۔ مع والدہ

دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے

دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ ایک تسبیح یا حفیظ کی پڑھیں، انشاء اللہ ہر طرح کی حفاظت رہے گی اور دشمن حملہ کرتے کرتے تھک جائے گا اور کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۸۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

شوہر کی غیر عورتوں میں دلچسپی

اگر کسی عورت کا شوہر غیر مردوں میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس کو اپنے بیوی بچوں کی فکر نہ ہو تو یہ نقش عروج ماہ کے جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں، انار کے درخت کی لکڑی کا قلم بنا کر اس نقش کو لکھیں اور لکھتے وقت کوئی میٹھی چیز مونہ میں رکھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اس نقش کو پانی میں گھول کر سات جمعوں تک شوہر کو پلائیں تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

۸۲۱۶	۸۲۱۹	۸۲۲۲	۸۲۰۸
۸۲۲۱	۸۲۰۹	۸۲۱۵	۸۲۲۰
۸۲۱۰	۸۲۸۴	۸۲۱۷	۸۲۱۴
۸۲۱۸	۸۲۱۳	۸۲۱۱	۸۲۸۳

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

نام شوہر۔ نام والدہ

نام بیوی نام والدہ

اگر گھر میں آسیبی اثرات ہوں

اگر گھر میں آسیبی اثرات ہوں تو اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکائیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاجامع یاجامع یاجامع | باحافظ باحافظ باحافظ

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

جنات کو گھر سے بھگانا

اگر مذکورہ نقش گھر میں لٹکانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ گھر میں ابھی بھی اثرات ہیں اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے نجات نہ مل سکی ہو تو ۴۵ دن تک کے بعد اُس نقش کو اتار کر کہیں دبا دیں اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں، یہ نقش بھی کالی پنسل سے لکھا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاجامع یاجامع یاجامع | باحافظ باحافظ باحافظ

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

صاحب مکان کا نام۔نام والدہ

اگر کرائے دار رہتا ہو تو اس کا نام مع والدہ

جنات کے اثرات سے نجات

اگر کسی پر جنات کے اثرات ہوں تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئیں، اس طرح لگاتار ۲۱ دن تک ۲۱ پلیٹیں پئیں، یہ پانی عصر کے بعد پئیں، عورتیں اس پانی کو ایام حیض کے زمانہ میں نہ پئیں۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں

۷۸۶

فمہل الکافرین امہلہم رویدا

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا

نام مریض۔نام والدہ

قرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض کسی بھی صورت ادا نہیں ہو پارہا ہو تو یہ نقش گلاب وزعفران یا ہری پنسل سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور یہ آیت وَ اِنْ خِفْتُمْ فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اِنْ شَاءَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْم. مغرب کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

انشاء اللہ بہت جلد قرض ادا ہوگا اور غیب سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ

۶۵۴	۶۵۸	۶۶۱	۶۴۷
۶۶۰	۶۴۸	۶۵۳	۶۵۹
۶۴۹	۶۶۳	۶۵۶	۶۵۲
۶۵۷	۶۵۱	۶۵۰	۶۶۲

وَ اِنْ خِفْتُمْ فَسَوْفَ

یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اِنْ شَاءَ

نام۔نام والدہ

گھر یا دوکان فروخت کرنے کے لئے

اگر کسی گھر یا دوکان کو فروخت کرنا چاہتے ہوں لیکن کوشش کے باوجود وہ گھر یا دوکان فروخت نہ ہو رہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اس کو گھر میں کسی وزن کے نیچے دبا دیں، انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر فروخت ہو جائے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

یامقتدر یامقتدر یامقتدر یامقتدر

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۷۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

یامقتدر یامقتدر یامقتدر یامقتدر

مالک مکان کا نام۔ والدہ کا نام

جادو کی کاٹ کے لئے

اگر کوئی شخص جادو کا شکار ہو اور کسی بھی علاج سے جادو کی کاٹ نہ ہو رہی ہو تو اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر پھر نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس کا پانی ۳ دن تک دن میں ۳ بار مریض کو پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد شام کو عصر کے بعد اور رات کو سوتے وقت اس طرح سات نقش بنا کر ۲۱ روز تک لگاتار پلائیں، انشاء اللہ جادو کٹ جائے گا اور مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

۷۸۶

یاقابض یاقابض یاقابض یاقابض

۳۰۴۰۳	۳۰۴۰۶	۳۰۴۰۹	۳۰۳۹۶
۳۰۴۰۸	۳۰۳۹۷	۳۰۴۰۲	۳۰۴۰۷
۳۰۳۹۸	۳۰۴۱۱	۳۰۴۰۴	۳۰۴۰۱
۳۰۴۰۵	۳۰۴۰۰	۳۰۳۹۹	۳۰۴۱۰

یاقابض یاقابض یاقابض یاقابض

نام مریض۔ نام والدہ

اگر شوہر رات کو گھر میں آئے

بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ رات کو دیر تک گھر سے باہر رہتے ہیں اور ان کی بیویوں کو انتظار کی زحمت برداشت کرنی پڑتی ہے، لاکھ سمجھانے پر بھی وہ اس بری عادت سے باز نہیں آتے، پھر دیر میں سوتے ہیں تو صبح کو دیر تک سوتے رہتے ہیں اور صبح سویرے نہ اٹھنے کی وجہ سے گھر کی خیر و برکت بھی ختم ہو جاتی ہے اور میاں بیوی میں ایک طرح کی خلش بھی پیدا ہو جاتی ہے، اس بری عادت سے نجات کے لئے اس نقش کو بیوی اپنے گلے میں ڈالے۔

اس نقش کو کالی پنسل سے لکھنا ہے اور کالے ہی کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنا ہے۔

۷۸۶

و ان خفتم شقاق بینهما فابعثوا

۶۰۰۹	۶۰۱۳	۶۰۱۶	۶۰۰۲
۶۰۱۵	۶۰۰۳	۶۰۰۸	۶۰۱۴
۶۰۰۴	۶۰۱۸	۶۰۱۱	۶۰۰۷
۶۰۱۲	۶۰۰۶	۶۰۰۵	۶۰۱۷

اصلاحا یوفق اللہ بینهما ان اللہ کان علیما خبیرا

[illegible]

نام شوہر۔نام والدہ

نام بیوی۔نام والد

ان شوہروں کو ۷ جمعرات تک، یہ نقش گلاب وزعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، نقش کو دھونے کے بعد اس پانی کو کسی بھی دوسری چیز میں تحلیل کر سکتے ہیں، جیسے دودھ یا شربت وغیرہ میں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۹	۳۶۴	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۸	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۲	۳۶۷

یاہادی

اولادِ نرینہ کے لئے

جن عورتوں کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں، لڑکے نہ ہوتے ہوں، حمل ٹھہرنے کے بعد ۳ ماہ کے اندر اندر یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں، اس نقش کو کالی پنسل سے لکھیں اور موم جامہ کرکے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامصور یاخالق یاباری

۹	۶۰	۳	۳۱
۲	۳۲	۸	۶۱
۳۳	۵	۵۸	۷
۵۹	۶	۳۴	۴

یامصور یاخالق یاباری

نام شوہر۔نام والدہ نام بیوی۔نام والدہ

”مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع“

اور پھر وہی ڈگر اور وہی روش

دار العلوم دیوبند

کے جوابات بھیجنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے علاوہ مولانا سعد صاحب کے چند بیانات

قسط: ۳

بیان

بتاریخ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

”سیرت میں مشورہ صرف انتظامی امور کے لئے ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگوں کے بارے میں مشورہ کیا کرتے تھے، انتظامی امور میں مشورہ کا اہتمام ہونا چاہئے، یہ نہیں کہ اعمال دعوت میں مشورہ ہو، یہ تو منصوص ہیں، مشورہ انتظامی امور کے لئے ہے، مسجد بنی ہے، اجتماع کرنا ہے، جگہ دیکھنی ہے، فلاں جگہ کس کو بھیجا جائے، اس کام کے لئے کے طے کیا جائے، ان سب کا مشورہ ہے، حضور ﷺ امور جنگ کے لئے مشورہ کیا کرتے تھے۔

اصل میں مولانا کے نزدیک اعمال دعوت وہی ہیں، جو انھوں نے اپنے پیچھے تینوں اکابر سے ہٹ کر نئی ترتیب کے طور پر شروع کئے ہیں، وہی ان کے نزدیک اصل اعمال دعوت ہیں، جن کو وہ منصوص قرار دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان میں مشورہ کی حاجت نہیں، اس بات کو مدلل کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ مشورہ کا تعلق صرف انتظامی امور سے ہے، سیرت میں مشورہ صرف انتظامی امور کے لئے ملتا ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ منصوص احکام میں مشورہ نہیں ہے، لیکن اول تو غیر منصوص کو منصوص کہنا ہی صحیح نہیں ہے، اسی طرح غیر منصوص امور دینیہ میں مشورہ کا انکار کرنا جمہور کی رائے کے خلاف ہے، چنانچہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (سابق مہتمم دار العلوم دیوبند) فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ کے لئے مشورہ کا حکم تمام امور دینیہ کو شامل تھا یا صرف جنگ وقتال تک یہ حکم محدود تھا؟ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ مشورہ کا حکم معرکوں اور جنگوں کی تدابیر (انتظامی امور) کے لئے مخصوص تھا، لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مشورہ کا حکم تمام امورِ دینیہ کو شامل تھا، لڑائیوں اور معرکوں کی اس میں تخصیص نہیں تھی۔ جمہور ہی کی رائے راجح اور صحیح ہے۔ (اسلام میں مشورہ کی اہمیت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، جواہر الفقہ)

بیان

۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷، تعلیم حیاۃ الصحابہ، بعد نماز عشاء

”خروج اور نفر کے بغیر تو دعوت کا دورِ صحابہ میں کوئی تصور نہیں تھا، اس زمانے میں مسلمان خروج اور نفر کے بغیر بھی دعوت کا تصور کرنے لگے ہیں؛ بلکہ خروج کے بغیر بھی دعوت کو دعوت سمجھنے لگے ہیں، صحابہ نقل وحرکت پر سو فیصد مجتمع تھے، کوئی ایک صحابی خروج سے مستثنیٰ نہیں ملے گا، سو فیصد صحابہ نقل وحرکت پر مجتمع تھے؛ اس لئے کہ خروج اور نفر کے بغیر دعوت کا کوئی تصور نہیں ہے، یہ پکی بات ہے، یہ خیال کرنا کہ خروج اور نفر کا جو حکم صحابہ کے زمانے میں تھا، وہ اب نہیں ہے، یہ بڑی ناسمجھی کی بات

ہے، میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ کام کرنے والوں کا بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو سالانہ خروج چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے یہ سوچ کر کہ تبلیغ میں نکلنا تو دین سیکھنے کے لئے ہے اور دین تو سیکھ لیا ہے، اس لئے کیا ضروری ہے کہ نکل کر ہی سیکھیں، اپنے مقام پر ہی سیکھ لیں، حالانکہ نقل وحرکت کا مقصد تو دعوت الی اللہ تھا، ایسا خروج کا ماحول تھا کہ منافقین بھی خروج سے اعذار کرتے تھے، انکار نہیں کرتے تھے، کبھی کہتے تھے کہ گرمی زیادہ ہے، کبھی کہتے تھے کہ پھل پکے ہوئے ہیں، کبھی کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، کبھی کہتے تھے کہ ابھی موقع نکلنے کا نہیں ہے، منافقین بھی جانتے تھے کہ خروج سے انکار نہیں کرسکتے، وہ کام سے بیٹھ جاویں گے جو یہ سمجھیں گے کہ نکلنا تو ذاتی طور پر دین سیکھنے کے لئے تھا اور دین تو سیکھ چکے"۔

بیان

بتاریخ: ۱۹؍دسمبر ۲۰۱۷

"یہ دعوت کی محنت یہ ایک مخصوص اور منصوص طریقہ محنت ہے، منصوص کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے اعمال دعوت کو اعمال ہدایت قرار دیا ہے، بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کی مخالفت اور ان کا انکار اور اس کا استخفاف محرومی کا سبب ہے؛ کیونکہ قرآن نے جگہ جگہ ذکر کیا ہے اعمال دعوت کہ نبی کی بعثت جس طرح احکام کے ساتھ ہے، اسی طرح نبی کی بعثت اعمال دعوت پر ہے، بہت سے اعمال دعوت ایسے ہیں، جو منصوص ہیں"۔

بیان

سنبھل اجتماع، علماء کی مجلس

اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، جب تک مسلمان خود جا کر دعوت نہیں دے گا، سنو! اس وقت تک اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا، اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا، جب تک مسلمان خود جا کر دعوت نہیں دے گا، اس وقت تک اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا۔" دین کی اشاعت کے لئے مسلمان کا بذات خود عمل کو لے کر پھرنا

بس یہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے کہ مسلمان دین کی دعوت کو بذات خود لے کر پھرے، بس یہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے، کسی بھی ذریعہ کو اس کا متبادل سمجھنا بہت بڑی نا سمجھی ہے، کسی بھی ذریعہ کو اس کا متبادل سمجھنا بہت بڑی نا سمجھی ہے، میں نے عرض کر دیا کہ اللہ کی غیبی نصرتیں وہ انفرادی دعوت اور نقل وحرکت کے ساتھ مشروط ہیں، کیونکہ اللہ کے راستے میں پھرتے ہوئے دعوت دینا یہ عین سنت ہے، اس لئے یہ کام سنت کے مشابہہ نہیں، بلکہ عین سنت ہے، یہ اقرب الی السنۃ نہیں ہے بلکہ عین سنت ہے۔"

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ.

غور کیا جائے اگر، تو ان مؤمنین سے بظاہر وہ علماء یا وہ حضرات مراد ہیں، جن پر امت کے کسی دینی شعبے کی ذمہ داری ہے، میں بہت ضروری بات عرض کر رہا ہوں، اگر اس آیت پر غور کیا جائے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نفر میں مامور ہیں، وہ امت میں وہ حضرات ہیں، جن پر کوئی امت کی دینی ذمہ داری ہے، اس لئے کہ میں واضح کردوں گا، اس لئے کہ یہ تو بات کہیں نہیں ملتی کہ اس راستے میں سب نہ نکلیں، یہ تو کہیں نہیں ملے گا کہ اس راستے میں سب نہ نکلیں، ابی بن کعبؓ کا ایک سال کا خروج چھوٹا، وہ سید القراء کہلاتے ہیں، ایک سال کا خروج چھوٹا جس پر وہ حد درجہ پشیمان رہتے تھے، اس کی وجہ بھی یہ ہوئی تھی جماعت کا امیر، ذمہ دار ایک نیا کم عمر متعین کر دیا گیا تھا، جس کے بارے میں ان کو خیال یہ ہوا کہ اس کی امارت میں مجھے کام نہیں کرنا، صرف وہ سال ان کے خروج کا چھوٹا ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو حسرت وملامت کی کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ ذمہ دار چھوٹا ہے یا بڑا نیا ہے یا پرانا، میں نے اس سال کا خروج کیوں چھوڑا، ان واقعات کو سامنے رکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ نفر کی اصل ذمہ داری وہ امت کے اس طبقہ پر تھی، جس پر امت کی دینی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔"

ان تینوں اقتباسات میں مولانا نے جماعت کے کام کا جو شرعی درجہ متعین کیا ہے، وہ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کے قطعا خلاف ہے، مولانا فرمار ہے ہیں: یہ خاص طریقہ محنت ایک مخصوص اور منصوص اور مسنون طریقہ محنت ہے اور جماعت میں نکلنے کو مقصود

لعینہ قرار دے رہے ہیں اور نہ نکلنے کو منافقین کا عمل بتارہے ہیں اور فلولا نفر من کل فرقۃ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ خروج اور نفر میں (جس کا مصداق مولانا کے نزدیک صرف خود چل کر دعوت دینا ہے) وہ افراد مامور ہیں جن پر کوئی دینی ذمہ داری عائد ہے، مولانا یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جماعت میں نکلنا دین سیکھنے کے لئے نہیں ہے، مولانا کا یہی (جماعت میں نکلنے کو مقصود لعینہ قرار دینا ہے) وہ اصولی انحراف ہے، جو سارے انحرافات کی بنیاد ہے۔

جماعت میں نکلنے کی اہمت سے بلا شبہ انکار نہیں کیا جاسکتا اور اس خاص طریقہ کار کی افادیت اور اس کی تاثیر بہتر سے بہتر طریقے پر بیان کی جاسکتی ہے، لیکن مفتیان کرام کے فتاوی اس بات پر شاہد ہیں کہ جماعت میں نکلنا مقصود لعینہ نہیں ہے، اس کی حیثیت ایک ذریعہ اور سبب کی ہے، تبلیغ کے اکابر کی تحریرات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نکلنے کا مقصود نہیں ہے، جماعت میں نکلنے کو مقصود لعینہ کا درجہ دینا اور نہ نکلنے کو منافقین کا عمل بتانا کیا جہالت نہیں ہے؟

حضرت فقیہ الامت مفتی محمود گنگوہی کا یہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

حضور ﷺ کا لایا ہوا دین سیکھنا، اس پر عمل کرنا، اس کو دوسروں تک پہنچانا نہایت اہم اور ضروری ہے، امت نے اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے؛ البتہ طریقہ اس کا یکساں اختیار نہیں کیا، ایک طریقہ کو سب کے لئے لازم قرار نہیں کیا، عوام تک دین پہنچانے اور ان کے دین کو پختہ کرنے کا ذریعہ موجودہ تبلیغی جماعت ہے، جو کہ بے حد مفید ہے اور اس کا مشاہدہ ہے؛ لیکن جو شخص دوسرے طریقے سے دین حاصل کرے اور دوسروں تک پہنچائے، اس کو مطعون اور ملعون کرنا ہرگز جائز نہیں"۔

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ کا ایک تفصیلی مضمون بعنوان: دین کسی خاص شعبہ میں منحصر نہیں ماہنامہ ندائے شاہی (دسمبر ۲۰۱۷) کے شمارے میں شائع ہوا ہے، ملاحظہ فرما لیا جائے، ہم اس کے صرف تین اقتباسات یہاں نقل کرتے ہیں:

"دعوت الی اللہ کی مخصوص شکل اور طرز کی افادیت اور تاثیر کی وضاحت کی جاسکتی ہے؛ لیکن کسی کو اس کا اس طرح پابند نہیں بنایا جاسکتا جیسے احکام قطعیہ اور نصوص قرانیہ کا"۔

"یہ ظاہر ہے کہ اصل مقصود تو منصوص اور قطعی اور قرآن سنت سے ثابت ہے، اس سے انحراف کرنا قرآن وسنت کے حدود سے نکلنا ہے؛ لیکن نظام عمل اور تنظیمی اصول وقواعد نہ منصوص ہیں، نہ ان کا اتباع ازروئے شرع ہر شخص کے لئے ضروری ہے؛ بلکہ جماعت کے ذمہ داروں نے ان کو اختیار کیا ہے"

"دین کی دعوت واشاعت بلا شبہ مقصود ہے؛ لیکن اس کا کوئی خاص طریقہ شرعاً متعین نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ضرورت، تقاضہ اور زمانے کے اعتبار سے اس کی صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں، مثلاً: جہاد، وعظ وخطابت، درس وتدریس، تصوف واحسان، اور افتاء وتصنیف وغیرہ، ان سب پر جزوی یا کلی طور پر دعوت کا مفہوم صادق آتا ہے، اگر کوئی دعوت وتبلیغ کے مفہوم کو صرف ایک خاص طریقہ کار تک محدود کرلے، تو یہ غلو اور زیادتی کی بات ہوگی، جو شرعاً قابل قبول نہیں ہے"۔

بیان

بتاریخ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

"اگر ہم نے یہ سوچا کہ یہ نیا طریقہ جاری ہوگیا، تو براہ راست صحابہ کا انکار ہوگیا، اللہ قرآن میں فرماتے ہیں: وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ "عورتیں گھروں میں اجتماعی طور پر قرآن کی تلاوت، آیتوں کا مذاکرہ کیا کریں"۔

مولانا کا نظریہ ہے کہ گھروں کی عورتوں کو اجتماعی طور پر قرآن کے سیکھنے سکھانے کے حلقے لگانا، یہ ایک منصوص عمل ہے، انفرادی طور پر عورت کا قرآن کریم سیکھنا کافی نہیں ہے؛ بلکہ قرآن کے حلقے لگنے چاہئیں، اس عمل پر شدت کے ساتھ اصرار کرتے ہوئے اس کو ایک منصوص عمل قرار دیتے ہیں، قرآن کی مذکورہ آیت نص کے طور پر پیش کرتے ہیں، حالانکہ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی ہے، آیت کی صحیح تفسیر کے لئے بیان القرآن اور معارف القرآن دیکھی جاسکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کو بھی قرآن سیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے؛ لیکن اجتماعی طور پر قرآن کریم کے حلقے قائم کرنے کو اس آیت کا مصداق قرار دے کر منصوص عمل قرار دینا اور حلقے نہ لگانے کو صحابہ کے عمل کا منکر قرار دینا قطعاً غلط ہے۔

بیان
بتاریخ ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۷ء

اب تو جیبوں کے اندر موبائل بجتے رہتے ہیں، نماز ہوتی رہتی ہے، سارا گانا بجانا ان موبائلوں کے ذریعے مسجدوں میں آ گیا، حالانکہ ایسے آدمی کو چاہئے کہ نماز توڑ دے اور موبائل بند کرے، ورنہ دوسروں کی نماز کے خلل کا گناہ اس شخص کو ملے گا، جس کے جیب میں موبائل بج رہا ہوگا، سارے نمازیوں کے نماز کے خلل کا گناہ تنہا اس شخص کو ملے گا، اس کو چاہئے کہ اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے نماز توڑ دے اور موبائل بند کرے، یہ نہیں کہ نماز میں ہوں کیسے بند کروں۔''

موجودہ وقت میں موبائل کا جو غلط استعمال کیا جارہا ہے اور بسا اوقات نماز میں موبائل کی وجہ سے سخت خلل واقع ہوجاتا ہے، اس پر مولانا کا شدت کے ساتھ نکیر کرنا بلاشبہ قابل تحسین ہے، لیکن نکیر کرتے ہوئے موبائل بند کرنے کے لئے مسئلے کی تفصیل بتائے بغیر مطلق نماز توڑنے کا فتویٰ دینا حد سے تجاوز ہے، مسئلے کی وضاحت یہ ہے کہ نماز میں موبائل کی گھنٹی بجنے پر اگر عمل قلیل سے بٹن بند کرنا ممکن ہو، تو بند کردیا جائے اور اگر بند کرنے میں عمل کثیر کی ضرورت پیش آئے اور آواز ہلکی پھلکی ہو تو بجتی رہنے دے، نماز توڑنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر فحش قسم کا گانا یا موزک بج رہی ہو، جو نمازیوں کے لئے تشویش وانتشار کا باعث ہو اور بدون عمل کثیر بند کرنا ممکن نہ ہو، تو دوسروں کی نماز کو خلل سے بچانے کے لئے اپنی نماز توڑ کر موبائل بند کرنے کی گنجائش ہے۔

بنگلہ والی مسجد میں جس کو ساری دنیا کے لئے مرجع اور مرکز کا درجہ دیا جارہا ہے، اگر وہاں سے بلاتحقیق فتاویٰ صادر ہونے لگیں اور اپنے دائرے سے نکل کر ایک مفتی کی حیثیت سے امت کو بلاتحقیق مسائل بتائے جانے لگیں گے، تو اس کے منفی نتائج کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

بیان
بتاریخ ۱۹، جولائی ۲۰۱۷

یہ عالمی مرکز کا عالمی مشورہ ہے، یہ دو چیزیں الگ الگ نہیں ہیں کہ عالمی مشورہ الگ ہے اور عالمی مرکز الگ ہے، یہ ممکن ہی نہیں ہے، قیامت تک ممکن نہیں ہے، کیونکہ یہ عالمی مرکز ہے اور قیامت تک مرکز ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک دین کی بقا اور حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، دین اپنی شکل میں قیامت تک انشاء اللہ باقی رہے گا، لیکن کسی خاص جماعت یا جگہ کی حفاظت کا وعدہ منصوص نہیں ہے، مولانا کا بنگلہ والی مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ قیامت تک باقی رہے گا حد سے تجاوز ہے، غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔

(مستفاد: مضمون حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہ ندائے شاہی دسمبر ۲۰۱۷)

بیان
اصحاب کہف کا کتا نہیں تھا شیر تھا۔

ایک بیان میں اس کی وضاحت بھی سننے میں آئی، اس میں مولانا نے جمہور کا قول تو یہ بتایا کہ اصحاب کہف کا کتا تھا، لیکن ساتھ ہی کئی بار یہ فرمارہے ہیں کہ شیر کا قول بھی مفسرین نے لکھا ہے۔ (بیان ابھی ماضی قریب میں کا ہے، جو معروف ومشہور ہے)

اگر اسی طرح آیات قرآنیہ کی تفسیر میں مرجوح اقوال کئے جائیں، تو شاید ہی کوئی آیت بچ سکے، اس طرح تمام آیتوں کا راجح اور صحیح مفہوم مشکوک ہوجائے گا، تفسیر کی کتابوں میں کتے کے بجائے ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ وہ آدمی تھا۔

خلاصہ

ان بیانات سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے ایک لمبی مدت تک مراسلت کرنے اور عوام میں رجوع کی بات مشہور کرنے کے بعد بھی مولانا سعد صاحب کے بیانات کا رخ نہیں بدلا، بلکہ وہی مجتہدانہ انداز، غلط استدلالات واستنباطات، قرآنی آیات کی مرجوع تفسیر بالرائے، صحابہ کے واقعات سے غلط نتائج اخذ کرکے جماعت کے کام پر منطبق کرنا، ایک خاص طریقہ کار کو عین سنت قرار دینا، بلکہ اس کو اللہ کا امر بتانا اور اس کے ترک پر وعیدیں سنانا، جماعت میں نکلنے کو قرآن کریم کی خاص اصطلاح نفر کا مصداق دے کر مروجہ خروج کو مقصود لعینہ قرار دینا اور یہ کہنا کہ مروجہ خروج کو ترک کرنے سے اللہ کا امر پورا نہیں ہوگا اور بے بنیاد نئی نئی باتیں نکتے کے طور پر بیان کرنا اس طرح کی چیزیں مسلسل سامنے آرہی ہیں۔

ان بیانات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کی ایک

خاص فکر بن چکی ہے، انھوں نے دعوت کا ایک خاص مصداق اپنے ذہن میں متعین کرلیا ہے، اسی کی روشنی میں وہ نصوص میں غور کرکے بے بنیاد اور غلط نتائج نکال کر عوام میں چلارہے ہیں، اس فکر کی اصلاح کی بس ایک ہی شکل ہے کہ علمی امور میں اہل حق علماء کا پابند بن کر چلیں اور جماعت کے کام کے سلسلہ میں اکابر ثلاثہ (حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ، حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ) کے صحبت یافتہ بزرگوں کو اپنا بڑا مان کر پرانے نہج کے مطابق چلیں۔

مولانا سعد صاحب کے بیانات سے پیدا ہونے والے تاثرات

مولانا محمد سعد صاحب کے جو بیانات سنے جارہے ہیں اور ان ایک معتقدین کی طرف سے جس طرح کی تحریریں شائع کی جارہی ہیں، ان سے جو تاثرات پیدا ہورہے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اہل علم کی خدمت میں پیش کردوں، پوری بات احتیاط اور تمام ضروری گوشوں کے ساتھ ذکر کرنے کی کوشش کروں گا، پھر بھی اگر کہیں بہ تقاضۂ بشریت کہیں افراط ہوجائے، تو اہل علم متوجہ فرمادیں۔

☆ غیر شعوری طور پر یہ زعم پیدا ہوتا جارہا ہے کہ دین کا فہم، دین کا درد اور اس کا شعور بس ایک خاص طریقہ محنت میں محدود اور خاص دائرہ میں مخصوص ہے، اس پندار وزعم کی وجہ سے کبھی یہ احساس بھی ہونے لگتا ہے کہ مولانا اور ان سے وابستہ افراد ایک فرقے کی صورت اختیار کررہے ہیں۔

☆ مولانا اور ان کے معتقدین کا اس وقت سب سے بڑا اور خوشنما نعرہ سیرت صحابہ کا ہے، اب یہ رجحان پیدا ہوچکا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد سے آج تک دعوت کو مولانا نے جس طرح سیرت سے ثابت کیا ہے، ایسا کسی نے نہیں کیا، ان کا خیال ہے کہ ہم دعوت کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے براہ راست سیرت صحابہ سے سمجھیں گے، یہ بات تقریبا ہر بیان میں آتی ہے۔

بلاشبہ سیرت صحابہ کسوٹی ہے اور صحابہ کا علم وعمل معیار حق ہے، لیکن اس سے اخذ کرنے والے اہل حق مستند علمائے حق کو سخت اختلاف ہے، ان کے استنباطات سے اب یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ مولانا کو اس سے کوئی مناسبت نہیں ہے، ان کی رائے ایک غیر صاحب فن اور غیر مبصر کے عقلی استنباط سے زیادہ کوئی درجہ نہیں رکھتی۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سلف صالحین کا اصول استنباط اور فہم نصوص قابل اعتبار نہیں ہے، تو ان کے اصول پر خود ان کا استنباط یا فہم نصوص دوسروں کے لئے کیسے قابل رشک ہوسکتا ہے، اس لئے شریعت کی تشریح وتعبیر میں ان کی پیش کردہ آرا اور قیاسات فنی حیثیت سے زیادہ قبولیت کا کوئی مقام نہیں رکھتی ہیں۔

ایک ذہین آدمی کلام اللہ، احادیث رسول اور سیرت صحابہ سے وہ سب کچھ برآمد کرسکتا ہے جو اس کے فکر اور مذاق کا مقتضی ہے۔ لوگ تو اس سے نسخہ کیمیاء اور سائنس کے نظریات نکال لیتے ہیں یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیرا اسی لئے فرمایا گیا۔

براہ راست سیرت صحابہ سے اخذ واستنباط کا عزم اور اپنی نص فہمی کو علماء حق پر پیش کئے بغیر ترجیح دینا اور عوام میں شدت واصرار کے ساتھ چلا دینا ایک خطرناک راستہ ہے۔

اگر خدانخواستہ یہی صورت رہی، تو علمائے حق کا احساس کچھ ایسا ہے کہ اس کا انجام ان ہی تحریکوں جیسا ہوگا، جو اپنے اپنے وقت میں کسی نہ کسی اسلامی نعرہ کے ساتھ اٹھیں اور انجام کار کسی غیر اصلاحی مقصد پر آکر ختم ہوگئیں، اس لئے کہ تفردات پر اصرار کی وجہ سے امت میں تفریق، انتشار وخلفشار اور فتنوں کا پیش آنا لازمی ہے، جس کی تاریخ شاہد ہے۔

پہلے بھی اس طرح کے خوشنما نعرے امت میں لگائے جاچکے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ناسمجھ لوگ عنوان کی خوشنمائی میں مبتلا ہوگئے اور سمجھدار لوگ حقیقت کو سمجھ کر الگ ہوگئے، جب کہ بہت سے افراد کٹ بھی گئے اور مد مقابل آکھڑے ہوئے، اور تخریب واختلاف کے فتنے نے امت کو گھیر لیا۔

اس سلسلے میں جمہور اہل حق کا مسلک اور احتیاطی مذاق وہ ہے، جو مجدد اول حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:

''اپنوں سے پہلوں کی رائے کو ترجیح دو اور اختیار کرو، اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ موافق سنت اور اہل علم تھے''

اسی لئے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی پہلے کی تائید کرتا ہوا، تصویب وتوثیق اور تحسین کرتا ہوا آتا ہے، اسی طرح جانشین انبیاء مجددین ہیں، جو پہلے مجددین کی تائید وتکریم، تصویب اور تقلید کرتے ہوئے آتے ہیں، مگر فلاسفہ اس سے مختلف ہیں، ایک آنے والا فلسفی پہلے فلاسفہ کی تردید وتنقیص تخفیف کرتا ہوا آتا ہے، بلکہ اپنے نظریات کی ترویج کے لئے پہلوں کی تردید وانکار کو ضروری سمجھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

مولانا سعد صاحب سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف اور مولانا سعد کی جوابی تحریریں

از قلم مفتی خضر محمود قاسمی

حضرت مولانا محمد سعد صاحب سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے کہ حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف معتدل، اکابر دارالعلوم کی فکر کا ترجمان اور جذباتیت وعقیدت سے اوپر اٹھ کر امت کو ایک ایسا پیغام ہے، جس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو صحیح فکر، صحیح سوچ اور صحیح رخ پر قائم رہنے کی توفیق ملی اور اُن کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور اس عظیم الشان کام کے تحفظ کا منجانب اللہ ایسا انتظام ہوا کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، یہ موقف دعوت وتبلیغ کی عظیم الشان محنت کے لئے ایک تجدید کی حیثیت رکھتا ہے اور تبلیغ کے کام کے حوالے سے اساطین امت کا متفقہ فیصلہ بلکہ اجماعی منشور ہے۔

علمائے دیوبند اور حفاظتِ دین

یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ صدی سے زائد عرصے میں امت مسلمہ کی رہنمائی اور رہبری کرنے اور اُن کو راہِ اعتدال کا راہی بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند کو منتخب فرمایا، جنہوں نے بے باک اور بے خطر ہر نازک اور اہم موقع پر حق کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاکیزہ دین کے قلعے کے لئے انہیں آہنی دیوار بنا کر امت کو سہارا عطا فرمایا اور دین کے نام پر چلائے جانے والے غلط اجتہادات اور بے بنیاد باتوں کی نشان دہی کر کے امت کے سامنے خالص حق کو واضح کرنے کا ذریعہ بنایا، اکابر دیوبند کے اس متفقہ موقف سے دنیا بھر میں موجود فضلائے دیوبند کا اکابر دیوبند پر اعتماد میں اضافہ ہوگیا۔

اس موقف سے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کی تحفظ دین اور اظہارِ حق کی ایک زریں مثال اُبھر کر سامنے آئی، علمی حلقوں میں اُس کا وقار دو بالا ہوگیا، اُس کی مرجعیت ومرکزیت اور امت مسلمہ کا اُس پر اعتماد ظاہر ہوا، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ایک امر واقعی کا انکار ہے، یہ محض اللہ کا فضل اور اُس کی عنایت ہے، جو ہمارے اکابر واسلاف کے اخلاص اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کا واضح نتیجہ ہے۔

موقف کے تین اہم اقتباسات

☆ ''جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً و مسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث واثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ اسی قسم کے نظریات پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔''

☆ ''دارالعلوم دیوبند اکابر کی قائم کردہ جماعت تبلیغ کے مبارک کام کو غلط نظریات اور افکار کی آمیزش سے بچانے اور اکابر کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے، نیز جماعت کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اُس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لئے اپنا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کرنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس مبارک جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ہم سب کو مسلکاً و

عملاً راہِ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے، آمین''

☆ ''جماعت کے حلقے میں اثر و رسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ ذمہ داران کے مسلک و مشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں۔''

مذکورہ تین اقتباسات سے اکابر دیوبند کا فکری اعتدال، دوررسی، حقائق و حالات سے واقفیت، احساسِ ذمہ داری، ماضی کے احوال کا استحضار اور امت مسلمہ کے حق میں بے لوث خیر خواہی کا جذبہ اور اُن کے عقائد و اعمال کے تحفظ کی تڑپ کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔

بعض فضلائے دارالعلوم کا منفی رخ

لیکن اس معتدل موقف کے سامنے آنے کے بعد مادر علمی ہی کے خوشہ چیں بعض تبلیغی فضلاء کی طرف سے مسلسل ایسی باتیں سامنے آئیں اور آرہی ہیں، جو افسوس ناک اور دینی و اخلاقی دونوں اعتبار سے نہایت غیر مناسب ہیں۔ اس سلسلے میں زیادہ تفصیل میں جانا اور واقعات کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا، البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ فضلاء (جو اس وقت اساتذہ دارالعلوم کے درمیان معروف و مشہور ہیں اور میں بھی ذاتی طور پر ان سے واقف ہوں) دارالعلوم کے خلاف محاذ بنانے اور دارالعلوم کے موقف کو کمزور کرنے میں مسلسل کوشاں ہیں، بندے کے علم کے مطابق دیوبند میں مقیم بعض تبلیغی فضلاء منفی اور جذباتی انداز کی تحریریں لکھ کر عام کررہے ہیں اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

مجھے معتبر ذرائع سے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ یہ فضلاء اپنوں کی مجلس میں دارالعلوم دیوبند کے موقف کا جواب دے رہے ہیں، دلائل پیش کر رہے ہیں، اس اقدام کو جماعت کے خلاف قرار دے رہے ہیں اور جماعت کے کام سے متعلق اپنے اساتذ دارالعلوم سے سنی ہوئی بعض جزوی اصلاحی باتوں کو مخالفت کے شواہد کے طور پر پیش کررہے ہیں۔ بعض ساتھیوں کی طرف سے تو مناظرہ اور چیلنج تک کی بات سننے میں آئی ہے۔

دوسری طرف اُن کا یہ رخ بھی سننے میں آیا ہے کہ وہ جب دارالعلوم دیوبند کے موقف کے موافق کسی شخصیت سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو دارالعلوم دیوبند کا مخلص اور خیر خواہ قرار دیتے ہیں، یہ دوطرفہ رخ میرے لئے نہایت اذیت کا باعث بنا ہوا ہے۔

بعض اساتذہ سے میں نے یہ بھی سنا کہ ان ہی فضلاء میں سے ایک صاحب دارالعلوم دیوبند کا موقف رکوانے کے لئے وفد لے کر دارالعلوم دیوبند پہنچے تھے اور دوسرے صاحب حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری کا خط لے کر پہنچے تھے، پھر موقف جاری ہونے کے بعد انہوں نے ایک طرف تو رجوع کے نام سے جوابی تحریروں کو دارالعلوم بھجوایا اور جوابی کارروائیوں کو رجوع نامہ کا نام دے کر بعض فضلاء کے ذریعے عوام میں خوب شور مچایا اور دوسری طرف موقف کے خلاف دلائل تیار کر کے وہاٹس ایپ پر چلائے، تیسری طرف اپنے موافقین کا دارالعلوم اور اساتذہ دارالعلوم کے خلاف ذہن بنایا اور یہ بات تو حد درجہ قابل تشویش ہے کہ انہوں نے اندرونِ دارالعلوم بعض نوعمر طلبہ کو استعمال کیا، اُن کو اُن کے اساتذہ کے مقابل بنادیا اور ان کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند کے ماحول کو اس حد تک مکدر کیا کہ ذمہ داران دارالعلوم نے جماعت کے کام کو موقوف کرنے ہی میں عافیت سمجھی۔ اس سلسلہ کے بہت سے تکلیف دہ واقعات میرے علم میں ہیں، گزشتہ سال میں خود دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تھا اور اپنی آنکھوں سے میں نے یہ حالات دیکھے اور سنے تھے۔

میرے علم میں یہ بات بھی ہے کہ انہیں فضلاء نے فرضی ناموں سے بیسیوں خطوط دارالعلوم دیوبند بھیجے اور سوشل میڈیا پر بھی ڈالے، اُن کی کوششوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مولانا محمد سعید صاحب کی غلط باتوں کو برحق سمجھتے ہیں، جس کی معقول وجہ اللہ علام الغیوب ہی کے علم میں ہے، ان فضلاء کی کوششوں کا ایک بڑا نقصان یہ سامنے آرہا ہے کہ عوام کا ذہن اصل موضوع سے ہٹ کر خارجی امور میں الجھ رہا ہے، اس لئے کہ خارجی اور غیر متعلق باتوں کی تشہیر کرنا اصل موضوع سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کا موثر طریقہ ہے۔

الغرض کئی مہینوں سے میں ان فضلاء کی منفی کوششیں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں، مجھے ذاتی طور پر اُن سے کوئی اختلاف نہیں ہے، اُن میں سے اکثر میرے قریبی ساتھی ہیں، لیکن کسی ناحق بات کے سلسلے میں مجھے اُن سے اتفاق بھی نہیں ہے، میرا یہ ماننا ہے کہ یہ فضلاء اصلاح کی کوشش میں حائل بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے سطحی علمی کی وجہ سے بے بنیاد تاویلات کر کے حضرت مولانا محمد سعید صاحب اور جماعت کے

کام کوسخت نقصان پہنچایا ہے۔

میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ان کی منفی کوشش سے بعض نوعمر فضلاء بھی کچھ متاثر ہورہے ہیں، اس لئے صرف حق کے اظہار کے لئے میں اپنی بات علمائے حق کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، ان معلومات اور حقائق کی تحقیق میں کئی مہینے صرف کئے گئے ہیں، اسی غرض سے چند مہینے قبل دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا گیا اور بالمشافہ اساتذہ دارالعلوم اور بعض فضلاء سے ملاقات کرکے احوال کی تحقیق کی گئی، دیوبند میں مقیم بعض تبلیغی فضلاء سے اسی وقت بندے نے اپنی تشویشات سامنے رکھ دی تھیں اور اُن کو اُن کے منفی رخ کے نتائج سے آگاہ کردیا تھا۔

دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حق بات پیش کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو درگذر فرمائے، اس تحریر سے ہرگز ہرگز کسی کی ذات اور شخصیت کو نشانہ بنانا یا مجروح کرنا نہیں ہے، بلکہ حقیقت واقعہ کو امانت داری کے ساتھ پیش کرنا ہے، اظہار حق کے لئے مثبت تحریر لکھنا ہمارے اکابر واسلاف کی سابقہ روایت رہی ہے، پھر بھی اگر اس تحریر سے کسی کی دل آزاری ہو تو میں پیشگی معذرت خواہ ہوں اور اگر کسی کو بندے کی کسی بات پر اشکال ہو تو بلا تکلف مجھ سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَه وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَه اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن.

حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری مدظلہ کی طرف منسوب ایک تحریر اور اس کا مختصر جائزہ

گذشتہ کئی مہینوں سے سوشل میڈیا پر بہت تحریریں آئیں، لیکن یہ سمجھ کر کہ یہ بچکانہ، جذباتی اور ذاتیات پر مبنی باتیں ہیں، اُن پر تبصرہ کرنے کو وقت کا ضیاع سمجھتا رہا، لیکن سوشل میڈیا پر جب میرے سامنے ایک ایسی تحریر آئی جس میں حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری دامت برکاتہم کی طرف نسبت کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے موقف کا جواب تیار کرایا گیا تھا اور جس کے بعض جملوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جواب مظاہر العلوم سہارنپور اور جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ کے دو استاذوں نے بعض تبلیغی فضلاء کے تعاون سے تیار کیا ہے، جواب کے شروع میں اس کا اشارہ بھی موجود ہے، نیز بعض دوسری ایسی تحریریں سامنے آئیں جن میں دارالعلوم دیوبند کے موقف کو مشکوک قرار دینے کے لئے الزامات اور اتہامات لگائے گئے تو میں نے محسوس کیا کہ اب صحیح حقیقت امت کے سامنے لانا ضروری ہے۔

مجھے اس وقت اُس جواب کا تفصیلی جائزہ نہیں پیش کرنا؛ مختصراً بس اتنا عرض ہے کہ اُس جواب نامہ میں علمی خیانت کا شبہ؛ بلکہ ظن غالب ہوتا ہے، جس کی چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں، انشاء اللہ اس جواب کا تفصیلی جائزہ کسی دوسرے موقع پر پیش کیا جائے گا۔

☆ اس جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں مفسرین کے صحیح قول کو مرجوح بتا کر علمی خیانت سے کام لیا گیا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قصداً صحیح بات لکھنے سے پہلو تہی کی گئی ہے۔ بعض فضلاء کی طرف سے ایک واسطے سے مجھ تک بات پہنچی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں مولانا کے بیانات کا تو کسی طرح ہم مسئلہ حل کرلیں گے، عربی عبارتیں پیش کردیں گے، لیکن دوسرے بیانات کا کیا ہوگا؟ بہرحال اس سلسلے میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی استاذ دارالعلوم دیوبند کا مستقل رسالہ موجود ہے، اس لئے تحقیق کے لئے اُس کو ملاحظہ فرمالیا جائے، یہاں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ جواب میں ولایت اور نبوت کے طریقہ کار میں فرق کرتے ہوئے تفسیر مظہری کی عبارت پیش کی گئی ہے، جس میں اتنی بڑی خیانت کی ہے جو عموماً فرقہ ضالہ کے لوگ کرتے ہیں، پہلے جواب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

قالوا مقتضی الولایة الاستغراق والتوجه الی الله سبحانه و مقتضی النبوة التوجه الی الخلق والتحقیق ما حقق المجدد للالف الثانی رحمه الله علیه ان النبوة هی الافضل من الولایة بل التوجیه الی الخلق لما کان باذن الله و علی حسب امره و مرضاته فهو ایضا فی المعنی توجه الی الله سبحانه.

اب تفسیر مظہری کی وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں، جس کو اپنا استدلال باقی رکھنے کے لئے ترک کر دیا گیا۔

ومن ههنا قال بعض الصوفية الولاية افضل من النبوة و فسر بعضهم هذا القول بان ولاية النبي افضل من نبوته قالوا مقتضى الولاية الاستغراق والتوجه الى الله سبحانه الخ.

تفسیر مظہری کی عبارت کا مطلب واضح اور بے غبار ہے کہ نبی کے اندر دو صفت ہوتی ہیں ایک نبوت کی صفت اور دوسری ولایت کی صفت، ان دونوں صفتوں میں نبی کے اندر نبوت کی صفت ولایت کی صفت سے افضل ہے، گویا اس عبارت کا محمل ایک نبی میں پائی جانے والی دو صفتوں کے مابین افضلیت کا بیان کرنا ہے، لیکن موصوف مجیب نے مولانا کے نظریہ کا جواب دیتے ہوئے تفسیر مظہری کی عبارت کا وہ ابتدائی حصہ ہی حذف کر دیا جس سے عبارت کا صحیح متعین ہو رہا تھا اور حضرت مجیب کا استدلال تام نہیں ہو رہا تھا اور موجودہ زمانے میں دعوت کی مخصوص شکل کو طریقہ نبوت کے درجہ میں اتار کر اور مخصوص شکل کے علاوہ دعوت کے دوسرے طریقہ کار کو طریقہ ولایت قرار دیدیا اور اسی کو تفسیر مظہری کی عبارت کا مصداق بنا دیا، پھر موصوف نے حضرت تھانوی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اقوال سے استدلال کرتے ہوئے جذباتی انداز میں یہاں تک لکھ دیا کہ آج طریقہ نبوت کی افضلیت کو بتلانا بلکہ جھنجھوڑ کر امت کو اس کی طرف لانا وقت کا اہم تقاضہ ہے۔

حضرت مجیب کے جواب کا خلاصہ یہ نکلا کہ دعوت کی مروجہ شکل طریقہ نبوت ہے اور اولیاء کا طریقہ کار طریقہ نبوت نہیں ہے بلکہ طریقہ ولایت ہے اور طریقہ نبوت طریقہ ولایت سے افضل ہے۔

موصوف کی تشریح کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت تھانوی نے بھی جن کے قول سے استدلال کیا گیا ہے طریقہ نبوت کو اختیار نہیں کیا۔

کسی ولی کے بارے میں یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ اس نے کارِ نبوت کو انجام نہیں دیا؟ اور انہوں نے طریقہ نبوت کو چھوڑ دیا۔

اس جواب سے اکابر و مشائخ کی وقیع خدمات پر زد پڑتی ہے اور ان کی دعوتی ترتیب طریقہ ولایت میں داخل ہو کر مفضول قرار پاتی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جواب میں بہت سی جگہ غلط بیانی بھی محسوس ہوتی ہے، بعض مقامات پر علمی جائزے کے بجائے وکیلانہ اسلوب نظر آتا ہے، بعض جگہ اصل جواب سے گریز کرتے ہوئے اجمال سے کام لیا گیا ہے۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے متعلق فضلائے دار العلوم دیوبند نے جو احادیث نقل فرمائی ہیں اور اُس پر متفرع کرتے ہوئے جو فاضلانہ کلام کیا ہے، اُس کے بارے تفصیلی جائزہ کا تو یہ موقع نہیں، بس اُن متخصصین فی الحدیث سے اتنا عرض کرنا ہے کہ خدارا ان احادیث کی تحقیق بھی فرمالیں، حیرت اور تعجب ہے کہ انہوں نے یہاں حضرت تھانویؒ کی تفسیر بیان القرآن آخر کیوں نہیں دیکھی؟ کیا حضرت تھانویؒ کی تفسیر اُن کے بقول تفسیر ماثور کے خلاف تھی؟ کیا حضرت تھانویؒ نے اُن کے بقول سلف کی متفق علیہ، قرآن کی عبارۃ النص سے ثابت اور تفسیر ماثور کو چھوڑ کر کوئی نئی تفسیر لکھی ہے؟ یاللاسف۔

☆ ہر مسلمان پر قرآن سمجھ کر پڑھنے کو واجب قرار دینے پر یہ لکھا گیا کہ:

''مولانا نے وجوب کے قول سے رجوع کر لیا ہے، البتہ مولانا کی شدت اُن تبلیغی احباب پر نکیر ہے جو غلط فہمی سے اپنی اپنی مساجد میں تفسیر کی مخالفت کر بیٹھے اور حلقۂ تفسیر یہ کو اس کام کے منافی خیال کیا۔

تبلیغی احباب جنہوں نے اپنے کانوں سے مولانا کی زبانی اس مسئلہ سے متعلق بیانات سنے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ مولانا کا مقصد براہِ راست ہر مسلمان کو قرآن کریم کا ترجمہ دیکھ کر کلام الٰہی میں غور و فکر کی دعوت دینا تھا یا اہل علم کے تفسیر کے حلقوں سے استفادے کی طرف متوجہ کرنا تھا؟ اگر اہل علم کے تفسیر کے حلقوں سے استفادے کی طرف متوجہ کرنا تھا تو بندہ ملک و بیرون ملک کے مفسرین کرام سے پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا پچھلے سات آٹھ سالوں میں تبلیغی حلقے میں تفاسیر کے حلقے سے استفادے کا رجحان بڑھا ہے یا اس میں کمی آئی ہے یا مخالفت کر کے حلقے کو بند کرانے کی کوششیں کی گئیں ہیں؟ (اس بارے میں مجھے ضرور مطلع کریں، ممکن ہے کہ مجھے غلط فہمی ہوگئی ہو)

کیا بنگلہ والی مسجد سے ایسے مجمع کو جو قرآن کے الفاظ بھی صحیح پڑھنا نہ جانتا ہو، تاکید اور شدت کے ساتھ یہ دعوت نہیں دی گئی کہ:

فلاں ترجمہ قرآن قدیم ہے اور یہ ترجمہ قرآن جدید ہے، میرے

نزدیک یہ ترجمہ بہت عمدہ ہے، لہٰذا تم سب کے سب اسے دیکھا کرو اور اللہ کے کلام میں غور کیا کرو۔

اس سلسلے میں اکابر دارالعلوم دیوبند کی محتاط فکر کو کیوں بھلا دیا گیا؟ آخر دیوبند کے اکابر کی فکر، ان کی معتدل سوچ سے یہ بے اعتنائی کیوں برتی گئی؟

الغرض مجموعی طور پر یہ جواب کسی موقر علمی شخصیت کے علمی وقار اور دیانت وشرافت سے میل نہیں کھاتا، جواب کا اسلوب بھی طنزیہ ہے، جو اکابر تبلیغ کے اسلوب تحریر سے مطابقت نہیں رکھتا۔ پورے جواب کو پڑھ کر اہل علم سمجھ سکتے ہیں کہ یہ جواب غلط اور مرجوح بات کے غیر منطبق عربی حوالجات کو جمع کرنے کی لاحاصل سعی ہے۔

اس جواب کو پڑھ کر میں اس سوچ میں ہوں کہ جس جماعت کے اکابر نے امت کو یہ پیغام دیا ہو کہ دوسروں کی غلطی کو اپنا قصور قرار دیا جائے، اسی جماعت سے وابستہ اہم ذمہ داران بلکہ بعض تبلیغی فضلائے دیوبند کا آج یہ رخ ہوگیا کہ وہ اپنی کھلی ہوئی علمی غلطی کو بھی تسلیم کرنے میں تامل کر رہے ہیں بلکہ مقابلہ آرائی اور جواب در جواب کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں اور ناشائستہ اسلوب میں تحریریں بھی لکھنے لگے ہیں اور جواب میں علمی خیانت سے کام لے رہے ہیں، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ کا واقعہ دعوتی حلقے میں معروف ومشہور ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ باوجود بے قصور ہونے کے حضرت مولانا سے یہی کہتے رہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، مجھ سے غلطی ہوگئی۔

دارالعلوم دیوبند کے موقف کا پس منظر

جب حضرت مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات آڈیو کی شکل میں زیادہ وائرل ہونا شروع ہوئے اور لاکھوں کے مجمع میں مولانا اپنی غلط باتوں کو ایک خاص نظریہ بنا کر مجتہدانہ اسلوب اور جارحانہ طریقہ پر بیان کرنے لگے اور اُن کی غلط باتیں عوام میں تیزی سے پھیلنے لگیں، عوام نے مسجدوں کے ممبروں سے اُن کو چلانا شروع کر دیا، بلکہ جو عالم دین اس سے اتفاق نہ کرے اس کو جماعت کے کام کا مخالف قرار دیدیا گیا، اسی وجہ سے مساجد سے ائمہ کے اخراج تک کے واقعات سننے میں آنے لگے، امام کی تقرری میں سال لگانے کی شرط بھی سننے میں آنے لگی، عوام اور علماء کے مابین خطرناک خلیج پیدا ہونی شروع ہوگئی اور مراکز میں حیاۃ الصحابہ کی تعلیم کے لئے سال لگانے کو شرط قرار دے کر تبلیغی اور غیر تبلیغی فضلاء کو تقسیم کر دیا گیا، جو محنت ساری امت کو مجتمع کرنے کے لئے شروع کی گئی تھی اس کے مرکز سے اختلافی باتیں رونما ہونے لگیں اور امت کو منقسم کرنے والے نئے نئے اصول علاقوں میں نافذ ہونا شروع ہوگئے اور علاقے کے علماء اور ذمہ داران کی مرجعیت اور مرکزیت کو تحلیل کرنے کی دعوت چلنی شروع ہوگئی، جس کی ہولناکی کا اندازہ ہر ادنیٰ صاحب نظر لگا سکتا ہے۔

ان حالات کی وجہ سے علمائے حق کی تشویش میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا، علماء نے انفرادی اور اجتماعی طور پر محتاط انداز میں اپنی تشویش کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران اور اساتذہ کرام نے بھی اپنے اکابر کی صالح روایات کے مطابق اپنی تشویشات کا اظہار کرنا شروع کر دیا، میں نے خود مادر علمی میں اپنے بعض بڑے اساتذہ سے سنا اور اُن کی بعض تحریروں کو پڑھا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کا محتاط رخ

چوں کہ مسئلہ عوامی تھا اور ایک ایسے دینی کام سے جڑا ہوا تھا، جس کا دائرہ دنیا کے سارے ممالک میں وسیع ہے، اس لئے اس سلسلے میں اکابر دارالعلوم دیوبند کا طرزِ عمل نہایت محتاط رہا اور بندے کی معلومات میں تقریباً آٹھ سے دس سال تک دارالعلوم دیوبند کی طرف سے مثبت انداز میں اصلاحی کوششیں ہوتی رہیں اور عوامی سطح پر کوئی بات کہنے میں احتیاط برتی جاتی رہی۔

مجھے یاد ہے کہ کئی سال قبل مادر علمی میں میرے موجود رہتے ہوئے علمائے کانپور کی طرف سے ایک مفصل استفتاء دارالعلوم دیوبند میں داخل کیا گیا تھا، جس کی تمہید میں مولانا محمد سعد صاحب کی غلط باتوں کو نقل کر کے یہ لکھا گیا تھا کہ اب یہ جماعت فرقہ بنتی جارہی ہے، لیکن دارالعلوم کی طرف سے مذکورہ احتیاط ہی کے پیش نظر عوام کے لئے مثبت اور محتاط جواب جاری کیا گیا۔

بنگلہ والی مسجد کے وفد سے اکابر دارالعلوم کی درخواست

اُس وقت بندہ دارالعلوم دیوبند میں تکمیل افتاء میں زیر تعلیم تھا، مجھے یاد ہے کہ اُس جواب کے جاری ہونے کے بعد اکابر نے یہ طے کیا کہ براہِ راست عوام سے کوئی منفی بات کہنا تو مناسب نہیں ہے، اس لئے امسال نظام الدین بنگلہ والی مسجد سے آنے والے وفد کے سامنے ہم سب مل کر اپنی بات رکھیں گے اور مولانا محمد سعد صاحب کی طرف منسوب جو تشویش ناک خیالات سامنے آرہے ہیں، اُن پر گفتگو کریں گے اور وفد کے توسط سے اپنی بات اُن تک پہنچائیں گے، چنانچہ وفد آیا اور حسب معمول ظہر کے بعد چھتے میں مجلس ہوئی اور اکابر واساتذہ دارالعلوم دیوبند نے وفد کے سامنے اپنی تشویش کا اظہار فرمایا اور کانپور کے استفتاء کا جواب اور ساتھ میں مولانا محمد سعد صاحب سے متعلق ایک مختصر تحریر نظام الدین ارسال کردی اور وفد سے مولانا کے دارالعلوم تشریف نہ لانے کی شکایت کی اور بطور خاص مولانا کو دارالعلوم دیوبند آنے کی دعوت بھیجی۔

وفد کے ذمہ داران کا غیر مناسب ردِ عمل

اُس وقت جو وفد آیا تھا مجھے اُن کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے اکابر دارالعلوم کی اس تشویش کو جماعت کے کام کی مخالفت پر محمول کیا، بعض نے ہمارے قریبی ساتھیوں کے سامنے ناشائستہ تبصرے کئے، ایک اہم ذمہ دار کا یہ تبصرہ بہت معروف ہوا کہ یہ مناظرہ کی مجلس تھی اور مناظرہ کرنے والے اکثر حضرات میرے بعد کے فارغین ہیں۔

بہر حال! وہ فتویٰ اور ہم رشتہ مختصر تحریر مولانا محمد سعد صاحب کی خدمت میں پیش کردی گئی، کچھ ہی دنوں کے بعد مولانا محمد سعد صاحب کے دستخط کے ساتھ جواب موصول ہوا، بعض اساتذہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اُس جواب میں اصل موضوع سے گریز کرتے ہوئے فتویٰ کو خوب سراہا گیا، لیکن اکابر کی تشویشات پر کوئی بات نہیں لکھی گئی اور آخر میں بنگلہ والی مسجد کی خدمات کا ذکر کیا گیا، گویا دارالعلوم دیوبند کی طرف سے اس مثبت کوشش کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھا گیا اور اپنے عمل کے ذریعہ یہ پیغام پیش کیا گیا کہ اکابر دارالعلوم دیوبند کی تشویشات حق پر مبنی نہیں ہے، بلکہ یہ سب دعوت کے کام کی مخالفت میں ہورہا ہے، للہٰذا اُن پر غور نہیں کیا جاسکتا اور جواب دینا ہمارے کام کا اصول بھی نہیں ہے۔ یہ سب میری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں۔

اس کوشش کے بعد مولانا کا رخ اور بھی شدت اختیار کرتا گیا، جب میں سال لگانے پہنچا تو میں نے براہِ راست اُن کی زبانی ایسے بیانات سنے جن میں بہت سی باتیں قطعاً جمہور کے خلاف تھیں، مجھے یاد ہے کہ میرے ایک قریبی ساتھی جو ایک بار بیان میں شریک تھے، انہوں نے کہا کہ: مولانا نے جہاد فی سبیل اللہ کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو لوگ تخصیص کرتے ہیں، خدا کی قسم وہ جاہل ہیں، انہوں نے ایک عارض پر فضائل کو محمول کر کے امت کو محروم کردیا۔

اس موضوع کی تفصیلات سے قطع نظر اکابر تبلیغ میں کوئی شخصیت میرے علم میں ایسی نہیں ہے جنہوں نے کسی علمی مختلف فیہ موضوع کو نظریے کے طور پر عوام کے سامنے چھیڑا ہو اور اس میں مخالفین کی ذاتیات پر تبصرے کئے ہوں اور قسمیں کھا کر ایک رائے کو قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہو، یہ بات بنگلہ والی مسجد کے مزاج اور وہاں کے اکابر کی روایات کے خلاف ہے۔

میں اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہوں کہ:

دعوت کے خاص طریقہ کار کو مدلل کرنے کی آخر آج کیا ضرورت پیش آگئی؟ کیا اکابر تبلیغ کے عمومی بیانات میں بھی اس کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ بیانات کے اس رخ سے دعوت کی روح کو جو نقصان پہنچا وہ وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اکابر تبلیغ کے بیانات پڑھے یا سنے ہوں، اس طرح کے بیانات سے امت کو عملی فائدہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا، ظاہر ہے کہ جب بیانات کا اصل موضوع ایمان و یقین، نماز، اللہ کا دھیان، اخلاق، قبر وحشر، جنت وجہنم اور اپنی زندگی کو بنانے کی طرف توجہ دلانا تھا، تو بیان سننے والوں پر اُس کا اثر نمایاں ہوتا تھا اور جماعت سے وابستہ طبقے کے اندر عمل کا ایک خاص اہتمام نظر آتا تھا اور یہ موضوعات امت کے متفق علیہ موضوعات تھے، جس پر ساری امت مجتمع ہوتی جارہی تھی۔ لیکن افسوس!

بہر حال! بات لمبی ہورہی ہے، طوالت کی وجہ سے میں بہت سے واقعات کو حذف کرنے پر مجبور ہوں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

قسط نمبر:۶۱

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

شفا

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کو شفا کہا ہے:

یَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ تْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۝

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت آ پہنچی ہے۔ (۵۷:۱۰)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَّالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ط اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ قرآن) ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی یعنی بہرا پن ہے اور یہ ان کے حق میں (موجب) نابینائی ہے، گرانی کے سبب ان کو گویا دور سے آواز دی جاتی ہے۔ (۴۴:۴۱)

شغار

بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے روکا ہے، شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی سے دوسرے آدمی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے اور ان میں سے کسی شخص کے ذمہ اپنی بیوی کا مہر نہ ہو۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا نکاح باطل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ نکاح تو ہو جائے گا مگر مہر ادا نہ کرنے کی شرط لغو ہے اس لئے ان میں سے ہر شخص کو اپنی بیوی کا مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔

شفاعت

کسی صاحب عزت وحرمت کا اپنے سے کم درجہ والے کی مدد کے لئے اس کی طرف سے سائل بننا، کسی کو بھلائی کا راستہ دکھانا اور اس کا اسے قبول کرلینا (مفردات) عام طور پر شفاعت سفارش کرنا ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اور یہ شفاعت خدا کے اذن سے قیامت کے دن ہوگی۔ عوف ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس خدا کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے ان باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا، نصف امت کا جنت میں داخلہ یا شفاعت، میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور اس کا مستحق وہ ہے جو شرک کی حالت میں نہ مرے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن جن جن کی شفاعت کروں گا ان میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ (بخاری)

مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط

وہ کون شخص ہے جو اس کے روبرو شفاعت کرے مگر اسی کے حکم سے۔ (۲۵۵:۲)

شفعہ

شفعہ کے معنی ملانے کے ہیں، دوسرے کی جائیداد کو قیمت دے کر اپنی جائیداد سے ملانے یا علیحدہ نہ ہوتے دینے کو شفعہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنا مکان بیچنا چاہتا ہے تو شریک سے پوچھا جائے، اگر وہ خریدنا نہ چاہے تو پھر دوسرا شخص لے سکتا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا پڑوسی گھر کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ (ترمذی)

مسلم میں ہے کہ ہر مشترک جائیداد خواہ وہ مکان ہو یا باغ یا زمین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ

جب تک شریک اجازت نہ دے وہ اسے فروخت کرے، اگر وہ شریک چاہے تو خود خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔ اگر اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر دیا تو شریک زیادہ حق دار ہے، شریک وہ شخص جو اس جائیداد حصہ دار ہو۔ (۲) وہ شخص جو اس کے نفع میں شریک ہو یعنی دونوں کا راستہ ایک ہو یا دونوں ایک کنوئیں یا نہر سے آب پاشی کرتے ہوں یا دونوں کا صحن ایک ہو (۳) وہ پڑوسی جس کا مکان اس کے مکان سے یا اس کی زمین اس کی زمین سے ملی ہوئی ہو۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں ان میں سے تحفہ تحائف کس کو بھیجا کروں، آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔

شق الصدر

سینہ کا کھولا جانا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہیں زمین پر لٹا کر سینہ چاک کر دیا، ایک چھوٹی سی تھیلی بھر کر خون باہر نکالا اور کہا، یہ شیطان کا حصہ ہے جو تمہارے اندر تھا اور پھر سینہ کو سی دیا، بچے بھاگے ہوئے دائی حلیمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ محمد مار ڈالے گئے، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر سلائی کے نشان دیکھے تھے۔

شق القمر

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ، کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کوئی ایسی خارق عادت چیزیں دکھائیں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق ہو جائے تو آپؐ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اور دو ٹکڑے ہو گیا یہاں تک کہ کافروں نے کوہ حرا کو اس کے درمیان دیکھا، اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نظر آتا تھا۔ اکثر صحابہ کرام سے یہ حدیث مروی ہے، قرآن مجید میں ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَر.

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (۵۴:۱)

شکر

انسان اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو اس زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر بے شمار احسان سے نوازا منعم حقیقی کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر شادمانی کا اظہار بلاشبہ اخلاق حسنیٰ میں بہترین خلق ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْد۝

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے۔ (۱۴:۷)

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا۝

اگر تم (خدا کے) شکر گزار رہو اور اس پر ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اور خدا تو قدر شناس اور دانا ہے۔ (۴:۱۴۷)

شگون

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، بہترین چیز فال نیک ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ فال کیا چیز ہے، فرمایا وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے سنے اور ایک روایت میں ہے فال مجھ کو پسند ہے اور وہ کلمہ حسنہ کلمہ طیبہ ہے۔ (مسلم)

معاویہ بن حکم سلمیؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایام جاہلیت میں چند کام کرتے تھے، یعنی ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (اب) کاہنوں کے پاس نہ جاؤ، پھر عرض کیا اور ہم شگون لیا کرتے تھے، فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہر شخص اپنے دل میں پاتا ہے۔ (یعنی شگون کا خیال کرتا ہے) یہ خیال تم کو کسی کام سے نہ روکے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہم خط کھینچا کرتے تھے (یعنی رمل یا جفر سے کام لیتے تھے، فرمایا۔ ایک نبی (حضرت دانیالؑ) خط کھینچا کرتے تھے جس شخص کا خط ان کے موافق پڑ جائے وہ درست ہے۔ (مسلم)

شمس

قرآن حکیم کی ۹۱ ویں سورت ہے شمس ہے۔ پندرہ آیتوں پر مشتمل یہ سورت مکی ہے اس میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو

ئے رکھا وہ بامراد ہوگا اور جو اسے خاک میں ملادے وہ خسارہ اٹھائے گا
پھر اس میں قوم ثمود اور ان کے عذاب کا ذکر آیا ہے۔

شوال

شوال کے معنی بقیہ کے ہیں، قمری سال کے اس دسویں مہینہ میں گرمیوں کی وجہ سے اونٹنیوں کا دودھ سوکھ جاتا تھا یا اونٹنیاں گابھن ہو جاتی تھیں اس لئے اسے شوال کہا گیا۔ اہل عرب اس ماہ میں نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو ایک حدیث میں اس خیال کی تردید کرنی پڑی کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ شوال کو منحوس اور اس میں شادی بیاہ کرنے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ حضور اکرم سے میرا نکاح شوال ہی میں ہوا تھا اور سب کو معلوم ہے کہ میں آپ کی کیسی بیوی تھی۔ اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اس کا پہلا دن عیدالفطر کا دن ہے جس میں حق تعالیٰ کی طرف سے اپنے روزہ دار بندوں کو رحمت ومغفرت کے جلیل القدر انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس مہینے کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس مہینہ سے اشہر حج (حج کے مہینے) شروع ہو جاتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ اس مہینے میں چھ روزے رکھ لئے جائیں تو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

☆☆☆☆☆

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

از عبد القادر بھلوا بھاڑی **(شرک)**

ا۔سوال : آیت ''اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ'' کے حوالے سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو قرآن میں صاف کہا گیا ہے کہ لوگوں کو غنی کیا اللہ اور اس کے رسول نے ۔ لہٰذا ہم کیوں نہ رسول سے مانگیں ان سے مانگنے پر اللہ خوش ہو کے دیدے گا۔

جواب : جن لوگوں کے دلوں میں توحید نے گھر نہیں کیا وہ نبی سے لیکر پیر، ولی، مرشد تک میں الوہی صفات مانتے اور منوانے کے شائق ہوتے ہیں اور قرآن وحدیث میں جہاں کہیں انھیں کوئی شوشہ اپنے مطلب کا مل جاتا ہے کھینچ تان کے اسے اپنے باطل عقائد کی تائید میں پیش کردیتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن وحدیث کو اس لئے نہیں کہ ان کے بیان کردہ احکام کا علم حاصل کریں بلکہ اس لئے دیکھتے ہیں کہ جو عقائد ہمارے نفس زدہ قلب کو مرغوب ہیں ان کی تائید کے لئے عبارتیں ڈھونڈتے ہیں۔ اب اسی آیت کو دیکھئے۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ (سورہ توبہ رکوع نمبر ۱۰)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا اور بلاشبہ انہوں نے کلمہ کفر کہا ہے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے ہیں اور انہوں نے جس چیز کا ارادہ کیا تھا اس میں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ اور یہ سب کچھ اس کا بدلہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے بفضل الٰہی انہیں دولت مند بنادیا تھا۔ بس اگر وہ توبہ کرلیں تو اچھے ہوں گے اور اگر نافرمانی کریں گے تو اللہ انہیں دنیا وآخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ (سورہ توبہ رکوع نمبر ۱۰)

خیال فرمائے آیت ان لوگوں کے بارے ہے جو اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف الٹ گئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ وہ بظاہر مسلمان ہوگئے مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے رہتے۔ آں حضورﷺ انہیں دیگر مسلمانوں کی طرح مال غنیمت میں حصے دیتے اور اس طرح ان کی مالی حالت بہتر ہوگئی۔ اس میں اللہ کے فضل کی کارکردگی تو حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح دنیا کے ہر کام میں اسی کا دستِ قدرت کام کررہا ہے اسی طرح یہاں بھی اس کی کارفرمائی تھی اور رسول اللہ کی طرف غنی بنانے کی نسبت اس اصطلاحی معنی میں ہے جس کا اعتبار دنیا میں ہر قدم پر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ فلاں کی داد و دہش نے زید کو امیر بنادیا۔ فلاں کی عنایات نے بکر کو خوش حال کردیا، ظاہر ہے کہ یہاں یہ مراد نہیں ہوتی کہ فلاں اللہ کی طرح غنی بنانے اور مفلس کرنے کی حقیقی قدرت رکھتا ہے۔ اسی طرح آیت کی مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو غزوات میں فتوحات دیں اور آپ کے اصحاب کو کافی اموال غنیمت ملے۔ یہ سب اللہ کے رسول ہی کی وجہ سے تو تھا۔ آیت میں مِنْ فَضْلِہٖ کہہ کر خود اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ رسول کے واسطے سے غنی بنانا بھی اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ اگر رسول کی حیثیت ظاہری وسیلے کے بجائے کسی بھی درجہ میں فاعل حقیقی کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ''مِنْ فَضْلِھِمَا'' فرماتے یعنی اللہ اور اس کے رسول سے! غور کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ تو منافقین کا ذکر فرما کر ان کی بدترین پوزیشن کو واضح کررہے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں کو اللہ کے فضل اور رسول کے احسان کا کتنا قبیح بدلہ دیا جارہا ہے اور ہمارے شرک پسند حضرات ہیں کہ اس آیت کو رسول اللہ کی طلب کرنے کی دلیل میں لارہے ہیں۔ اللہ ہدایت دے ایسے حضرات کو (آمین)

قسط نمبر: ۱۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

شیخ اسماعیلؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ "اسماعیل! اپنی بے سروسامانی کا غم نہ کر، تیری یہ بچی اپنے وقت کی بہت بڑی عارفہ ہوگی اور اس کی دعاؤں سے میری امت کے بہت سے افراد بخشے جائیں گے، تجھے لازم ہے کہ حاکم بصرہ عیسیٰ زروان کے پاس جا اور اس سے کہہ دے کہ وہ مجھ پر ہر رات سو بار اور شب جمعہ میں چار سو مرتبہ درود بھیجتا تھا مگر گزشتہ جمعے کی رات اس نے میری بارگاہ میں درود کا تحفہ نہیں بھیجا اس لئے اسے چاہئے کہ وہ کفارے کے طور پر میرے قاصد کو چار سو دینار ادا کردے۔"

جب شیخ اسماعیلؒ کی آنکھ کھلی تو آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی لذت سے سرشار تھے، پھر صبح ہوتے ہی آپ نے اپنا پورا خواب ایک کاغذ پر تحریر کیا اور حاکم بصرہ کے دربان کو دیدیا۔

عیسیٰ زروان اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، جب شیخ اسماعیلؒ کا خط دیکھا تو بے قرار ہوکر اپنی نشست پر کھڑا ہوگیا اور دربان سے مخاطب ہوکر بولا۔

"وہ معزز و محترم شخص کہاں ہے؟"

"حاکم بصرہ کے جواب کے انتظار میں محل کے دروازے پر کھڑا ہے۔" دربان نے عرض کیا۔

عیسیٰ زروان تیز قدموں کے ساتھ محل کے دروازے پر پہنچا اور شیخ اسماعیل کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہنے لگا۔ "آپ کے طفیل مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا اور میری غلطی کی معافی کا سبب پیدا ہوا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔" یہ کہہ کر حاکم بصرہ نے خلوص و عقیدت کے ساتھ شیخ اسمٰعیل کو چار سو دینار دیدیئے اور اسی خوشی میں اس نے دس ہزار دینار دوسرے فقراء میں تقسیم کئے۔

حضرت رابعہؒ اپنے والدین کی چوتھی اولاد تھیں، اس لئے آپ کا نام رابعہ رکھا گیا۔ عربی زبان میں "رابعہ" چوتھی کو کہتے ہیں۔ آپ کے سال پیدائش میں اختلاف ہے، مگر اکثر مؤرخین ۹۷ھ پر متفق ہیں۔ ابھی آپ چار پانچ سال کی تھیں کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا، کسی معتبر تاریخ سے پتہ نہیں چلتا کہ ماں باپ کے انتقال کے بعد چاروں بہنوں کی گزر بسر کس طرح ہوئی؟ بس قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کسی عزیز یا رشتہ دار نے مالی معاونت کی ہوگی، پھر جب حضرت رابعہ بصریؒ کی عمر آٹھ، نو سال تھی تو وہ المناک واقعہ پیش آیا کہ پورا بصرہ خوفناک قحط کی لپیٹ میں آگیا، بھوک سے بچنے کے لئے چاروں بہنیں اپنا آبائی شہر چھوڑنے پر مجبور ہوگئیں، اسی سفر کے دوران ایک ظالم شخص نے حضرت رابعہؒ کو پکڑ کر بصرہ کے مالدار تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کردیا، پھر آپ چار پانچ سال تک ایک کنیز کی حیثیت سے تاجر عتیق کی خدمت انجام دیتی رہیں باقی تینوں بہنوں کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گئیں؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ معصوم بچیاں کسی حادثے کا شکار ہوکر مرگئیں۔

جب تاجر عتیق نے حضرت رابعہؒ کو آزاد کردیا تو آپ علوم ظاہری حاصل کرنے کے لئے بصرہ سے کوفہ تشریف لے گئیں جو اپنے وقت میں بہت بڑا علمی مرکز تھا اور جہاں نادر روزگار علماء ہر وقت موجود رہتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ فطری طور پر نہایت ذہین خاتون تھیں، نتیجتاً آپ نے بہت کم مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا۔

اکثر روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ نے فقہ اور حدیث کی تعلیم بھی حاصل کی تھی اور پھر دونوں علوم میں اس قدر مہارت حاصل کرلی تھی کہ جب آپ وعظ فرماتی تھیں تو بڑے بڑے محدث اور فقیہ حیران رہ جاتے تھے۔ کسی معتبر تاریخ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ حدیث اور فقہ میں آپ کے اساتذہ کون تھے؟ پھر بھی یہ امر طے شدہ ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ کی بارگاہ معرفت میں بڑے بڑے علماء نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان بزرگوں میں سرفہرست حضرت امام سفیان ثوریؒ ہیں جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے معاصر تھے اور جنہیں

امیرالمؤمنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ مشہور بزرگ حضرت مالک بن دینارؒ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت رابعہ بصریؒ سے نہایت عقیدت رکھتے تھے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اکثر تذکرہ نگاروں نے حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ میں علمی اور روحانی اعتبار سے ایک تعلق قائم کرنے کی کوشش کی ہے جسے تاریخ کی روشنی میں ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر حضرت رابعہ بصریؒ کے تمام سیرت نگاروں نے یہ واقعہ بڑے زوروشور کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

ایک بار حضرت امام حسنؒ کی مجلس درس آراستہ تھی، حضرت امامؒ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے آپ کو کسی کا انتظار ہو، ایک بے تکلف دوست نے عرض کیا۔

''امام! کیا کسی کا انتظار ہے؟''

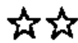
حضرت امام حسن بصریؒ نے بے ساختہ فرمایا۔ ''ہاں! میں رابعہ کا انتظار کررہا ہوں۔''

اسی دوست نے دوبارہ عرض کیا۔ ''امام! آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تک آپ کی مجلس میں رابعہ جیسی ضعیف عورت نہیں آتی، اس وقت تک آپ وعظ نہیں کہتے۔

جواباً حضرت امام حسن بصریؒ پرجوش لہجے میں فرمایا۔ ''ہاتھیوں کی غذا چیونٹیوں کو کس طرح مل سکتی ہے؟''

اس واقعے سے حضرت رابعہؒ کی عظمت روحانی کا تو پتہ چلتا ہے مگر جب ہم اس واقعے کی تاریخی حیثیت متعین کرنا چاہتے ہیں تو حیرت کے سوا کسی چیز کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ قارئین کو تعجب ہوگا یہ روایت مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ سے منسوب ہے، حالانکہ خواجہ عطارؒ خوب جانتے تھے کہ حضرت رابعہ بصریؒ ۹۷ھ میں پیدا ہوئی تھیں اور حضرت امام حسن بصریؒ ۱۱۰ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے تھے، امام کے وصال کے وقت حضرت رابعہ بصریؒ کی عمر مبارک صرف تیرہ سال تھی اور یہ وہ زمانہ تھا جب آپ تاجر عتیق کی کنیز کی حیثیت سے اپنی زندگی کے دن گزار رہی تھیں، اس صورت حال کے پیش نظر حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ کے علمی تعلق میں زیادہ سے زیادہ اتنی گنجائش پیدا کی جاسکتی ہے کہ حضرت رابعہؒ ایک آدھ مرتبہ حضرت امامؒ کی مجلس درس میں حاضر ہوئی ہوں اور عقیدت مندوں نے اتنی چھوٹی سی بات کو ایک مستقل افسانہ بنادیا ہو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت رابعہؒ دور غلامی سے نجات پاکر تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئیں تو حضرت امام حسن بصریؒ اس عالم فانی سے بہت دور جاچکے تھے۔

اس کے علاوہ اکثر تذکرہ نگاروں نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوششیں کی ہیں کہ حضرت امام حسن بصریؒ بھی حضرت رابعہ بصریؒ کی مجلس روحانی میں بصد شوق حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس روایت کو تسلیم کرنے میں بھی وہی سن وسال کا فرق مانع ہے۔ مختصر یہ کہ تاریخ کے تناظر میں حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ کے درمیان کسی ایک ملاقات کو بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔



حضرت رابعہؒ نے بچپن سے جوانی تک رنج والم اور آفات ومصائب کے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا، چار پانچ سال کی ہوں گی کہ نہایت پرہیزگار محبت کرنے والے ماں باپ سے بچھڑ گئیں، آٹھ نو سال کی عمر کو پہنچیں تو شفیق بہنوں کو اس طرح کھودیا کہ زندگی بھر ان کا کوئی پتہ نہیں چلا، اہل نظر اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایک کمسن بچی کے دل ودماغ نے ان جان لیوا حادثات کا کیا تاثر قبول کیا ہوگا؟ پھر جب اپنے کاروانِ محبت سے بچھڑی ہوئی وہ بچی ہوش کی ابتدائی منزلوں سے گزر رہی تھی تو ایک بے رحم ہاتھ نے اسے غلامی کی زنجیریں پہنادیں، باپ سے ضدیں اور فرمائشیں کرنے کے دن، بہنوں کے ساتھ کھیلنے اور شرارتیں کرنے کے دن اور ان سب سے بڑھ کر ماں کی آغوش محبت میں سونے کی راتیں، ایک بچے کا یہی تو سرمایہ ہوتا ہے مگر وقت نے حضرت رابعہؒ سے ان کی ہر خوشی اور ہر خواب چھین لیا تھا، گرمی کے تپتے ہوئے دنوں میں حضرت رابعہؒ اپنے مالک کے لئے دریا سے پانی بھر کر لاتی تھیں اور آپ کا جسم مبارک پانی سے شرابور ہوتا تھا، پھر جب سردیوں کی طویل راتیں آتیں تو حضرت رابعہؒ یخ بستہ موسم میں اپنے آقا کے سامنے دست بستہ کھڑی رہتیں۔

اولیاء کرام نے جو ریاضتیں جوانی کے عالم میں اپنی خوشی اور رغبت سے کی ہیں وہی ریاضتیں حضرت رابعہ بصریؒ نے اپنے عالم طفلی میں جبر وستم کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کے باوجود کی ہیں، فطری بات ہے کہ محنت ومشقت سے چور ہونے کے بعد ایک کمسن لڑکی آرام دہ بستر کی تلاش

کرے گی، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصریؒ نصف شب کے سناٹے میں اپنے خالق کے آگے سجدہ ریز ہوتی تھیں اور بارگاہ ذوالجلال میں عذر پیش کرتی تھیں کہ دنیا والے میرے راستے کی رکاوٹ ہیں اس لئے میں تیرے حضور میں بہت سے دیر سے پہنچتی ہوں، یہ وہ ریاضت ہے جو تصوف کی بنیاد ہوتی ہے اور یہی محبت صوفیاء کی پہچان ہوتی ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کو کثرت رنج والم اور حزن وملال نے دنیا اور اس کی دلفریبیوں سے بیگانہ کردیا تھا، پھر اسی جذبہ بیگانگی نے بے نیازی کی شکل اختیار کرلی اور حضرت رابعہ بصریؒ نے دنیا اور اہل دنیا کی نفی کردی، دنیا کی نفی کے بعد ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو دنیا بنانے والے کی یادوں میں گم کردے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے بھی ایسا ہی کیا، جب سارے رشتے ناپائیدار ثابت ہوئے تو آپ نے خالق کائنات سے رشتہ جوڑلیا، یہ رشتہ تو ازل سے ہوتا ہے اور ابد تک رہتا ہے۔ ایک مفکر اپنے خالق کے وجود سے انکار کرسکتا ہے مگر اس کی بندگی کے دائرے سے خارج نہیں ہوتا، فرعون نے لاکھ کہا کہ کہ انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا بڑا رب ہوں) مگر حقیقتاً وہ رب کائنات ہی کا بندہ تھا، مسئلہ صرف اقرار کا ہے، اقرار کے بعد انسان کی بندگی مستند اور معتبر ہوجاتی ہے، انکار کی صورت میں بھی وہ اللہ ہی کا بندہ رہتا ہے مگر اپنی سرکشی اور بے راہ روی کے باعث "راندۂ درگاہ" کہلاتا ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ بھی روز اول سے اپنے خالق کی وحدانیت اور کبریائی کا اقرار کررہی تھیں، ہوسکتا تھا کہ وہ شدید اور طویل آزمائشوں کے وقت اپنا راستہ بھول جاتیں مگر حق تعالیٰ نے ہر قدم پر ان کی رہنمائی کی، پھر جب وہ آفات ومصائب کے دریا کو پار کرکے ساحل مراد تک پہنچیں اور انہوں نے بے اختیار خاک پر سر رکھ کر کہا۔

"بس! تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی نہیں۔"

حضرت رابعہ بصریؒ کے مسلک کی بنیاد "عشق الٰہی" پر ہے، اس سلسلہ میں ایک محقق عبدالرزاق پاشا کہتے ہیں۔

"حضرت رابعہ بصریؒ کی حیات مبارکہ میں حزن والم کے جو گہرے نقوش پائے جاتے ہیں اگر انہیں غور سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ یہ تمام تر اسی محبت کا نتیجہ ہے جو حضرت رابعہ بصریؒ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے تھی۔"

آگے چل کر عبدالرزاق پاشا تحریر کرتے ہیں۔ "تصوف اسلامی کے ہیکل میں جس ہستی نے سب سے "حبّ الٰہی" کو ایک مستقل اور محکم مسلک کی صورت میں پیش کیا وہ صرف حضرت رابعہ بصریؒ ہیں۔ انہوں نے ایسے آثار ونقوش چھوڑے ہیں جو حزن والم اور محبت الٰہی کی صحیح تعبیر اور تفسیر کا کام دیتے ہیں۔"

☆☆

یہ اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ حضرت رابعہ بصریؒ ہر وقت مغموم اور ملول رہا کرتی تھیں، شاذ ونادر ہی ان کی آنکھوں کو کسی نے خشک دیکھا ہوگا ورنہ کسی آبشار کی طرح بہتی ہی رہتی تھیں، جب مجلس میں کوئی دوزخ کا ذکر چھیڑ دیتا تو حضرت رابعہ بصریؒ اس کی دہشت سے بے ہوش ہوجاتی تھیں، ہوش میں آنے کے بعد مسلسل توبہ کرتی رہتی تھیں۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ کی سجدہ گاہ ہمیشہ آنسوؤں سے تر رہتی تھی۔

حضرت رابعہ بصریؒ بہت کم گفتگو کیا کرتی تھیں، آپ کا بیشتر وقت نماز پڑھنے میں گزرتا تھا۔ اگر کبھی کسی سے کوئی بات کرنی ہوتی تو آیات قرآنی کا سہارا لے کر اپنا مطلب بیان کریں، لوگوں نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ جواب میں حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔

"انسان جو کچھ بولتا رہتا ہے، فرشتے اسے لکھتے رہتے ہیں، میں کوشش کرتی ہوں کہ قرآن کی آیتوں کے سوا کچھ نہ بولوں، یہ احتیاط اس لئے ہے کہ کہیں میرے منہ سے غلط بات نکل جائے اور فرشتے اسے تحریر کرلیں۔"

"اللہ نے انسان کو ہنسنے کے لئے منع تو نہیں کیا ہے۔"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ "بے شک! اس نے منع تو نہیں فرمایا ہے، مگر مجھے اس کام کے لئے فرصت نہیں ہے۔"

لوگوں نے تعجب سے کہا۔ "کیا ہنسنے کے لئے بھی فرصت درکار ہوتی ہے؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ "ہاں! دنیا میں وہی شخص ہنستا ہے جسے اطمینان قلب حاصل ہو اور میں ابھی اس نعمت سے محروم ہوں۔"

حاضرین مجلس نے آپ کے اس قول مبارک کی وضاحت چاہی تو حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ "میں نے محبت کے لئے صرف ایک ہی ہستی کا انتخاب کیا ہے اور وہ ہے اللہ کی ذات پاک، میں اس خوف سے

روتی رہتی ہوں کہ کہیں میری زندگی بھر کی محنت اکارت نہ ہو جائے اور مرتے وقت مجھ سے کہا جائے کہ تو ہمارے لائق نہیں ہے۔"

☆☆

مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار حضرت رابعہ بصریؒ کے یہاں پانچ درویش حاضر ہوئے، اتفاق سے وہ کھانے کا وقت تھا۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے اپنی خادمہ کو الگ بلا کر پوچھا۔"مہمانوں کی تواضع کے لئے گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟"

خادمہ نے بتایا کہ صرف ایک روٹی موجود ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ایک روٹی سے کیا ہوگا؟ مہمانوں کے حصے میں ایک ایک ٹکڑا ہی آئے گا، یہ کہہ کر آپ مہمان درویشوں کے پاس تشریف لے آئیں۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک سوالی نے در پر صدا دی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ وہ روٹی اس ضرورت مند کو دیدو جو دروازے کے باہر کھڑا ہے۔ خادمہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور حضرت رابعہ بصریؒ مہمانوں کے ساتھ مصروف گفتگو ہوگئیں، کچھ دیر بعد خادمہ حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا۔"ایک شخص کھانا لے کر آیا ہے۔"

"کتنی روٹیاں ہیں؟" حضرت رابعہ بصریؒ نے خادمہ سے پوچھا۔

جب خادمہ نے بتایا کہ دو روٹیاں ہیں تو آپ نے کہا اسے واپس کردو، وہ شخص غلطی سے ہمارے گھر آ گیا ہے اور وہ کھانا ہمارا نہیں ہے۔"

خادمہ نے روٹیاں واپس کر دیں۔

تھوڑی دیر بعد خادمہ نے اطلاع دی کہ ایک اور شخص کھانا لے کر آیا ہے، حضرت رابعہ بصریؒ نے روٹیوں کی تعداد پوچھی تو آپ کو بتایا گیا کہ پانچ روٹیاں ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے جواباً فرمایا۔"اس بار بھی کھانا لانے والے سے غلطی ہوگئی، اس سے کہہ دو کہ وہ کھانا ہمارا نہیں ہے۔"

تیسری بار ایک اور شخص کھانا لے کر آیا، پھر جب خادمہ نے آپ کو بتایا کہ گیارہ روٹیاں ہیں تو حضرت رابعہ بصریؒ نے مسرت کے لہجے میں فرمایا۔"ہاں! یہ کھانا ہمارا ہے، اسے قبول کرلو۔"

خادمہ نے کھانا لا کر درویش مہمانوں کے سامنے سجا دیا، پھر جب درویش کھانا کھا چکے تو ایک مہمان نے عرض کیا کہ تین مختلف اشخاص کھانا لے کر آئے، دو افراد کو آپ نے واپس کر دیا مگر تیسرے شخص کے لائے ہوئے کھانے کو قبول فرمالیا، آخر یہ کیا راز ہے؟

حضرت رابعہ بصریؒ نے درویشوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک کے بدلے دس اور آخرت میں ستر دوں گا، بس اسی حساب کتاب کی بنیاد پر میں نے دو آدمیوں کو واپس لوٹا دیا اور ایک شخص کا کھانا قبول کرلیا، میں نے اللہ کی راہ میں سوالی کو ایک روٹی دی تھی اور رزاق عالم سے سودا کیا تھا، پھر جب ایک شخص دو روٹیاں اور دوسرا پانچ روٹیاں لے کر آیا تو میں نے جان لیا کہ یہ حساب درست نہیں ہے، تیسرا شخص گیارہ روٹیاں لے کر آیا تو میں نے کسی تردد کے بغیر انہیں قبول کرلیا کہ یہ عین حساب کے مطابق تھیں اور دینے والے کی شان رزاقی کو ظاہر کر رہی تھیں۔ دس روٹیاں میری ایک روٹی کے بدلے میں تھیں اور جو روٹی میں نے سوالی کو دی تھی اللہ نے وہ بھی واپس کر دی تھی۔"

حضرت رابعہ بصریؒ کی صبر وقناعت اور توکل کی شان دیکھ کر تمام درویش حیرت زدہ رہ گئے۔ (باقی آئندہ)

باتیں اکثر کیجئے لیکن انہیں طول نہ دیجئے کیوں کہ اس طرح آپ اگر آپ دوسروں کو محظوظ نہیں کریں گے تو اکتاہٹ کا موجب بھی نہیں بنیں گے۔

فارم نمبر: ۴ رجسٹریشن آف نیوز پیپر رول ۱۹۵۶ء

نام :	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت :	محلہ ابوالمعالی دیوبند
وقفہ اشاعت :	ماہانہ
زبان :	اردو
طابع وناشر :	زینب ناہید عثمانی
مدیر مسئول :	حسن الہاشمی
ملکیت :	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تفصیلات میرے علم ویقین کی حد تک درست ہے۔

تابع وناشر : زینب ناہید عثمانی

یکم اپریل ۲۰۱۸ء

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: لکھنؤ

نام: مرزا اقرار حسین بیگ

نام والدین: ارجمند بانو، شوکت علی خان

تاریخ پیدائش: ۲۳ر جولائی ۱۹۸۴ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، چار حروف خاکی، ۳ حروف آبی اور ۲ حروف بادی ہیں، اعداد کے اعتبار سے آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اور بادی حرف پر ختم ہوجاتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ مرکب عدد ۲۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۸۷۸ ہیں۔

۵ کا عدد ستارہ مشتری سے منسوب مانا گیا ہے، جب کہ کچھ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ یہ عدد عطارد سے منسوب ہے اور اس ستارے کی حکمرانی کا دور ۲۱ مئی سے ۲۰ جون اور ۲۱ اگست سے ۲۰ ستمبر کے درمیان ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے، وہ صرف اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں، ان لوگوں کو جلدی سے کسی پر بھروسہ نہیں ہوتا، ان کے مزاج میں بے تکلفی حد سے زیادہ ہوتی ہے، لوگوں سے بے خوف وخطر ملتے ہیں، ان کا حلقہ احباب بہت وسیع ہوتا ہے، ان لوگوں کو سیاست سے بھی گہری دلچسپی ہوتی ہے، یہ لوگ اپنی قابلیت اور اہلیت کی نمائش کرنے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کو جھوٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ لوگ سیدھی سچی بات کے قائل ہوتے ہیں، لاگ لپیٹ کی باتوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، یہ لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے اور تمام عمر کسی ایک جگہ کھڑے ہونے کے قائل نہیں ہوتے، حالات کے ساتھ ساتھ انہیں رنگ بدلنے میں دیر نہیں لگتی، یہ لوگ دوربین بھی ہوتے ہیں اور موقع شناس بھی، یہ لوگ کوئی ایسا موقع اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیتے جو ان کے لئے نفع بخش ہو، یہ لوگ حد سے زیادہ چالاک ہوتے ہیں، یہ لوگ کاروبار میں تھوڑا سا بھی نقصان اٹھانے کے قائل نہیں ہوتے، انہیں ہر موقع پر صرف نفع سے دلچسپی ہوتی ہے۔

۵ عدد کے لوگوں کو قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، ان کا اعتقاد بہت کمزور ہوتا ہے، اس لئے یہ لوگ کسی بھی وقت رجعت پسندی کا شکار ہوجاتے ہیں اور راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں، ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی تو بالکل زاہد اور ولی محسوس ہونے لگتے ہیں اور کبھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے خدا کا انکار کر بیٹھیں گے، عبادتوں سے بھاگنے لگتے ہیں، بلکہ ریاضتوں کی مخالفت بھی کرنے لگتے ہیں۔ اگر کوئی رہنما ان کے ساتھ نہ ہو تو ان کے گمراہ ہونے میں دیر نہیں لگتی، کھانے پینے کے معاملہ میں ان کا مزاج بہت کھردرا ہوتا ہے۔

۵ عدد کی بیویوں کو بہت چوکنا ہوکر زندگی گزارنی پڑتی ہے اور ان کے پسندیدہ ڈشوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے کیوں کہ اکثر یہ لوگ اچھے کھانوں کو بھی ٹھکرا دیتے ہیں اور کھانا چھوڑ کر دسترخوان سے اٹھ جاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ پیٹ کے کچے ہوتے ہیں، یہ اچھے رازدار ثابت نہیں ہوتے، یہ لوگ اپنا راز بھی پوشیدہ نہیں رکھ پاتے، اپنے راز کو بھی ظاہر کردیتے ہیں اور اس مزاج کی وجہ سے بار بار نقصان اٹھاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ متلون مزاج ہوتے ہیں، یہ کسی بھی وقت اپنی رائے بدل سکتے ہیں، ان کو پکا وفادار نہیں مانا جاتا، لیکن یہ جذباتی نہیں ہوتے، ان کا مزاج بہت ٹھوس ہوتا ہے جلدی سے نہیں بہکتے لیکن جب بہک جاتے ہیں تو پھر ان کا سنبھلنا ناممکن ہوجاتا ہے، ان کی ایک خاص صفت یہ بھی

ہوتی ہے کہ یہ حقائق اور دلائل پسند ہوتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور دل میں جذبہ رحم رکھنا کمزوری کی دلیل ہوتا ہے، ان باتوں کو یہ انسانی فطرت کی کمزوریاں سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگوں کی مدد کرنے سے نہیں کتراتے، اگرچہ ۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، مگر زیادہ عرصہ تک کسی سے ناراض یا متفکر نہیں رہتے، ان کی یہ عادت ہوتی ہے کہ اگر کسی سے تعلقات قطع کر لیتے ہیں تو دوسرے وقت فوراً ہی رسم و راہ بنا لیتے ہیں، کسی کی جدائی میں زیادہ دنوں تک آنسو بہانا ان کے بس سے باہر ہوتا ہے، ان کا یہ مزاج ہوتا ہے کہ اپنے ماضی کی ناکامیاں بھلا کر نت نئے مشاہدات اور جدید قسم کے رجحانات میں خود کو غرق کر لیتے ہیں اور گزرے ہوئے دور کی طرف پلٹ کر دیکھنا گوارہ نہیں کرتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۵ ہے۔ اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ حد سے زیادہ محنتی ہیں، محنت کرنا اور اپنے کاموں پر پوری طرح دھیان دینا آپ کی فطرت میں شامل ہے۔ آپ دماغی اعتبار سے بہت چالاک ہیں، آپ کے اندر منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت ہے لیکن آپ کے اندر جلد بازی کا مزاج ہے جو آپ کے لئے اکثر نقصان دہ بنتا ہے، آپ اکثر مشتعل ہو جاتے ہیں اور حالت اشتعال میں بہت غلط فیصلے کر گزرتے ہیں جو آپ کی زندگی میں نئی نئی آفتوں اور مصیبتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں، آپکے اندر بے وفائی کا مادّہ بھی ہے جو آپ کی اعتباریت کو مسخ کر دیتا ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، کسی کے بارے میں اگر آپ کوئی شک اپنے دماغ میں بٹھا لیں تو پھر اس کو اپنے دماغ سے نکال نہیں پاتے، یہ عادت آپ کو کئی بار خون کے آنسو رلاتی ہے لیکن آپ اس عادت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۵، ۱۴ اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے، آپ کا لکی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو ہمیشہ بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۵ عدد کے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے لیکن ان سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان عدد کی چیزوں سے آپ جتنا بھی خود کو دور رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۳ ہے، یہ ایک مؤثر ترین عدد ہے۔ ۱۹ عدد کے بعد یہ عدد تمام مرکب اعداد میں سب سے زیادہ قوی اور مؤثر مانا جاتا ہے، یہ عدد کامیابی اور دولت پر حکمرانی کرتا ہے، جو لوگ ۲۳ تاریخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں اور خوش بختیاں ان کے قدم چومتی ہیں اور اچھے حالات بار بار انہیں سلامیاں پیش کرتے ہیں اور ان کے قدموں میں حسن تقدیر کے پھول بچھاتے ہیں۔ ۲۳ کا عدد حسن عمل کار کردگی جدو جہد اور مسلسل سفر کا عدد ہے، یہ اپنے حامل کو توقع سے زیادہ عطا کرتا ہے اور مرکب ۲۳ عدد رکھنے والے لوگ قابل فخر زندگی گزارتے ہیں اور قابل رشک کارنامے انجام دیتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، اور ۱۷ ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ پیر کے دن بھی اپنے اہم کاموں کی شروعات کر سکتے ہیں، بشرطیکہ پیر کا دن کسی نامبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، اتوار اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔

یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لا سکتا ہے۔ ساڑھے ۴ ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ بحکم خداوندی آپ کی زندگی میں اچھا انقلاب آئے گا اور آپ سکون و راحت سے دوچار ہوں گے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراض سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کو گاجر، مولی، ٹماٹر، سفید زیرہ اور تمام خشک میوے بادام، پستہ کاجو وغیرہ راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی پر اچھا اثر ڈالیں گے،

اگر آپ ان چیزوں کا وقتاً فوقتاً استعمال کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور آپ کی تندرستی بفضل خداوندی برقرار رہے گی۔

آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۷۱۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۷۷۷ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگا۔

نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸۶	۲۰۰	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۸۷	۱۹۹
۱۹۲	۱۹۵	۲۰۲	۱۸۸
۲۰۱	۱۸۹	۱۹۱	۱۹۶

آپ کے مبارک حروف ح اور ہ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی تندرستی کا ذریعہ بنیں گی اور آپ کو راحت بھی پہنچائیں گی۔

آپ کے اندر زبردست استحکام ہے، آپ مستقل مزاج بھی ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا ٹھہراؤ بھی ہے، لیکن آپ لکیر کے فقیر نہیں ہیں اور آپ کسی بھی وقت اپنی راہ بدل سکتے ہیں، کاروبار میں آپ کسی بھی طرح کا نقصان گوارہ نہیں کرتے، آپ ایسی تجارت کے دلدادہ ہیں جو صرف نفع بخش ہوں، تجارت میں آپ تعلقات اور رشتوں کو حاوی نہیں ہونے دیتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور بینی، جوش طبع، موقع شناسی، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، تزلزل، نکتہ چینی، بے وفائی کا مادہ، ایک حالت پر قائم نہ رہنا، شک اور تنقید، غرور، گھمنڈ، اشتعال وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی معیشت میں مزید نکھار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے، جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، معمولی سی جدوجہد کے بعد آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور انشاءاللہ آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		۳
۸		۲
۷	۴	۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو کسی بھی مجلس میں اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں اپنے خیالات کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کریں اور اپنا مدعا کھل کر بیان کریں، گھریلو زندگی میں آپ کی خاموشی خواہ مخواہ کسی مصلحت کی وجہ سے آپ کے خلاف بدگمانی کا ماحول بناتی ہے اور آپ کی شریک حیات کو بدظنی کے صحرا میں بھٹکانے پر مجبور کردیتی ہے، جس کی وجہ آپ کی ازدواجی زندگی میں شک اُبھرنے لگتا ہے اور شک زندگی کے سکون کو غارت کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس قوت ادراک کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاپاتے۔

۳ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر اختراعی صلاحیتیں موجود ہیں اور آپ بروقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ کے عدد میں ایک ایسی پوشیدہ روحانی طاقت بھی ہوتی ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور جو انسان کو پرکشش بناتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت تو ہے ہی لیکن آپ میں کام کرنے کی اسپیڈ بہت زیادہ ہے جتنی دیر میں آپ اکیلے کام کو نمٹا سکتے ہیں اتنی دیر دو آدمی مل کر بھی کسی کام کو نہیں نمٹا سکتے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ دونوں موجود نہیں ہیں جو ایک کمزوری کی نشانی ہیں۔ ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ مختلف

معاملات میں اکثر وبیشتر سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آپ کئی دوڑوں میں کئی لوگوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ اور ہر معاملے میں انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ظلم وستم کے بہت مخالف ہیں اور آپ کوئی بھی موقعہ ملتے ہی ظلم وستم کے خلاف اپنی آواز بلند کردیتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نفاظت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور ہر حال میں پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت بہت بری لگتی ہے اور آپ بدبو سے بھی بہت نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو بہت عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو محبوب رکھنا آپ کا ایک خاص مشغلہ ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کے بیدار اور حساس ہونے کا بین ثبوت ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ آپ کا شعور کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اکثر معاملوں میں جلد بازی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں اور اس بنا پر آپ کو کئی بار کئی طرح کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں دو لائن مکمل ہیں جو کامیابی کی علامت ہے اور درمیانی لائن بھی خالی نہیں ہے، یہ زحل کی لائن کہلاتی ہے، اگرچہ یہ مکمل نہیں ہے لیکن بالکل خالی بھی نہیں ہے، اس لائن کے ادھورے پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ زندگی میں کبھی نہ کبھی اتھل پتھل کا شکار ہوں گے اور ترقی کی راہوں پر چلتے ہوئے کچھ دیر ہی کو سہی آپ کے قدم رک جائیں گے اور آپ کو کچھ ذہنی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی، مجموعی حیثیت سے آپ کی تاریخ پیدائش کا خاکہ بہت بہتر ہے جو آپ کی خوش نصیبی کی علامت ہے۔

آپ کا فوٹو آپ کی اچھی شخصیت کا آئینہ دار ہے، آپ کی آنکھوں میں گفتگو کرنے کی صلاحیت موجو ہے اور اپنی آنکھوں سے بھی اپنا مدعا بیان کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کے ظاہر وباطن میں یکسانیت موجود ہے آپ اپنی صلاحیتوں کو اور اپنے ذوق اور منشا کو چھپانے کے قائل نہیں ہیں، آپ نفاق اور دکھاوے سے کوسوں دور ہیں۔

یہ تھا آپ کی شخصیت کا مکمل خاکہ جسے من وعن ہم نے بیان کردیا ہے، اگر آپ اپنی موجودہ خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کے لئے اپنی موجودہ خامیوں سے نجات حاصل کرلیں تو آپ ایک عظیم الشان انسان بن جائیں گے اور آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگے گا۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج علی الصبح جو میٹھی میٹھی نیند لینے کا صحیح وقت ہے، مجھے نیم مرکھنی بیوی نے اٹھادیا تھا لیکن میں نستعلیق قسم کے مسلمانوں کی طرح بیدار تو ہوگیا تھا مگر بستر چھوڑنا مجھے گوارہ نہ تھا، میں عمدہ قسم کے خیالات کی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا تھا، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ زندگی کا طویل حصہ میں نے حسین ترین خواب دیکھ کر گزارا ہے، لیکن جب ان خوابوں کو حسین ترین تعبیر نصیب نہ ہوسکی تو میں تو ہمیشہ کے لئے مایوس ہوگیا اور بیچارے خواب، بقول شاعر

مضمحل دیکھ کر تعبیر کا رخ
میرے خوابوں نے خودکشی کرلی

اس طرح خواب تو مرمرا کر میری آنکھوں سے رخصت ہوگئے تھے، اس کے بعد تو میں اچھے اچھے خیالات کے ذریعہ اپنا دل بہلاتا ہوں اور اپنی روح کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں، خوابوں کا مجھ پر بڑا احسان رہا، خوابوں کے سہارے زندگی کا کافی وقت کٹا لیکن خواب اختیاری نہیں ہوتے تھے کہ جب بھی آنکھ بند کی کوئی خواب دیکھ لیا، ایسا نہیں تھا کبھی کبھی تو یہ خواب ہفتوں تک نہیں آتے تھے اور اچھے خواب دیکھنے کی ایک عادت سی پڑ گئی تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب حقیقت میں خوشیاں اور عہدے نصیب نہیں ہوتے تو پھر لاجواب قسم کے خوابوں ہی کے ذریعہ انسان اپنے دل کو مگن رکھتا ہے اور اپنے مردہ جذبات کے مزاروں پر خوشیوں کی چادریں چڑھاتا ہے، دن بھر کا تھکا ماندہ انسان جو صبح سے شام تک درد وغم کی بھٹیوں میں تپتا ہے، جو سورج طلوع ہونے کے بعد سورج ڈوبنے تک مسائل اور مصائب کے آسیبوں سے نمٹتے نمٹتے چکنا چور ہوجاتا ہے، پھر وہ رات کو بہت ساری خوش فہمیوں کے ساتھ اپنے بستر پر دراز ہوجاتا ہے اس نیک کے ساتھ کہ چلو آج پھر کوئی اچھا خواب دیکھ لیں گے اور اپنی تھکان دور کرلیں گے۔ یہ خواب بھی تو وفادار نہیں ہوتے، یہ بھی تو اپنی مرضی چلاتے ہیں، انہیں بھی انسان کی امیدوں پر پانی پھیرنے کا فن آتا ہے، میں تو لڑکپن میں کئی بار یہ سوچا کرتا تھا کہ کاش یہ خواب جو ٹھوس حقیقتوں سے انسان کا پیچھا چھڑادیتے ہیں اختیاری ہوا کرتے جیسا کہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بس یہی ہوا کرتا، تو کتنا مزہ آتا اور خوابوں کی انسانوں پر کتنی عنایتیں ہوتیں۔

اپنی آنکھوں میں حسین خواب بسے رہتے ہیں
جب ذرا آنکھ لگائی انہیں دیکھ لیا

مگر لاکھ چاہا کئی بار شکاریوں کی طرح، کئی طرح کے جال بھی بچھائے لیکن خوابوں پر اختیار پانے میں ناکام رہا اور اس سے پہلے ہم ان خوابوں کو اپنی زندگی سے گیٹ آؤٹ کرتے انہوں نے اچھی تعبیر نہ پانے کی وجہ سے خود ہی اپنا گلا گھونٹ لیا اور ہمیں ان خوابوں سے نجات مل گئی۔ اب تو اُن حسین خیالات کے ذریعہ ان خوبصورت تصورات کے ذریعہ اپنے اس کمبخت دل کو بہلانے کی جدوجہد کرتے رہتے ہیں جو دنیا والوں کو دیکھ کر عیش پرستی کی تمنائیں کرتا ہے اور جس کو اس گئی گزری عمر میں بھی کھلونوں کی خواہشیں ہوتی ہیں۔

میں جب بھی زندگی میں دوستو اُداس رہا
خیال یار سدا میرے آس پاس رہا

اور سب سے زیادہ خوبی کی بات یہ ہے کہ خیالوں پر ہمارا اپنا مکمل اختیار ہوتا ہے، ان خیالوں پر ہماری من چاہی پکڑ ہوتی ہے، ہم جب چاہیں انہیں اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتے ہیں اور ان سے بوس وکنار کرکے ہم اُن لمحات کو وقتی طور پر ہی سہی دھکیل سکتے ہیں جو حقائق کے

گھوڑے پر سوار ہوکر تیغ حقیقت سے بار بار ہمارا قتل کرنے آتے ہیں اور ہماری خوش فہمیوں کی کرچیں بکھیر دیتے ہیں، ہماری زندگی پر تصورات کا بھی بڑا احسان رہتا ہے، تصورات کے اُڑن کھٹولے پر بیٹھ کر ہم صدیوں کی مسافت منٹوں میں تہہ کر لیتے ہیں اور کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتے ہیں، بقول شاعر

تصورات کی دنیا عجیب دنیا ہے
ہمارے گھر سے تیرا گھر دکھائی دیتا ہے

امابعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ میں علی الصبح اپنے بستر کی آغوش میں سمٹا ہوا خیالات کی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا تھا اور خوش فہمیوں کے ہمالیہ پہاڑ پر بیٹھ کر کوئی تازہ ترین غزل کہنے کی کوشش کررہا تھا اور ناگہانی طور پر ایک دو شعر میرے ذہن میں کلبلانے بھی لگے تھے، مثلاً

دولت شرم وحیا پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی عورت پہ نکھار آتا ہے

یا مثلاً

عورتیں کیا گھرانوں کا سکونِ ترتیب
مرد کیا ہے ان ہی اجزاء کا پریشان ہونا

اس وقت میں پوری طرح موڈ میں تھے اور میں اس وقت بذات خود ایسے شعر بھی کہہ سکتا تھا کہ جنہیں سن کر عالم برزخ میں میر وغالب کے بھی پسینے چھوٹ جاتے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوجاتے کہ اس سے بڑا شاعر اس وقت کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وہ فی الفور فرشتوں کے ذریعہ کچھ داد بھی بجھواتے اور ممکن ہے کہ جنت میں کسی مشاعرے کی داغ بیل ڈالتے اور اللہ میاں سے اجازت لے کر مجھے مدعو کرتے لیکن اس وقت میرے سارے ارمان خاک میں مل گئے اور میری سوچ وفکر کی ایسی کی تیسی ہوگئی جب بانو نے میرا کمبل کھینچتے ہوئے کہا۔

خدا کے لئے اب اٹھ جائیے، سورج دیکھئے کہاں تک چڑھ گیا ہے۔

بیگم تم نے تو میری شاعری کا بیڑہ غرق کردیا، میں اس وقت میر وغالب سے دو دو ہاتھ ہورہا تھا اور میں عالم برزخ میں ایک آل انڈیا مشاعرہ کا امیدوار تھا کہ تم نے بیدردی کے ساتھ کمبل کھینچ لیا اور یہ چھچھوری حرکت کسی شوہر کو ذلیل وخوار کرنے کی ایسی حرکت ہے جس پر تمہاری پکڑ ہوسکتی ہے اور میدان حشر میں تم سے برسرعام چکی پسوائی جاسکتی ہے، کیا تم نے ارسطاطالیس کا وہ قول نہیں پڑھا کہ شوہر کو ادب واحترام کے ساتھ بستر سے اٹھانا چاہئے تاکہ ازدواجی زندگی کی ڈور ٹوٹنے نہ پائے۔

اتنے فلسفے مت بگھاریئے، میں آپ کو اچھی طرح سمجھتی ہوں اور آپ کے فلسفیوں کی اوقات کو بھی جانتی ہوں۔

بے حساب جہنم میں جاؤ گی۔ ارسطاطالیس ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں کسی چور دروازے سے فرشتے جنت میں داخل کردیں گے کیوں کہ ان کے فلسفوں کو فرشتوں نے بھی سراہا ہے۔

اچھا اب اٹھ جائیے، خدا کے لئے۔" بانو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

بس یہی تو وہ ادائیں ہیں جن کے سامنے میں مجبور وبےبس ہوجاتا ہوں، ورنہ کبھی کا چار مہینے کے لئے تبلیغی جماعت میں نکل جاتا۔

میں ابھی بستر سے اٹھنے کا ارادہ ہی کررہا تھا کہ بانو کی آواز پھر میرے کانوں سے ٹکرائی وہ کچن سے ہی بول رہی تھی۔ اس نے کہا، آج آپ کو بھائی صاحب نے بلایا ہے۔

میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔

آپ ان کے ملازم ہیں، آپ کو جانا ہی پڑے گا۔" بانو نے کہا۔"

بے شک میں ان کا ملازم ہوں لیکن میں ان کا زرخرید غلام نہیں ہوں اور مجھے معلوم ہے وہ مجھے کیوں بلارہے ہیں۔

کیوں بلارہے ہیں؟ بانو میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور مجھے گھورنے لگی اُن نگاہوں سے جن نگاہوں کی میں کبھی تاب نہیں لاپاتا۔

ان سے کسی نے میری شکایت کی ہے اور تم تو جانتی ہی ہو کہ دیوبند میں میرے حاسدین حشرات الارض کی طرح پیدا ہورہے ہیں۔

شکایت کس نے کی؟

مجھے کیا معلوم کس نے کی، مجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ شکایت کرنے والے کو وہ بات کیسے معلوم ہوئی جب کہ میں بہت احتیاط کے ساتھ اس کام کی منصوبہ بندی کررہا تھا۔

کونسا کام!؟ بانو حد سے زیادہ سنجیدہ ہوچکی تھی اور اس سے میں یہ وعدہ کرچکا تھا کہ اب اذان بت کدہ لکھنے کے سوا میں کچھ بھی نہیں کروں گا کیوں کہ مجھے ہمیشہ ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا ہے اور ہر ہر قدم پر مجھے تقدیر اور زمانہ کی طرف سے صرف رسوائیاں ہی ملی ہیں، اب اس دنیا سے میرا جی اوب چکا تھا، اس لئے میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اب کسی کارنامے کی

باغ بیل نہیں ڈالوں گا، میں یہ فیصلہ نہ لیتا تو کیا کرتا میری کوئی بھی بیل بھی منڈھے نہیں چڑھی، عشق کیا تو مجھے صرف رسوائیاں ملیں، محبت کی تو میں کئی بار سرعام پٹا، ٹسن بازی کی تو بیوی نے کچوکے لگائے، پاکیزہ قسم کی دوستی کا ارادہ کیا تو بانو نے دارالعلوم دیوبند کے فتوے پڑھ پڑھ کر سنائے، لوگوں کی شادیاں کرانے کا ادارہ کھولا تو شہر کے سارے بوڑھوں نے میرا ناک میں دم کر دیا، ان کے اتنے فون آنے لگے کہ راتوں کی نیندیں حرام ہوگئیں، شادی شدہ لوگوں کی میرے گھر آمد و رفت اس قدر رہوگئی کہ مجھے چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ عزت کے لئے یہ کام کیا تھا لیکن اس قدر بدنامی ملی کہ میری بدنامی کی شہرت پاکستان تک پہنچ گئی اور پاکستان کے نمٹے ہوئے رشتے داروں کی طرف سے بھی ایسی کالیں آنے لگیں کہ فرضی صاحب ہمارا بھی خیال رکھیو، مجھے یہ ادارہ بند کرنا پڑا۔ ایک مرتبہ شاعری کی دوکان کھولی تھی۔ ہمارے سماج میں مشاعروں کا چلن بڑھتا جارہا تھا، گلی گلی شاعر خودرو گھاس کی طرح اُگ رہے تھے، کچھ ایسے نوجوانوں کو شاعری کی دھن سوار تھی کہ جنہوں نے کبھی خواب میں بھی اردو زبان کا قاعدہ بغدادی بھی نہیں پڑھا تھا جو بے چارے شعر کی الف بے سے بھی واقف نہ تھے وہ بھی اپنی غزلیں اٹھائے پھر رہے تھے اور انہیں بھی نہ جانے کیوں مشاعروں میں بلایا جارہا تھا۔ جب اس میدان میں قدم رکھا تو آہستہ آہستہ ایک لائن کی تیکنک کا علم ہوا اور اس لائن کے سربستہ رازوں کا پتہ چلا، یہ بھی اندازہ ہوا کہ مشاعروں میں جو لوگ پوری طرح دندنا رہے ہیں وہ کتنے پانی میں ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں کتنے شعر کہے ہیں اور کتنے شعر دوسروں سے لکھوائے ہیں۔

جس زمانہ میں، میں نے شاعری کی دوکان کھولی تھی، اس دور میں میں نے اتنی سستی غزلیں فروخت کیں کہ اس سے زیادہ سستی ہونے کا تصور بھی محال تھا، مجھے یاد ہے کہ پانچ روپے کی ایک درجن غزلیں فروخت کرنے کا میں نے ریکارڈ قائم کیا۔ پانچ غزلوں پر مجھے صرف اٹھنی بچتی تھی لیکن قوم کی فلاح و بہبود کے لئے میں یہ کاروبار کر رہا تھا کیوں کہ میں بھی ان شاعروں سے غزلیں لکھواتا تھا جو غربت و ناداری کا شکار تھے اور غربت کی وجہ سے ان کے گھروں میں کئی کئی روز کھانا نہیں پکتا تھا، ان کی لکھی ہوئی غزلیں پڑھ کر مشاعرے لوٹتے تھے اور ایک مشاعرے میں شرکت کے ہزاروں روپے وصول کیا کرتے تھے اور لکھنے والے شاعروں کے گھروں میں فاقہ مستی ہوا کرتی تھی، آپ یہ نہ سمجھیں کہ مشاعرے میں دندنانے والے شاعروں کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا تھا، نہیں ایسا ہرگز نہیں تھا، انہیں مشاعرے کی انتظامیہ سے اور ناظم مشاعرہ سے سیٹنگ کرنی پڑتی تھی اور اس سیٹنگ میں پیسے خرچ ہوتے تھے، اس سیٹنگ کی وجہ سے ایسے ایسے شاعر اسٹیج تک پہنچ جاتے تھے کہ جنہیں شاعر کہتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے بھی شرم آتی تھی۔ ہمارے شہر کا ایک لونڈا جو اپنے دستخط بھی نہیں کرسکتا تھا اور جب اردو بولتا تھا تو اسے سین شین کی تمیز نہیں تھی لیکن وہ حسن سیٹنگ کی وجہ سے دوبئی تک مشاعرہ پڑھ آیا تھا۔

آپ سوچیں گے کہ ایسے لونڈوں کو داد کیسے ملتی تھی، آپ پریشان نہ ہو ہماری دوکان سے یہ سب کچھ بھی فراہم ہوتا تھا، ہم نے ایسے لڑکوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جو ہم سے غزلیں خرید کر جب مشاعرے میں اُچھل کود کرتے تھے تو انہیں سارے داؤ پیچ کی مشق بھی کراتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں داد دینے والے لڑکے بھی دیا کرتے تھے کہ تم ابھی اپنا شعر پوری طرح پڑھ بھی نہیں پاؤ گے کہ بے تحاشہ داد ملنی شروع ہوجائے گی نئے شاعروں کو ہم یہ بھی سکھاتے تھے کہ ہر ایک شعر کے بعد یہ کہا کرو کہ مجھے آپ سے داد نہیں بلکہ دعا چاہئے، یہ سن کر لوگ تالیاں بجایا کرتے تھے اور اس سے شاعروں کو یہ اندازہ ہوجایا کرتا تھا کہ مشاعروں میں دعا زبان سے نہیں بلکہ ہاتھوں سے تالیاں بجا کر دی جاتی ہے، جو لڑکے داد دینے کے لئے ہماری طرف سے روانہ ہوا کرتے تھے انہیں فی داد ۸ آنے دیئے جاتے تھے اور شاعر کے گلے میں گجرہ ڈالنے کے گجرے سمیت دو روپے دیئے جاتے تھے، اس کاروبار میں قوم کی خدمت ٹھیک ٹھاک طریقہ سے کی اور پیسہ بھی خوب کمایا لیکن پھر نقلی شاعروں کی بھیڑ اتنی زیادہ ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی آخرت یاد آگئی اور میں نے یہ دوکان بند کردی۔

ایک بار نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایک ''حلالہ کمیٹی'' بھی قائم کرنی پڑی، ایک مجلس میں تین طلاق دینے کی رسم کافی زور پکڑ چکی تھی اور نیم شریف قسم کے لوگ طلاق دینے کے بعد پچھتاتے بھی بہت تھے لیکن جب چڑیا سارا کھیت چگ جاتی تھی تو پھر پچھتانے سے کچھ نہیں ہوتا تھا، پھر تو ایک صورت تھی کہ حلالہ کراؤ پھر دوبارہ اپنی بیوی سے نکاح کرو۔ شرمیلے قسم کے لوگ عمر بھر ایسے ہی پڑے رہتے تھے، ان کی بیویاں بھی

چونکہ زیادہ تر شریف گھرانوں کی بیٹیاں ہوا کرتی تھیں تو وہ بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی رہتی تھیں۔ حلالہ کے لئے معتبر لوگ دستیاب نہیں تھے اس لئے حلالہ کرانے کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور اگر لوگ مل بھی جاتے تھے تو ان کے بھاؤ بھی بہت تھے اور شرطیں بھی انوکھی قسم کی ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہفتے کے بعد طلاق دیں گے اور ہنی مون کے لئے کسی بڑے شہر میں جائیں گے جس کا خرچ گزشتہ شوہر کو اٹھانا پڑے گا وغیرہ، اس طرح کی شرطوں کی وجہ سے حلالے برائے نام ہی ہوا کرتے تھے، بس میاں بیوی اسی طرح حرام کاری میں مبتلا رہتے تھے، اس طرح کے حالات میں ''حلالہ کمیٹی'' کی شدید ضرورت تھی جو ہم دوستوں نے مل جل کر قائم کی اور ضرورت مندوں نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا لیکن اس کمیٹی کو قائم کرنے کے بعد ہمیں بڑی شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا، بڑے بڑے قابل اعتبار لوگوں کی حقیقت کھلی، کتنے ہی متقی لوگ جب ''حلالہ'' کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو اندازہ ہوا کہ یہ بھی بیوی کو طلاق دیتے پھر رہے ہیں، دنیا کی شرم کی وجہ سے کسی سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ کے ڈر سے یہ بھی کوسوں دور ہیں، جب اچھے بھلے لوگوں کے راز حد سے زیادہ کھلنے لگے تو ہم نے اس خدمت کو بھی بند کردیا، لیکن اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ مسلمانوں میں جہالت کی وجہ سے ایک ساتھ تین طلاقیں دینے کا رواج زور پکڑ رہا ہے جو شریعت کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اس کے بعد ہم نے کئی اور کام کئے اور قوم کی خدمت کرنے کے اور بھی طریقے اختیار کئے لیکن ہمیں صحیح معنوں میں کوئی بھی کام راس نہیں آیا اور ہماری کوئی ایک بیل بھی منڈھے نہیں چڑھی۔

ایک بار ہم نے ''جمعیۃ الجہلاء'' نام سے ایک جماعت بھی قائم کی تھی، ہمارے دل میں یہ بات آتی تھی کہ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن ان کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں، لیکن بے چارے جاہل لوگ جو اکثریت میں ہیں اور جن کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان کی کوئی تنظیم قائم نہیں ہے، سب جماعتیں ان جاہلوں کا فائدہ اٹھاتی ہیں لیکن یہ بیچارے عہدوں سے اور منصبوں سے محروم رہتے ہیں، یہ سوچ کر ہم دوستوں نے مل کر جمعیۃ الجہلا کی بنیاد رکھی اور ان کو باقاعدہ سوسائٹی کا ممبر بنانے کے لئے ان لوگوں کو فوقیت دی جنہیں یہ تک خبر نہیں تھی کہ دستاویز پر انگوٹھا سیدھے ہاتھ کا لگایا جاتا ہے یا الٹے ہاتھ کا، میں تو اس جماعت کی روح رواں تھا، باقی تمام عہدے دار مطلقاً جاہل تھے اور شکل وصورت سے بھی بوڑم سے لگتے تھے۔ ہم نے صدر مولی گلفام علی کو بنایا تھا جن کی پچھلی چار نسلوں میں کسی نے اسکول یا مدرسہ کا منہ دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی، یہ مولوی تو اس لئے کہلاتے تھے کہ انہوں نے جماعت میں ایک دو چلّے دیدیئے تھے، دوران چلّہ ان کی داڑھی مولویوں جیسی ہوگئی تھی اور جماعت کے لوگوں نے انہیں حضرت اور مولوی صاحب کہنا شروع کردیا تھا، بس پھر یہ کچھ نہ جانتے ہوئے بھی حضرت جی بھی بن گئے اور مولوی بھی۔ مولوی گلفام بہت فتین قسم کے انسان تھے، یہ کبھی کبھی اپنے محلے میں تبلیغی گشت کیا کرتے تھے تو یہ لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر مسجدوں میں لے جایا کرتے تھے اور دوران تشکیل اتنا ڈراتے تھے کہ انسان وقت لگانے پر مجبور ہوجاتا، انہوں نے دھمن تیلی اور کلو قصائی کو بھی چلّہ دینے پر مجبور کردیا تھا، یہ وہ لوگ تھے جن کی اگلی پچھلی ساری زندگی سودخوری میں گزری تھی اور چلّے سے لوٹنے کے بعد اور زیادہ بگڑ گئے تھے لیکن پھر یہ دنیا دار نہیں رہے تھے بلکہ یہ دین دار قسم کے ہوکر علماء سے صلحاء سے ٹکراتے تھے اور ان لوگوں کے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے جنہوں نے جماعت میں وقت نہ لگایا ہو، ان کے دینی اصولوں کو دیکھتے ہوئے اور ان کی مسلمہ جہالت کی خاطر انہیں ہم ''جمعیۃ الجہلاء'' کا قومی صدر بنادیا تھا۔ مولوی گلفام علی نے صدارت کی کرسی پر بیٹھتے ہی جو پہلی تقریر کی اس نے پبلک کو بہت متاثر کیا۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا، میرے پیارے بھائیو! تمام جلسوں اور ریلیوں کی شان وشوکت صرف تمہارے دم سے ہے، تم نہ ہو تو کسی جماعت کا جلسہ کامیاب نہ ہو، سارے جلسوں کی اور اجتماعات کی رونق تمہارے وجود کی وجہ سے ہے اور تمہارے ساتھ کھلم کھلا ناانصافیاں ہوتی ہیں، تمہیں نہ کوئی عہدہ دیا جاتا ہے اور نہ کوئی ہدیہ۔ الحاج حضرت مولانا ابوالخیال فرضی صاحب سے مشورے کی وجہ سے یہ جماعت بنی ہے جو وقت کا اہم تقاضہ اس جماعت کی وجہ سے تمہیں اور تمام ارباب جہالت کو جو عزت اور شان اعتبار حاصل ہوگا، اس کو مؤرخ سنہرے الفاظ میں قلم بند کرے گا، ہر دور میں جاہلوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی، جہالت کے مزے پڑھے لکھے لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے لوٹے اور تم جاہلوں کو کچھ بھی نہیں دیا، تم ہمیشہ محروم کے محروم ہی رہے،

اب شانِ اتحاد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو اور اپنے جتنے بھی حقوق ہیں انہیں شانِ جہالت کے ساتھ چھین لو، تمہاری جہالتیں اور گاہے گاہے تمہاری خباثتیں ان پڑھے لوگوں کو جگہ جگہ پر ہیرو بناتی ہیں تو پھر اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے تم خود کسی قابل کیوں نہیں بن سکتے۔

مولوی گلفام کی تقریر تیر بن کر سامعین کے سینوں پر لگی اور ارباب جہالت کو یہ اندازہ ہوگیا کہ پڑھے لکھے لوگوں نے ہر دور میں ان کی بھیڑ کا فائدہ اٹھایا ہے اور ان سے زندہ باد کے نعرے لگوانے کے سوا انہیں کچھ بھی نہیں دیا، کرسی تو کرسی انہیں بیٹھنے کے لئے چٹائی بھی عطا نہیں کی۔

''جمعیۃ الجہلاء'' نے بہت کوشش کی لیکن وہ جاہلوں کو متحدہ پلیٹ فارم پر بھی جاہلوں کو متحد کرنے میں ناکام رہی اور ان جاہلوں کا فائدہ دوسری جماعتیں ہی اٹھاتی رہیں لیکن یہ جاہل لوگ خود کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔

آخر کہاں کھو گئے!؟ بانو چیخی، ابھی تک نیند نہیں بھری کیا؟

بیگم، اگر تمہیں میری عزت نفس کا کچھ پاس ہے تو تم مجھے بھائی صاحب سے ملنے کی بات مت کرنا، وہ میری کئی بار توہین کر چکے ہیں، اب مجھ سے یہ توہین اور یہ ذلت برداشت نہیں ہوتی۔

آخر ہوا کیا، کسی نے کیا کہہ دیا اور انہوں نے کس چیز پر پابندی لگادی؟

ابھی ایک ہفتے پہلے کی بات ہے کہ صوفی تاشقند نے منشی مروارید کی خالہ زاد بہن کی نواسی سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور یہ درخواست کی تھی کہ میں اس بارے میں ان کی مدد کروں۔ مجھے صوفی تاشقند پر رحم سا آگیا تھا اور میں نے ان کے لئے بہت سنجیدہ قسم کی جدوجہد بھی شروع کردی تھی لیکن میری جدوجہد لیک ہوگئی اور مولانا حسن الہاشمی کو کسی نے بتادیا تھا کہ میں ان کے عشق کو کامیاب کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا ہوں.........

بانو نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ صوفی تاشقند کو شرم نہیں آتی، ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے ہو کر نجمہ کی نواسی سے شادی کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔

بیگم صاحبہ! نکاح میں شرم کیسی، اور دین و شریعت نکاح کے سلسلہ میں چھوٹی بڑی عمر کے قائل نہیں ہیں۔ صوفی تاشقند کی بیوی مرگئی ہے انہیں اس وقت شریک حیات کی اشد ضرورت ہے تو اس میں حرج بھی کیا ہے۔ دیوبند میں درجنوں بیوائیں بیٹھی ہوئی ہیں ان کو چاہئے کہ کسی بیوہ سے نکاح کرلیں، ان کی ضرورت بھی پوری ہوگی اور کسی کی مدد بھی ہوجائے گی۔

لیکن پھر صوفی تاشقند سے عشق کا کیا ہوگا۔ اس عمر میں اپنی محبوبہ کی جدائی وہ کیسے برداشت کرپائیں گے؟'' میں سرتاپا سوال بن کر بانو کی طرف دیکھ رہا تھا۔''

اس عمر میں عشق کرتے ہوئے انہیں شرم نہیں آئی۔

بیگم عشق ایک بیماری ہے اور بیماری لاحق ہونے کی کوئی عمر نہیں ہوتی، یہ بیماری بالغ ہونے سے پہلے بھی لاحق ہوسکتی ہے اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے بھی۔

لیکن عشق آنکھیں کھول کے تو کرنا چاہئے، خالہ نجمہ کی نواسی ان کی بیٹی کے برابر ہے۔

جانتا ہوں لیکن عشق آنکھیں کھول کر نہیں ہوتا، یہ جب بھی ہوتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ہی ہوتا ہے۔

آنکھیں کھول کر شادی ہوتی ہے بیگم جی عشق نہیں۔

انسان کو عمر تو دیکھنی چاہئے، اگر عشق کئے بغیر روٹی ہضم نہیں ہورہی تھی تو کسی بیوہ یا مطلقہ سے عشق کرتے، کسی کنواری لڑکی سے کیا مطلب؟

بیگم تم سمجھتی نہیں، عشق کیا نہیں جاتا یہ تو ہوجاتا ہے، یہ تو ایک مرض ہے اور مرض کو کون خود اپنے گلے سے لگاتا ہے، صوفی تاشقند بتارہے تھے کہ کسی دوکان پر انہوں نے مہ جبیں کو دیکھا اور اسی وقت آناً فاناً انہیں اس سے عشق ہوگیا، وہ قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ یہ عشق اس عمر میں نہ ہو لیکن اس عشق کے سامنے وہ بالکل ہی بے بس سے ہوگئے۔

اور اس لڑکی کی کیا عقل ماری گئی تھی، اس کے لئے تو محبت کرنے کی پوری عمر پڑی تھی اس پہ کیا مصیبت آئی۔

خدا ہی جانے لیکن صوفی تاشقند کا کہنا ہے کہ وہ تو بہت ہی بیقرار ہے وہ مجھ سے ان دونوں کی یہ بے قراری نہیں دیکھی جاتی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کا ملن کرادوں۔ تھوڑی دیر تک بالکل خاموشی رہی، پھر میں نے ہی زبان کھولی اور کہا کہ نہ جانے مولانا حسن الہاشمی کو کیا ہوگیا ہے وہ اس طرح کی دینی خدمات کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور

دفتر میں سب سے سامنے اتنا برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے شرم آنے لگتی ہے۔

اور خواہ مخواہ بھی یہ لگنے لگتا ہے کہ شاید ہم کوئی جرم کر رہے ہیں۔

چلو نہیں کرنے دو جو وہ کر رہے ہیں، وہ عشق کریں یا شادی ہمیں کیا لینا دینا۔

"بانو نے اپنی بات کو مدلل کرتے ہوئے کہا۔" میں بار بار بھائی صاحب سے آپ کی تنخواہ بڑھانے کی بات کرتی ہوں اور آپ گاہ بگاہ اس طرح کے قضیئے شروع کر دیتے ہیں کہ میں بھی بھائی صاحب کے سامنے لاجواب سی ہو کر رہ جاتی ہوں، میں نے چند ماہ پہلے انہیں یقین دلا دیا تھا کہ آپ کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی، یہ دفتر میں بروقت آئیں گے اور ازان بت کدہ لکھنے کے سوا کوئی اور کام نہیں کریں گے لیکن آج آپ کی باتیں سننے کے بعد مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔

میں بگڑا ہی کب تھا جو میں سدھر جاؤں، میرا موڈ کسی قدر خراب ہو گیا تھا، میں اٹھ کر بیت الخلا میں چلا گیا۔ میں سمجھ گیا کہ بانو بھی مجھے اس قضیئے میں نہیں پڑنے دے گی۔ خدا ہی جانے یہ حسن الہاشمی سے اتنا ڈرتی کیوں ہے؟

وہ انسان ہی تو ہیں، کوئی خدا تو نہیں ہیں۔

اس وقت موڈ تو میرا بہت خراب ہو چکا تھا لیکن میں تو اس نیم مردہ مچھلی کی طرح تھا جو سمندر میں رہ کر مگر مچھ سے دشمنی نہیں کر سکتی، لہٰذا تعوذ و تسمیہ پڑھنے کے بعد میں نے نیت باندھنے کے انداز میں اپنی بیگم سے یہی کہنے میں اپنی عافیت سمجھی کہ اگر میں کسی مصلحت کی وجہ سے کبھی بھٹک ہی جاؤں تو تمہارا فرض ہے کہ تم مجھے سنبھالو۔ میں نے کب تمہاری نہیں مانی، میں تو خوابوں میں بھی تم سے اس طرح ڈرتا ہوں جس طرح سے ایک باضابطہ شوہر حقیقت میں اپنی بیوی سے ڈرتا اور لرزتا ہے، اب خدا تو حاضر جان کر اور میرے اس مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے جو دوستوں کے لئے ہمیشہ سے اس بات کا قائل رہا ہے۔

احسان میرے دل پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

آپ یقین کریں، یہ سب کچھ کہنے کے بعد میں اس طرح چپ ہو گیا اور گردن جھکا کر بیٹھ گیا جس طرح مادر زاد شریف قسم کا شوہر بیوی کے سامنے خصوصی و للّٰہیت کے ساتھ اپنا سر جھکا کر بیٹھ جائے۔ بانو جیسی کٹر قسم کی عورت کو بھی مجھ پر رحم آ گیا اور اس نے ممتا بھرے لہجہ میں کہا، آخر آپ چاہتے ہیں کیا؟

میں کچھ نہیں چاہتا میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ صوفی تاشقند کا نکاح ہو جائے اور میں اس معاملہ میں سرخرو ثابت ہو جاؤں۔

آپ ایسا کیجئے بھائی صاحب کے پاس چلے جائیں اور انہیں بتا دیجئے کہ آپ نے غلطی سے وعدہ کر لیا ہے، اس وعدے کو نبھانے کی وجہ سے آپ اُن دونوں کا نکاح کرانا چاہتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ بھائی صاحب آپ کی التجا پر غور کریں گے۔

بیگم اِتم بھائی صاحب کو نہیں سمجھتیں۔ ان کا مزاج بہت کھردرا ہے وہ کسی کی بات نہیں مانتے، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کے اندر کسی کی بات ماننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

آپ اس طرح کی باتیں نہ کیا کریں۔" بانو نے ناک چڑھا کر کہا" مجھے برا لگتا ہے شام کو میں آپ کے ساتھ چلوں گا اور میں آپ کے لئے ان سے درخواست کروں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو صوفی تاشقند کے لئے بھاگ دوڑ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے وہ بہت ہی اچھے انسان ہیں۔

بیگم تمہارے اندر ہزار خوبیاں ہیں، آسمان کے فرشتے تک تمہارے اخلاق سے بہت متاثر ہیں لیکن تمہارے اندر بس دو خرابی ایسی ہیں جو مجھے خون کی آنسو رُلاتی ہیں اور ان خرابیوں کی وجہ سے میں لرز کر رہ جاتا ہوں۔

میرے اندر تو سیکڑوں برائیاں ہیں۔" بانو قدرے ناراض ہو کر بولی" غنیمت ہے کہ آپ کو میرے اندر صرف دو خرابیاں نظر آئیں، براہ کرم مجھے ان خرابیوں سے آگاہ کریں شاید مجھے اپنی اصلاح کی توفیق ہو جائے۔

ایک خرابی تو جان من تمہارے اندر یہ ہے کہ تم میرے چندے آفتاب اور چندے ماہتاب جیسے دوستوں میں کیڑے نکالتی ہو، میں ہندوستان کے تمام پیروں اور فقیروں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان سے زیادہ اچھے لوگ دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتے۔

آپ کے دوستوں میں ایک دو کو چھوڑ کر سب لپاٹی ہیں اور سب کے سب کھاؤ پیر ہیں۔'' بانو نے سینہ ٹھونک کر کہا۔''

بیگم۔ اللہ سے ڈرو، میرے دوستوں کا صبر نہ سمیٹو۔'' میں نے پرزور آواز میں کہا۔'' ان سے اچھے لوگ مکہ اور مدینہ میں بھی موجود نہیں ہیں، میں نے کئی بار مرنے سے پہلے سے ہی ان کی مغفرت کا فیصلہ اپنے کانوں سے سنا ہے اور خواب میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

بانو نے ناشتہ کی ٹرے میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ آپ کسی ایک دوست کا ذکر کرو، پھر میں اس کی سوانح عمری آپ کو سناؤں گی۔

صوفی شہتوت کیسے ہیں۔'' میں نے پوچھا'' یہ وہ انسان ہیں جنہیں شرافت کا ایوارڈ ملنے والا تھا لیکن انہوں نے ملنے سے پہلے ہی ٹھکرادیا۔

کہاں ٹھکرادیا؟

انہیں کسی نے بتایا تھا کہ اس کا امکان ہے کہ آپ کو شان شرافت ایوارڈ ملے۔

یہ سن کر صوفی شہتوت نے کہا کہ مجھے نہیں چاہئے۔ انہوں نے کہا میرے لئے خدا کی بخشی ہوئی عزت ہی کافی ہے۔

یہ صوفی شہتوت وہی تو ہیں۔'' بانو بولی'' جنہوں نے شادی کے بعد مہربانو سے عشق لڑایا تھا، کیا آپ اس بات کا انکار کریں گے۔

مجھے معلوم ہے'' میں نے کہا'' کیا انہیں اولیاء وقت نے بتایا تھا کہ تم عشق حقیقی کی لذتوں سے اسی وقت آشنا ہوسکتے ہیں جب تم نے عشق مجاز کم سے کم زندگی میں ایک بار کیا ہو اس لئے مجبوراً انہوں نے ازراہ مصلحت ایک عشق کرلیا تھا اور اس میں بھی وہ اللہ کی قسم پوری طرح محتاط رہے۔ انہوں نے اپنی محبوبہ سے کبھی خوابوں میں بھی ملنے کی غلطی نہیں کی۔

اور مہربانو کو لے کر بھاگا کون تھا؟'' بانو نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔''

وہ بھاگے تھوڑی تھے، وہ تو دو چار دن کے لئے کہیں چلے گئے تھے اور دونوں ہی رسوا ہونے سے پہلے ہی ساتھ خیر و عافیت کے اپنے اپنے گھر واپس آگئے تھے بالکل پاک صاف۔

میری یہ بات سن کر بانو اس طرح ہنس رہی تھی کہ جیسے وہ میرا مذاق اڑا رہی ہو، پھر وہ اپنی ہنسی میں بریک لگاتے ہوئے بولی اور ہمارے اندر دوسری خرابی کیا ہے؟

دوسری خرابی یہ ہے کہ تم حسن الہاشمی کی تعریفیں اتنی زیادہ کرتی ہو کہ مجھے شک ہونے لگا ہے، میں بالکل نہیں چاہتا کہ تم میرے جیتے جی کسی مرد کی تعریفوں کے پل باندھو۔

آپ سٹھیا گئے کیا؟'' بانو نے ایک نئے انداز سے کہا'' بھائی صاحب میرے باپ کے برابر ہیں، میں انہیں وہی درجہ دیتا ہوں جو کوئی لڑکی اپنے سگے باپ کو دیتی ہے۔

کچھ بھی ہو، مجھ سے تو برداشت نہیں ہے، میں نے ایک مفتی سے فتویٰ لے رکھا ہے، اس نے کہا تھا کہ کسی بھی عورت کا باہوش وحواس کسی مرد کی تعریف کرنا اور بار بار کرنا مصلحت کے خلاف ہے اور اس سے نکاح کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔

ایسے ہی آپ اور ایسے ہی آپ کے مفتی، باپ کی تعریفیں کرنے سے بھی کچھ ہوتا ہے۔

وہ میرے باپ ہیں، میں ہزاروں باران کی تعریفیں کروں گی اور تازندگی کرتی رہوں گی اور ہم ان کی دعائیں لیں گے تو ہمارے آپ کے نکاح کی ڈوری اور بھی مضبوط ہوگی۔

انہوں نے تو آج تک مجھے کوئی دعا نہیں دی۔

بڑے ہی احسان فراموش ہو، پچھلے جمعہ کو نہیں کہہ رہے تھے کہ اللہ تم دونوں کو دین و دنیا کی راحتیں دے۔

لیکن نقد تو کچھ نہیں دیا، خالی پھیکی دعائیں تو بھیک مانگنے والے فقیر بھی دیدیتے ہیں۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ بحث کرتے ہوئے نہیں تھکتی اور مجھ جیسے مانے ہوئے فلاسفر کو بھی بالآخر ہتھیار ڈالنے پڑ جاتے ہیں اور آخر کار میں اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا ہوں شام کو ہم دونوں حسن الہاشمی صاحب کے گھر پہنچ گئے، انہوں نے بانو کے سلام کا جواب بڑے اچھے انداز سے دیا اور جب میں نے انہیں سلام کیا تو وہ ایسے ہوگئے کہ جیسے میں ان سے قرض مانگنے آیا ہوں لیکن ان کی بیوی مجھے بہت عزت دیتی ہیں۔

مسکرا کر بولیں آؤ فرضی بیٹا ادھر میرے پاس آؤ، آج تو بہت دنوں میں آئے ہو، فرصت نہیں ملتی امی جان۔ میں نے وہی جھوٹ بولا آج کل میں ہر جگہ بول رہا ہوں، پچھلا والا اذان بت کدہ پڑھ کر تو میں

بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ انہوں نے بانو کی طرف دیکھ کر کہا۔

بیٹا تمہاری شکل دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ تم ہی اذان بت کدہ لکھتے ہو بہت ہی کھلنڈر قسم کے ہو پتہ نہیں کہاں کہاں سے مضامین نکال کر لاتے ہو، وہ تعریفیں کررہی تھیں اور ہاشمی صاحب اس طرح منہ بنارہے تھے جیسے انہیں برا لگ رہا ہو۔

آپ بھی ہنس لیتی ہیں؟''میں نے زیرلب ایک سوال کیا۔''

کیوں بیٹا، کیا میرے لئے ہنسنا حرام ہے۔

یہ بات نہیں امی جان، میں سوچ رہا تھا کہ کہ ہاشمی صاحب جیسے خشک انسان کی صحبت میں دیکھ کر آپ تو ہنسنا ہنسانا سب بھول گئی ہوں گی، مجھے تو کبھی کبھی آپ پر بہت رحم آتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو اپنے گھر لے جاؤں۔

میں بے جھجک یہ باتیں کررہا تھا اور حضرت مولانا مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ موقع ملتے ہی کچا چبالیں گے اور بانو اس طرح گھور رہی تھی کہ جیسے وہ میری بیوی نہیں بلکہ ملک الملکوت ہو اور میری روح نکالنے کی منصوبہ بندی کررہی ہو۔

کچھ دیر تک موت کا سا سناٹا رہا، اس کے بعد مولانا ہاشمی صاحب بولے۔

آپ کا شان نزول کیا ہے؟

میں ایک نیک کام کرنے کے لئے بے قرار ہوں لیکن چونکہ کسی بھی نیک کام کرنے سے پہلے آپ سے اجازت ضروری ہے اس لئے سر کے بل چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اس یقین کے ساتھ کہ آپ مجھے زندگی میں کسی بھی نیک کام کی اجازت نہیں دیں گے۔

میری یہ بات سن کر بانو نے مجھے وحشتناک نظروں سے دیکھا پھر بپھرتے ہوئے بولی۔ آخر آپ کے بات کرنے کا انداز کیا ہے، آپ صحیح طریقہ سے اپنی درخواست کیوں نہیں پیش کرتے۔

میں سمجھ گیا۔''ہاشمی صاحب نے کہا۔'' وہی صوفی تاشقند والا مسئلہ ہے نا؟

میں یہ بات کئی لوگوں سے سن چکا ہوں، شہر کے تمام سنجیدہ لوگ ان کی اس حرکت کا مذاق اڑا رہے ہیں اور ان کی زوردار انداز میں مخالفت بھی کررہے ہیں۔

میری بیٹی بنو۔''مولانا بانو سے مخاطب ہوکر بولے۔'' صوفی تاشقند کی شرم تک مرچکی ہے اور جس کی شرم مرجائے تو وہ تو اس دنیا میں کچھ بھی کرے لیکن ان کی شرم تو ابھی کسی نہ کسی وجہ میں زندہ ہے، انہیں کیا ہوگیا کہ اس طرح کے کاموں میں یہ آستین چڑھا کر میدان میں کود جاتے ہیں۔

بھائی صاحب دراصل انہوں نے تاشقند سے وعدہ کرلیا تھا۔ بانو نے میری حمایت لیتے ہوئے کہا۔

اگر کوئی کسی سے اس بات کا وعدہ کرلے کہ فلاں دن ہم کسی کے گھر ڈاکے ڈالیں گے تو اس طرح کے وعدے کرنا کوئی ثواب کا کام ہے؟ ہاشمی صاحب نے فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد خالص ارسطو کے انداز میں بولے۔ ہم سے کیا ہوا وعدہ تو یہ کبھی پورا نہیں کرتے، ایک سال پہلے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ یہ اذان بت کدہ کی دوسری جلد پوری کرکے دے دیں گے لیکن تم دیکھ رہی ہو کہ یہ پابندی سے اذان بت کدہ والا کالم ہم بھی نہیں لکھ رہے ہیں۔

قارئین جب شکایت کرتے ہیں تو مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔

میں جو کچھ بھی لکھتا ہوں اسی کی قدر کہاں ہوتی ہے۔''میں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔''

دیکھ رہی ہو بانو، یہ کیا بول رہے ہیں۔ ہاشمی صاحب کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

بھائی صاحب، یہ بات تو کھٹکتی ہے کہ صوفی تاشقند کی عمر اس لڑکی سے بہت زیادہ ہے لیکن اگر دونوں راضی ہوں تو عمر کی کمی اور زیادتی سے نکاح میں تو کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ایسا کرنا گناہ ہے۔''بانو نے ڈرتے ڈرتے یہ کہہ ہی دیا۔''

تم بھی ان کی صحبت میں رہ کر ایسی ہی ہوگئی ہو، مسئلہ جائز ناجائز کا نہیں ہے شرم بھی کوئی چیز ہوتی ہے، اس طرح کی شادیوں سے ہمارا معاشرہ خراب ہوتا ہے اور دنیا مسلمانوں کا مذاق اڑاتی ہے۔ چلو شادی کرنی ہی ہے تو چالیس پینتالیس کی عورت سے کرلو۔

بات شادی کی نہیں۔''یہاں مجھے اپنی چونچ کھولنی پڑی۔'' بات عشق ومحبت کی ہے۔ صوفی تاشقند کو اس لڑکی سے محبت ہے اور وہ میدان کربلا کی قسم کھا کر بتارہے تھے کہ ان کا عشق بالکل سچا ہے اور اگر ان کی

شادی اس لڑکی سے نہیں ہوئی تو ان کا ہارٹ فیل ہوجائے گا اور ان کے ہونے والے بچے پیدا ہونے سے پہلے ہی یتیم ہوجائیں گے۔

چلو اگر کوئی کنوئیں میں ڈوب رہا ہے تو اسے ڈوبنے دو، تم کیوں بیچ میں آتے ہو۔''مولانا بولے'' تمہارا اس طرح کا ساتھ دینے سے ہمارے مشن کی بدنامی ہوتی ہے اور لوگ ہماری طرف بھی انگلیاں اٹھاتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ تم صرف اپنے کام سے غرض رکھو اور آلتو فالتو قسم کے کاموں سے توبہ کرلو، لیکن ہر چھٹے مہینہ تم کوئی نہ کوئی حرکت ایسی کرگزرتے ہو کہ میرے یقین پر پانی پھر جاتا ہے۔

بس ایک موقع اور دیجئے، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ عرصہ ہوگیا میں نے عشق کرنا چھوڑ دیا، میں تو اب خواب میں بھی کسی سے محبت کرنے کی غلطی نہیں کرتا لیکن جب دوسروں کو تڑپتا اور بلکتا ہوا دیکھتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ دنیا کلیجہ چیر کران کے قدموں میں ڈال دوں۔ اس بارے میں آپ مجھے آخری کوشش کرنے دیں، شاید میری بھاگ دوڑ سے دو دلوں کا ملن ہوجائے، اس کے بعد کوئی مرے یا جئے، میں کسی کا ساتھ دینے والا نہیں ہوں۔

ارے دے دیجئے اجازت، بے چارہ کتنا گڑگڑا رہا ہے، مولانا کی بیوی نے سفارش کی، آپ اتنے سنگ دل نہ بنیں۔

محبت کرنے والوں کو ملانا بھی تو نیکی ہے۔

تم عورتیں تو سدا سے ناقص العقل ہو۔''مولانا جھلاتے ہوئے'' کمرے میں چلے گئے۔

مبارک ہو۔''مولانا کی اہلیہ بولیں'' بیٹا تم کامیاب ہوگئے۔

ان کی یہ پرانی ادا ہے جب یہ جھلا کر اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان کا غصہ تھوڑی دیر کے بعد ٹھنڈا ہوجاتا ہے، یہ اب کچھ دیر کے بعد کمرے سے جب باہر آئیں گے تو نارمل ہوں گے اور پھر تمہیں کچھ نہیں کہیں گے اور یہی ہوا بھی، چند منٹوں کے بعد جب ہاشمی صاحب کمرے سے نکل کر دالان میں آئے تو ان کے چہرے پر کسی طرح کی کوئی ناگواری نہیں تھی اور انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا، جاؤ کچھ بھی کرو، مجھے کیا، لیکن اتنی بات یاد رکھنا کہ اس طرح کی باتوں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ان کی اجازت کے بعد میں نے صوفی تاشقند کا کھل کر ساتھ دیا لیکن لڑکی والوں کے گھر والے خاص طور پر لڑکی کے ماموں اور اس کی خالہ اس شادی کے لئے تیار نہیں ہوئے اور انہوں نے آنا فانا لڑکی کا رشتہ کسی اچھے خاندان والے لڑکے سے کر کے پٹ منگنی کھٹ بیاہ کردیا اور لڑکی رخصت ہوکر سسرال اور پھر ہندوستان سے باہر لندن چلی گئی۔

صوفی تاشقند جو ہارٹ فیل ہونے کی باتیں کیا کرتے تھے ابھی تک زندہ ہیں، کچھ دنوں کی زندہ لاش کی طرح رہے لیکن اب صحت مند ہیں اور اب شاید کسی اور جیون ساتھی کی تلاش میں ہیں۔ ایک دن میں نے ان کو خوش بخوش دیکھ کر کہا۔

صوفی جی! آپ کا عشق جھوٹا تھا اس میں اگر سچائی ہوتی تو آپ عشق میں ناکامی کے بعد اتنے سرخ سفید نہ رہتے۔

وہ بولے ہزاروں لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے مجھے صبر آگیا ہے اور یہ اچھی بھلی صحت بھی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے نہایت بے شرمی کے ساتھ مجھ سے کہا۔

دعا کرنا کہ اگر آئندہ کسی دختر نیک اختر سے محبت ہوجائے تو مجھے محبت میں ناکامی نہ ملے۔

صوفی جی تم ڈوب کر مرجاؤ، میرا موڈ خراب ہوگیا میں نے مزید کہا، قوم بربادی کے دہانے پر کھڑی ہے اور اس کی بدنصیبی کے تابوت میں آخری کیل ٹھکنے والی ہے اور تم ۶۰ سال کے ہوکر بھی عشق بازی میں الجھے ہوئے ہو، لاحول ولاقوۃ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

سورۂ ''رحمٰن' کے خادم جن ''ایطیش'' کی دعوت کا عمل

سورۂ ''رحمٰن'' کے خادم جن ''ایطیش'' کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شور وغل نہ ہو، نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کریں اور جماع سے مکمل پرہیز کیجئے گا۔ عمل شروع کرنے سے پہلے غسل کریں اور احرام باندھ لیں (سوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کر سکتے ہیں) کمرے میں داخل ہو کر لوبان کی خوب دھونی لگائیں، پھر حصار باندھ لیں، اب قبلہ رو ہو کر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں رکعت میں بعد سورۂ الفاتحہ تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں) اور پھر دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۂ ''رحمٰن'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورۂ ختم ہو تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ ''رحمٰن'' کی تعداد ۱۳۲۱۳ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم سورۂ ''رحمٰن'' کے خادم جن ''ایطیش'' تشریف لائیں گے، جب وہ حاضر ہوں تو عہد و پیمان کریں، جب آپ چلّہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو گیارہ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَجِبْ یا ایطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۂ رحمٰن بحقِ توریت موسیٰؑ وانجیل عیسیٰؑ بحقِ زبور داؤدؑ وقران کریم محمّد رَسُوْل اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم المدد الواسعُ جلّ جلالَہٗ بحقِ سلیمان بن داؤد علیہ السّلام.

قسط نمبر: ۱۶۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا، عزازیل کے سارے اندازے درست ہوئے، جس طرح شادی کے موقع پر ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت لے کر آئی تھی اسی طرح اس کی بیٹی بھی اپنی شادی کے موقع پر بعل دیوتا کا بت اپنے ساتھ لے گئی پس جس طرح بعل دیوتا کے توسط سے سامریہ کے اندر شرک کی ابتدا ہوئی تھی اسی طرح یہودیہ کے اندر بھی شرک کی ابتدا ہوگئی تھی۔

☆☆

یوناف اور بیوسا ایک روز سامریہ کی سرائے کے اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا پھر اس نے انتہائی شیریں اور نرم آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

''سنو یوناف! فلسطین میں نیکی کی تشہیر کے لئے ایک موقع فراہم ہورہا ہے اور وہ اس طرح کہ آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد، سامریہ کی سلطنت پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اے یوناف تم اچھی طرح جانتے ہو کہ چند ہی برس قبل تک دمشق اور اس کے گرد و نواح میں آشوریوں کا زور تھا لیکن یہ آرامی اچانک نمودار ہوئے انہوں نے نہ صرف یہ کہ آشوریوں کے زور اور ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا بلکہ شام میں اپنی ایک مضبوط سلطنت قائم کر دی اور دمشق کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنا دیا، اس وقت شام میں آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد حکومت کر رہا ہے۔ اس ابن ہدد نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ یہودیوں کی سلطنت سامریہ پر حملہ آور ہوگا اور اس کو نیست و نابود کرنے کے بعد اس کو اپنی سلطنت میں شامل کر لے گا۔''

اور سنو یوناف! گو آشوری ایک بار آرامیوں کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد اپنے علاقوں کی طرف پسپا ہو گئے تھے لیکن وہ بھی اپنے مرکزی شہر میں اپنی عسکری قوت اور اپنے لشکریوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر اپنی قوت میں اضافہ کرتے جارہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ جس رفتار سے وہ اپنی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں اسی رفتار سے اگر انہوں نے اپنا کام جاری رکھا تو وہ بھی عنقریب ایک بڑی قوت بنکر نمودار ہوں گے اور اپنے ہمسایوں کو اپنے سامنے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے، ہمیں نیکی کی تشہیر کا موقع کچھ اس طرح مل رہا ہے کہ تم جانتے ہوں گے، سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کے سامنے خداوند کے حضور سجدہ ریز ہو کر بعل دیوتا سے روگردانی کر لی تھی اور اپنے گناہوں پر خائف ہوا تھا، اب یہ بادشاہ نیکی کی طرف گامزن ہے اس وقت چونکہ اس پر آرامیوں کا بادشاہ ابن ہدد جو شرک میں مبتلا ہو کر زندگی بسر کر رہا ہے، اس پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے، لہٰذا ابن ہدد کے مقابلے میں ہمیں اخیاب کی مدد کرنا چاہئے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اور بیوسا دونوں اٹھ کر ابھی اور اسی وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی طرف جاؤ، اسے آنے والے خطرات سے آگاہ کرو اور جب وہ اپنے مخبروں کے ذریعہ اس کی تصدیق کر لے گا تو اس کے ہاں تمہاری عزت اور احترام میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس بنا پر تم وہاں رہ کر اس کی مدد کرنے کے علاوہ نیکی کے کام سرانجام دے سکو گے لہٰذا میرا یہ مشورہ ہے کہ اب تم دونوں اٹھو اور سامریہ کے بادشاہ کے پاس جاؤ۔''

ابلیکا جب اپنی گفتگو تمام کر چکی تو یوناف نے بیوسا کو بھی اس گفتگو سے آگاہ کیا پھر وہ سرائے سے نکلے اور اخیاب کے محل کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب وہ محل کے قریب پہنچے تو وہاں انہوں نے اخیاب کا حاجب عبدیاہ دکھائی دیا، یہ عبدیاہ ایک نیک دل اور غریب پرور انسان تھا اور گاہے بہ گاہے یہ اخیاب کی ملکہ ایزبل کے مقابلے میں اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کو اس کے برے ارادوں سے آگاہ کرتا رہا تھا۔ عبدیاہ کے

قریب آ کر یوناف نے اسے اشارہ سے روکا اور پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر میں غلطی پر نہیں تو تم سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیاہ ہو۔'' یوناف کے اشارے پر عبدیاہ ایک جگہ رک گیا اور یوناف کے سوال پر بڑی شفقت سے اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے، میں ہی اخیاب کا حاجب عبدیاہ ہوں۔'' اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اگر ایسا معاملہ ہے تو پھر ہماری ملاقات اپنے بادشاہ اخیاب سے کراؤ، ہم دونوں یہاں اجنبی ہیں اور اسے ایک ایسے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جو آنے والے دنوں میں اس کے لئے ایک مصیبت اور طوفان بن کر نمودار ہو سکتا ہے۔'' اس پر عبدیہ انتہائی نرمی سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''بادشاہ کے سامنے حاضر ہونے سے پہلے کیا تم مجھے اس خطرے سے آگاہ نہیں کروگے؟'' اس پر یوناف کہنے لگا۔

''نہیں ایسا ممکن نہیں، تم مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو، وہاں تم بھی موجود رہنا اور تمہاری موجودگی میں، میں بادشاہ کو اس خطرے سے آگاہ کروں گا جو عنقریب اس کے سر پر منڈلانے والا ہے۔'' عبدیاہ نے یوناف کیے اس تجویز سے اتفاق کیا، ان دونوں کو لے کر بادشاہ کے محل میں داخل ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک عبدیاہ نے ان دونوں کو بادشاہ کے خاص کمرے کے باہر کھڑا رکھا اور خود اندر چلا گیا تھا پھر جلد ہی وہ باہر آیا اور یوناف اور بیوسا کو لے کر وہ اندر چلا گیا تھا، یوناف نے دیکھا اس کمرے کے اندر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اور اس کی ملکہ ایزبل بیٹھے ہوئے تھے۔ یوناف اور بیوسا کو دیکھتے ہی اخیاب نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''تم مجھے کس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو؟'' یہ عبدیاہ بتا رہا تھا کہ تم ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اور مجھے مستقبل میں پیش آنے والے کسی خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو؟'' اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! جو کچھ عبدیاہ نے آپ سے کہا ہے کہ وہ درست ہے، میں واقعی یہاں اجنبی ہوں اور آپ کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا، پھر وہ دوبارہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ساری تفصیل اخیاب کو سنا دی۔

اپنی بات ختم کر کے یوناف جب خاموش ہوا تو ملکہ ایزبل نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

''تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ دمشق کا آرامی بادشاہ ابن ہدد ہم پر حملہ کرنے والا ہے؟'' اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اے ملکہ! نیکی کے اس نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ مافوق الفطرت قوتیں بھی ہیں اور انہیں قوتوں نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ ابن ہدد عنقریب سامریہ پر حملہ آور ہوگا۔ اگر آپ کو میری بات کا یقین نہیں ہے تو اپنا کوئی جاسوس بھیج کر اس خبر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔'' اس پر ایزبل کے بجائے خود اخیاب نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''سنو یوناف! جب تک ہم اپنے مخبروں کے ذریعہ اس خبر کی تصدیق نہیں کر لیتے اس وقت تک تم دونوں کو ہمارے محل کے ایک کمرے میں رہنا ہوگا اور تم پر ہم اپنے محافظ مقرر کر دیں گے تا کہ تم بھاگنے نہ پاؤ اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر غلط ہوئی تو ہم تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر سچ ہوئی تو لکھ رکھو سلطنت میں تم سب سے زیادہ صاحب باعزت، صاحب حیثیت ہستیوں کے طور سے جانے اور پہچانے جاؤ گے۔''

اس طرح یوناف اور بیوسا محل میں رہائش پذیر ہو گئے تھے جب کہ اخیاب نے اپنے جاسوس روانہ کر دیئے تھے تا کہ وہ اس خبر کی تصدیق کریں اور ساتھ ہی اس نے اپنی جنگی تیاریوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا۔

چند ہی دن بعد یوناف کی خبر کی تصدیق ہو گئی، یہ خبر سن کر اخیاب کچھ متفکر ہوا، تو اپنے طریقہ کار سے متعلق کچھ فیصلہ ہی نہ کرنے پایا تھا کہ یہ خبر ملتے ہی دوسرے روز آرامی بادشاہ ابن ہدد اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ اخیاب کی سلطنت میں داخل ہوا اور سامریہ شہر کا محاصرہ کر لیا تھا، اس طرح اخیاب ایک مصیبت ایک دشواری میں مبتلا ہو کر رہ گیا تھا۔

یوناف اور بیوسا جس روز ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کیا تھا اس روز اپنے کمرے میں بیٹھے باہمی گفتگو کر کے وقت گزار رہے تھے اور کمرے کے باہر اخیاب کے محافظ پہرہ دے رہے تھے کہ اخیاب کا حاجب عبدیاہ کمرہ میں داخل ہوا۔ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے یوناف! تم دونوں بادشاہ کے پاس چلو، اس نے تم دونوں کو طلب کیا ہے، تم نے جو بادشاہ کو ابن ہدد کے حملہ آور ہونے کی خبر دی ہے وہ درست ہے اس لئے کہ دمشق کے بادشاہ ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کرلیا ہے، اب شاید اسی لئے اخیاب تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہے، تم میرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلو وہ بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کررہا ہے۔'' یوناف نے جواب میں کچھ نہ کہا، وہ بیوسا کو ساتھ لے کر خاموشی کے ساتھ عبدیاہ کے ساتھ ہولیا۔

یوناف اور بیوسا چپ چاپ عبدیاہ کے ساتھ سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے کمرۂ خاص میں داخل ہوئے تو اخیاب وہاں بیٹھا شاید بڑی بے چینی سے انتظار کررہا تھا اور اس کے بائیں پہلو میں اس کی ملکہ ایزبل اور اس ایزبل کے ساتھ ایک نوعمر اور خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی، کمرے میں اس خوبصورت لڑکی کی گرم سانسوں کی سوندھی مہک واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی۔ مجموعی طور پر اس لڑکی کا حسن اور کشش ایسی تھی جو جسم کی لذت اور آسودگی کے ساتھ ساتھ روح کا روگ بھی بن کر رہ جاتی ہے، اس وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے یوناف اور بیوسا کا اس لڑکی سے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

''سنو میرے عظیم مہمانو! میں تم دونوں کے نام اور تمہارے متعلق تفصیل سے اپنی بیوی اور بیٹی کو بتاچکا ہوں، تم دونوں میری بیوی ایزبل سے تو پہلے ہی واقف ہو اور اس کے ساتھ جو لڑکی بیٹھی ہے یہ میری بیٹی ہے اور اس کا نام اشبیل ہے، یہ تم دونوں کو دیکھنے کے لئے بڑی بے چین تھی، اس لئے کہ تم دونوں نے جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد کے حملہ کی پیش گوئی کی اطلاع دی تھی جو سچی ثابت ہوئی ہے اس پر یہ تم دونوں سے بے حد متاثر ہوئی ہے، اس لئے یہ تم دونوں کو دیکھنے کی خواہش مند تھی، لہٰذا میں نے اسے اپنے ساتھ یہاں بلالیا ہے۔'' اخیاب تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''سنو میرے دونوں محسنو! میرا حاجب عبدیاہ تم دونوں کو بتاچکا ہے کہ تمہیں کیوں بلایا ہے، تم نے دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کی میری سلطنت پر حملہ آور ہونے کی پیشگی اطلاع دی تھی اور تم دیکھتے ہو کہ ابن ہدد نے میرے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کرلیا ہے، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ تم دونوں میرے محسن، مربی اور میرے لئے انتہائی پرخلوص ہو لہٰذا میری نگاہوں میں تم دونوں کی عزت اور احترام ایسا ہی ہوگیا ہے جیسے میرے وزیروں اور مشیروں کا ہے، اب تم محل کے اس کمرے میں اس وقت تک رہ سکتے ہو جب تک تم رہنا چاہو، تم پر کوئی پہرہ اور تمہاری نگرانی کرنے کے لئے کوئی محافظ مقرر نہ کئے جائیں گے اور ہاں سنو میرے محسنو! ابن ہدد کے حملہ آور ہونے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کے لئے میں نے اپنے سارے وزیروں اور مشیروں کو طلب کیا ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ سب آنا شروع ہوجائیں گے، تم دونوں بھی یہیں بیٹھو پھر ہم سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ ابن ہدد کے حملوں سے کیسے بچا جاسکتا ہے، اس کے بعد اخیاب کے اشارے پر یوناف اور بیوسا سامنے قطاروں میں بنی ہوئی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے، تھوڑی دیر تک اخیاب کے مشیر اور اراکین سلطنت بھی وہاں جمع ہوگئے تھے، ان کے آنے کے بعد اخیاب کوئی نئی کارروائی کرنے ہی والا تھا پر وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیوں کہ اس کا حاجب عبدیاہ اندر آیا اور اس نے سرگوشی کے انداز میں اخیاب سے کہنا شروع کیا۔

''دمشق کے آرامی حکمراں ابن ہدد کے دو قاصد شہر میں داخل ہوئے ہیں اور وہ آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں، شاید وہ اس کا کوئی پیغام لے کر آئے ہیں۔'' حاجب عبدیاہ کے اس انکشاف پر تھوڑی دیر کے لئے اخیاب کی حالت پریشان کن ہوگئی تھی پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے عبدیاہ سے کہا۔

''ان دونوں قاصدوں کو اندر لے آؤ، دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں۔''

عبدیاہ وہاں سے نکلا اور ابن ہدد کے ان دونوں قاصدوں کو وہاں لاکر کھڑا کیا، اخیاب نے انہیں دیکھتے ہی مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

''میرا حاجب کہہ رہا تھا کہ تم دونوں اپنے بادشاہ کی طرف سے میرے لئے کوئی پیغام لائے ہو، کہو تمہارے بادشاہ ابن ہدد نے میرے لئے کوئی پیغام بھیجا ہے؟'' اس پر ان میں سے ایک قاصد اخیاب کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''اے سامریہ کے بادشاہ! ہمارے آقا اور آرامیوں کے عظیم شہنشاہ ابن ہدد نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ اس نے چونکہ سامریہ شہر کا محاصرہ کررکھا ہے لہٰذا تمہاری سلطنت میں جس قدر سونا اور چاندی ہے، اکٹھی کرکے ہمارے بادشاہ کے سامنے پیش کی جائے اور اے بادشاہ

تمہاری بیویوں اور بیٹیوں میں سے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہیں انہیں بھی ہمارے بادشاہ کے حوالے کردیا جائے اس کے علاوہ سامریہ کی سلطنت کے دیگر خزانے ہیں وہ بھی اگر ابن ہدد کے حوالے کردیئے جائیں تو وہ اپنا لشکر لے کر واپس چلا جائے گا اور اے بادشاہ اگر ابن ہدد کو تمہاری سلطنت کا سونا چاندی، مال وزر، زیور و جواہرات تمہاری خوبصورت بیویاں اور لڑکیاں نہ بھیجی گئیں تو وہ سامریہ پر حمہ آور ہوگا، سامریہ پر حملہ آور ہونے کے بعد وہ سامریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دے گا۔ لوگوں کو غلام بنانے اور تمہیں قتل کرنے کے بعد نہ صرف تمہاری ساری دولت پر قبضہ کرے گا بلکہ تمہاری بیویاں اور لڑکیاں بھی ان کی گرفت میں ہوں گی لہٰذا ابن ہدد کی طرف سے تمہارے لئے یہ تجویز ہے کہ جو کچھ اس نے مانگا ہے اس کے حوالے کردیا جائے۔'' جواب میں اخیاب کہنے لگا۔

''انہیں خالی نشستوں پر بٹھاؤ جو کچھ یہ پیغام لے کر آئے ہیں، میں اپنے اراکین سلطنت سے مشورہ کرتا ہوں جو بھی باہمی فیصلہ ہوتا ہے اس سے ان دونوں کو آگاہ کردیا جائے گا اور یہ دونوں وہ پیغام لے جا کر اپنے بادشاہ کو پہنچادیں۔'' اخیاب پھر تھوڑی دیر کے لئے رک کر سوچنے لگا پھر وہ وہاں جمع ہونے والے اراکین سلطنت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو میرے رفیقو! دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کا پیغام جو قاصد لے کر آئے ہیں وہ تم سب نے سن لیا ہے، اب تم لوگ کہو اس پیغام کا کیا جواب دینا چاہئے اور اس پیغام کے لئے ہم سب کا کیا ردعمل ہونا چاہئے؟'' اخیاب کے اس سوال پر اس کے اراکین سلطنت میں سے ڈھلتی ہوئی عمر کا ایک شخص اٹھا اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! ہم ان شرائط کو کسی بھی صورت ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں، جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد نے قاصدوں کے ذریعہ تک ہم تک پہنچائی ہیں۔ اے بادشاہ یہ شرائط قبول کرنے کی بجائے ہم ابن ہدد سے جنگ کریں گے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اپنے باہمی اتفاق کی بنا پر ابن ہدد کے مقابلے میں کامیاب ثابت ہوں گے، اس کی زندگی کو جنوں خیز، اس کی نبض کو تھرتھراتی لہروں اور اس کی سانسوں کو سلگتی خزاں جیسا بنا کر رکھ دیں گے، پس اے بادشاہ! ان قاصدوں سے کہو کہ واپس اپنے بادشاہ ابن ہدد کے پاس لوٹ جائیں، اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کن جنگ ہی کے ذریعہ ہوگا۔'' اس قدر کہنے کے بعد وہ مشیر بیٹھ گیا، اخیاب تھوڑی دیر تک خاموش رہا، شاید اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا پھر اپنی گردن سیدھی کی اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

''سنو یوناف! تمہاری حیثیت بھی اب میری اس سلطنت میں بہترین مشیروں اور عزیزوں کی سی ہے لہٰذا کہو اس موقع پر تم اپنے خیالات کا کیا اظہار کرتے ہو مجھے امید ہے کہ تم کوئی عمدہ تجویز ہی پیش کرو گے، جس سے ہم ابن ہدد کو مار بھگانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔'' اخیاب کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا۔

'اے بادشاہ! پہلے میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو دیکھتا ہے جو خوابوں میں پلتی خاموشیوں، نمی میں بھگوتی دھند اور خیر و شر کا مالک ہے، اس کا سئہ خیرات جیسی کائنات کو وہی رونق بخشتا ہے اور بے گلاب شاخوں کو وہی بہار عطا کرنے والا ہے، وہی میرا اللہ ہے جو پر ہول خاموشیوں کو صدائیں عطا کرتا ہے۔ اے سامریہ کے بادشاہ اگر اجل کا قاطع طریق بن کر ابن ہدد ہم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم بھی برق عاطف، سنگین موت، قلزم زہر اور سلگتی ریت کے صحرا کی طرح اس کا استقبال کریں گے، اس کے مکروہ منصوبوں اور اس کی ذہن کی کشادگی، اس کی زندگی کی ساری پھڑک ہم نکال کر رکھ دیں گے اور اس کی حالت ہم ٹوٹے برتن، مکروہ آرزوؤں کے نگ اور شریانوں کی آخری بون جیسی بنادیں گے اے بادشاہ! ہم لوگوں میں بجلیاں اور دل میں تڑپ بھر کر بحر و بر کے زلزلوں اور بھیانک آندھیوں کی طرح ابن ہدد پر حملہ آور ہوں گے اور وہ محسوس کرے گا کہ فضاؤں کا رویہ اس کے ساتھ مہربان نہیں ہے، ہم اس کے شیرازۂ خیال کو کچھ اس طرح بکھیریں گے کہ اسے سامریہ کا محاصرہ چھوڑ کر واپس جانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نظر نہ آئیگا۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو وہ سوالیہ انداز میں اخیاب کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

قیامت نامے

دین حق کی ترجمانی

گرامی قدر حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآء"

امید کامل ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے انشاء اللہ۔ واقعی رسالہ "طلسماتی دنیا" دین حق کی ترجمانی کر رہا ہے، مسائل کا حل تحت شریعت دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ صاحب کو اجر عظیم سے نوازے، چونکہ میں کشمیر سے تعلق رکھتا ہوں، کشمیر میں کیا کچھ نہیں ہوا اور کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے اس وقت یہاں ایک بہت بڑی تعداد بیواؤں اور یتیموں کی ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے مگر یہ ہمیں اپنے کرتوتوں کا ثمرہ ہے کیوں کہ ہم نام کے مسلمان ہیں، عملاً کشمیریوں کی روزمرہ زندگی میں مغربیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، ہماری مسجدیں نمازیوں کے لئے ترس رہی ہیں۔ دعا کریں کہ کشمیر جو اس وقت جل رہا ہے کہ ہمارا دینی شعور بیدار ہو جائے اور ہمیں اس مشکل سے آرام مل سکے۔

محمد اکبر رشی

کپواڑہ (کشمیر)

زخموں پر مرہم

مکرمی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم رکھے، حقیقت حال یہ ہے کہ آپ کو تو شاید معلوم بھی نہ ہوتا ہو کہ آپ نہ جانے کتنے لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھتے ہیں اور نہ جانے کتنے مصیبت زدہ لوگوں کی راحت کا ذریعہ بن رہے ہیں، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

محمد اسرار مظفر نگر

عظیم دعائیں

محترم المقام جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید مبارک خدا آپ کو اور اہل عیال کو تادیر ہمارے جیسے یتیم جس کا کوئی پرسان حال نہیں قائم ودائم رکھے اور پوری دنیا میں طلسماتی دنیا کو دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور گوہر نایاب کی طرح رہتی دنیا تک آپ کا نام چودھویں کی چاند کی طرح چمکے، غیب سے عالم غیب آپ کی مدد کرے اور صحت وعافیت عطا فرمائے آمین۔

محمد بشیر احمد گدوال

خوشبو مہک رہی ہے

امام العالمین والکاملین والمتکلمین، مخزن علم وحکمت، معلم قوم وملت استاد الاساتذہ حضرت مولانا جناب صوفی حسن الہاشمی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضلہ تعالیٰ وآپ کی بہ نظر عنایت بخیر ہوں اور امید قوی ہے کہ آپ بھی پنجتن پاک کے صدقے بخیر ہوں۔

بحر و بر کا میں آپ کو درِ نایاب لکھوں، گلی گلی، قریہ قریہ میں جس کی خوشبو مہک رہی ہے، بجلی چمپا جوہی لکھوں یا گلاب لکھوں، چمک چمک کر

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

چھک گئے روشنی میں سب عالم جو تاریکی میں چمک رہے ہیں وہی آپ کو مہتاب لکھوں، حضرت کیا لکھوں اور کیا سناؤں طلسماتی دنیا کے ذریعہ جس انداز سے تبلیغی کام ہو رہا ہے شاید کوئی ایسا کام اثر ڈالے، حاجت مندوں کی حاجت پوری ہو رہی ہے اس میں سبھی عام وخاص اپنے بیگانے فیض پا رہے ہیں، عام طور پر طلسماتی دنیا جو کام کر رہا ہے اسرار ورموز کے جو جلوے بکھیر رہا ہے عملی دنیا میں قدم رکھنے والوں کے لئے آسان طریقہ مہیا کر رہا ہے اس سے اندھوں کو روشنی مل رہی ہے۔

فقط والسلام

م۔ع گدوال

آب حیات کے موتی

معراج انسانیت، محبان بندہ نواز قبلہ جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضل خداوندی مع اہل وعیال مزاج بخیر ہوں گے، خدمت کے لئے جو جریدہ طلسماتی دنیا کے قرطاس پہ آب حیات کے موتی پروئے ہیں وہ تمام عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہیں، اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

عائشہ بیگم، گڑوال

اظہار خوشی

درشان حضرت وحید العصر جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے حاشیہ خیال میں بھی نہیں تھا کہ میں روحانی عملیات کی ابجد سے بھی آشنا ہو سکتا ہوں لیکن آپ کی دعا سے آج میں طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۰ء علم جفر نمبر کا حافظ ہو سکتا ہوں اور طلسماتی دنیا جملہ قراء صاحبان سے عرض کرتا ہوں کہ علم جفر نمبر کو ضرور پڑھیں۔

فقط والسلام

یوسف خان یالوت

مقام و پوسٹ کندار یا، ضلع راجستھان

یہ ذوقِ خدمت اور اُف یہ خوفِ دنیا

مجمع الفضائل والکمالات حضرت الشیخ المکرم والاستاد المعظم السید حسن الہاشمی صاحب المؤقر حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج عالی!

نیاز مندانہ عرض ہے کہ اس فقیر پر تقصیر نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا خواب دیکھا تھا، لیکن کوتاہی عمل کی وجہ سے وہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا، اسی سلسلہ میں کچھ معروضات پیش کر رہا ہوں کہ شاید نگہ التفات سنگ خارا کو بھی تراش کے آئینہ بنا دے۔

یہ جماعت اسلامی کے زیر اثر ہے اس لئے عموماً یہاں جھاڑ پھونک کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، لیکن اس کے ضرورت مند زیادہ ہیں، میں آپ کے مؤقر رسالہ طلسماتی دنیا کا ۱۹۹۸ء سے مسلسل مطالعہ کرتا آرہا ہوں اس لئے کچھ شد بد رکھتا ہوں، کوئی پریشان حال آیا تو طلسماتی دنیا کے سہارے کچھ دیدیتا ہوں یا پھونک دیتا ہوں، طلسماتی دنیا کی برکت سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، اب رفتہ رفتہ زیادہ لوگ آنے لگے تو میں بڑی کشمکش میں مبتلا ہو گیا، خطرناک معاملہ بھی لے کر آنے لگے، میں انکار کرتا ہوں تو کوئی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ میں عامل نہیں ہوں۔ ایک عامل صاحب یہیں کے آئے کہنے لگے کہ آپ سب کا کام کیجئے میں کر کے دیدیا کروں گا۔ وہ تعویذ لکھ کر پینے کے لئے دینے لگے، میں وہ مریضوں کو دیتا رہا، کچھ دن کے بعد وہ زعفران وغیرہ کا خرچ مانگنے لگے، میں مریضوں سے لے کر ان کو دیتا رہا، کچھ خطرناک کیس آئے تو انہوں نے دس ہزار، ۱۵ ہزار تک کا مطالبہ شروع کر دیا وہ بھی ان کو ملنے لگا، لیکن فائدہ صرف اتنا ہوتا کہ جب تک تعویذ پیا جاتا رہتا تب تک سکون وفائدہ رہتا، پھر معاملہ اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا، بہت سے لوگ ان میں ایسے تھے جنہوں نے دی ہوئی رقم کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا، میں نے اپنی جیب سے ادا کر کے عزت بچائی۔

میرے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ آپ سے رجوع کروں کہ کیا آپ کے تیار کردہ معالجات کی ایجنسی رکھ کر لوگوں کی ضرورت پوری کر سکتا ہوں، شرائط جو بھی ہوں مجھے منظور ہوں گے، جو معاملہ پیچیدہ

ہوگا وہ آپ کی خدمت میں بھیج دیا کروں گا۔

آپ کا قیمتی وقت لے رہا ہوں، گستاخی معاف فرمائیں، ایجنسی کی ضرورت اس لئے ہے کہ بہت سے لوگ آپ سے براہ راست رجوع نہیں کر سکتے کیوں کہ یہاں عموماً مرد ممبئی یا بیرون ہند رہتے ہیں، عورتوں کی خط و کتابت کو شکوک و شبہات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

آخری گزارش یہ ہے کہ میرا نام پتہ شائع نہ کیا جائے تو عنایت ہوگی، میں جماعت اسلامی کا رکن بھی ہوں، خود مصیبت میں گرفتار ہوا تو اس فن کی عظمت کا احساس پیدا ہوا، کچھ اس مصیبت کی وجہ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہوں، نام پتہ شائع کرنے کی گزارش اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کا رسالہ اگر ایک کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے پڑھنے والے سیکڑوں ہوتے ہیں اور وہ ہوتے ہیں جو تعویذ وغیرہ کو شجر ممنوعہ سمجھتے ہیں۔ کسی کو اذان بت کدہ میں، مسجد سے میخانہ تک کا چٹخارہ ملتا ہے تو کسی کو سوالات و جوابات میں اپنے درد کا درماں نظر آتا ہے، غرض رسالہ نوع بہ نوع، ازواق کی ضیافت طبع سامنے لے کر جلوہ گر ہوتا ہے، بات لمبی ہوتی جا رہی ہے گستاخی معاف فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ سے فیضیاب کرے آمین۔ فقط والسلام

(نام و پتہ مخفی)

ایک ہی تو رہبر

بخدمت قبلہ جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی!

امید کرتا ہوں کہ آپ اور دیگر جناب بخیر و عافیت سے ہوں گے اور میں مولائے کریم اللہ کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ آپ صحت مند اور بخیر و عافیت سے ہوں گے۔ میں ہر ماہ کا طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہوں، حقیقت میں یہ رسالہ مسلمانوں کے لئے بہت کار آمد اور بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے رہبر کو ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔

حضرت جی مسلمانوں میں بس ایک ہی تو رہبر ہے جو ہر مسلمان کا درد اور تکلیف کو محسوس کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ہاتھوں میں اور آپ کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کردے جو ہر مسلمان کو آپ سے اور آپ کے رسالہ طلسماتی دنیا سے سارے عالم کو فیض پہنچے آمین۔

فقط والسلام

سلیم اختر ممبئی

نئی روشنی عطا کی

قابل صد احترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

ہزاروں سلام، لاکھوں دعائیں

یہ ناچیز ماہنامہ طلسماتی دنیا گزشتہ ۱۵ سالوں سے پڑھ رہا ہے، اس رسالے میں روحانی عملیات کے علاوہ جو مشورے اور رہنمائی ہوتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حالات حاضرہ پہ آپ جو کچھ اپنے ایڈیٹوریل میں لکھتے ہیں اسے پڑھ کر آنکھیں کھل جاتی ہیں اور دل و دماغ کو ایک نئی روشنی عطا ہوتی ہے۔ "مختلف پھولوں کی خوشبو" نازیہ مریم کا مرتب کردہ مضمون بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے، تھکا ماندہ ذہن اس کالم کو پڑھ کر باغ و بہار بن جاتا ہے اور اس مضمون کی مہک سے روحیں بھی سرشار ہو جاتی ہیں۔ روحانی ڈاک پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دنیا کس قدر مضطرب اور پریشان ہے اور پھر آپ کے سمجھانے کا انداز ایک منٹ کے لئے انسان اپنی ہر پریشانی بھول جاتا ہے اور اس کا عقیدہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ ابوالخیال فرضی صاحب کا "اذان بت کدہ" اس رسالے کی جان ہے، اس کو پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ بناوٹی لوگ کس طرح اپنی چودھراہٹ قائم کرتے ہیں اور کس طرح لوگ اپنا قد اونچا کر کے آسمان کو چھو لیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ بونے ہوتے ہیں۔ ابوالخیال فرضی صرف ہنساتے نہیں بلکہ وہ اس دنیا کا کرب بھی پیش کرتے ہیں اور کبھی کو وہ آئینہ ہی دکھاتے ہیں جس کو دیکھ کر تاؤ آ ہی جاتا ہے۔

آپ ایک عظیم خدمت کر رہے ہیں، ہم جیسے ہزاروں مخلصین کی لاکھوں دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ زور قلم اور زیادہ

ناچیز مختار احمد انصاری

ناگپور

☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

"بھگوا بریگیڈ کو جھٹکا"

تاج محل مقبرہ ہی ہے، یوگی سرکار کا عدالت میں جواب

لکھنؤ (ایجنسیاں) تاج محل کو تیجو مہالیہ بتانے والے ہندو لیڈروں کو یوپی کے وزیراعلیٰ آدتیہ ناتھ کی حکومت نے زبردست جھٹکا دیا ہے۔ حکومت نے محکمہ آثارِ قدیمہ کے ساتھ مل کر کورٹ میں دائر کئے گئے جواب میں کہا کہ تاج محل شیوالیہ ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ شاہ جہاں کی طرف سے بنوایا گیا مقبرہ ہے۔ واضح ہو کہ بی جے پی اور کئی ہندو وادی رہنما تاج محل کو لے کر دعویٰ کررہے تھے کہ یہ مقبرہ نہیں بلکہ تیجو مہالیہ ہے۔ بی جے پی لیڈر ونے کٹیار نے بھی تاج محل کو تیجو مہالیہ کہا تھا۔ واضح ہو کہ ایڈووکیٹ راجیش کلشریشٹھ نے ۸ار اپریل ۲۰۱۵ء کو عدالت مین ایک عرضی دائر کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ تاج محل مندر ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں تاج محل کو شیو مندر تیجو مہالیہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس معاملہ میں مدعا علیہ کے طور پر حکومت اور محکمہ آثار قدیمہ نے ۱۹ر فروری ۲۰۱۸ء کو اپنے جواب داخل کیا ہے۔ حکومت اور محکمہ آثار قدیمہ نے اپنا جواب سول جج تھرڈ سینئر ڈویژن میں داخل کیا ہے۔ جواب میں صاف کہا گیا ہے کہ تاج محل شیوالیہ ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حکومت اور محکمہ آثار قدیمہ کی جانب سے دائر کئے جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاہ جہاں نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں تاج محل بنوایا تھا۔ اس سلسلے میں بہت سے حکم نامہ اور متعدد ثبوت بھی ہیں۔ تاج محل ایک محفوظ یادگار اور حکومت ہند کی ملکیت ہے۔ مدعی کی طرف سے پھول پتی کلش وغیرہ کا جو معنی لگایا گیا ہے وہ غیر حقیق ہے اس کا کوئی ثبوت اور دستاویز نہیں ہے۔

بی جے پی، پی این بی گھوٹالہ پر پردہ ڈال رہی ہے
شتروگھن سنہا

بی جے پی کے باغی لیڈر شتروگھن سنہا نے مبینہ طور پر بدھ کو کہا کہ بھگوا پارٹی پنجاب نیشنل بینک گھپلہ سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے دہلی چیف سکریٹری معاملہ کو طول دے رہی ہے۔

سنہا نے ٹوئٹر پر لکھا کہ عام ممبران اسمبلی کے ذریعہ مبینہ طور پر چیف سکریٹری پر حملہ، اور ہلا بول کا واویلا، کیا یہ سب شرمناک ہے۔ پی این بی گھپلہ اور نیرو مودی کے ملک سے فرار ہوجانے کے معاملہ سے توجہ ہٹانے کی کوشش نہیں ہے؟ ایک بات جو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اروند کجریوال ایک مہذب اور ایماندار آدمی ہیں۔

دہلی چیف سکریٹری انشو پرکاش نے الزام لگایا ہے کہ ممبران اسمبلی نے اشتہاری مہم میں تاخیر ہونے کی وجہ سے وزیر اعلیٰ اروند کجروال کے ذریعہ طلب کی گئی ایک میٹنگ میں ان پر حملہ کیا۔ جب کہ عاپ اور دہلی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ میٹنگ آدھار لنک کی وجہ سے راشن کی تقسیم میں ہورہی تاخیر اور اس سلسلے میں عوام کو پیش آنے والی مشکلات کے معاملہ میں بلائی گئی تھی۔

۱۳سو کروڑ روپئے کے پی این بی گھپلہ جس میں ارب پتی ہیروں کا تاجر نیرو مودی ملزم ہے، حکومت اس کا دفاع کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ مودی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ گھپلہ سابق سرکار میں ہوا اور انہوں نے اس کا انکشاف کیا ہے

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE April 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786

مزید کتب

کے لئے آج ہی وزٹ کریں

فری عملیات

گروپ